RGD D. H/2/2.14 رجسٹرڈ نمبر ڈی ڈی ایچ ۲/۲۱۴

The DAYAL MONTHLY

جلد ۲۵۔ بابتہ ماہ ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۷۵ء شمارہ ۷ تا ۹

شری پنچدشی اردو

حصہ اوّل

مصنفہ سوامی ودیارنیہ جی مہاراج

مترجمہ و مرتبہ

شیوبرت لال جی مہاراج

(ایڈیٹر و پبلشر)

دیالانند عرف آنند راؤ

پرکاشک

شیو ساہتیہ پرکاشن منڈل۔ رادھا سوامی ست سنگ بھون چنچل بستی

خیریت آباد ـــ حیدرآباد

عطیہ ـــ سالانہ پیشگی

مطبوعہ۔ دائرہ پریس

فہرست مضامین

حصّہ اول

منگلا چرن ۵

دیباچہ ۶

پہلا پرکرن پریکتو لویک

پہلا پرچھید۔ منگلا چرن ۱۷

دوسرا پرچھید۔ انو بندھ ورنن ۱۹

تیسرا پرچھید۔ ادھکاری کا ورنن ۲۱

چوتھا پرچھید ادھکاری کے نو قسم کے ادھیاس یا دھن چیتئے ۱۹

پانچواں پرچھید۔ وشئے کا ورنن ۲۷

چھٹا پرچھید۔ سمبندھ کا ورنن ۲۹

ساتواں پرچھید پریوجن ۳۱

آٹھواں پرچھید پریکتو لویک ۳۲

نواں پرچھید۔ پرمانند کا ترنے ۴۱

دسواں پرچھید۔ ودیا کے دوروپ وغیرہ ۴۳

گیارھواں پرچھید۔ پنچ کوش کا بیان ۴۹

بارھواں پرچھید۔ جہاد اکیا ور بھاگ تیاگ وغیرہ ۵۴

تیرھواں پرچھید شرون منن ندھیاسن سمادھی وغیرہ ۵۹

چودھواں پرچھید۔ سمادھی کا پریوجن ۶۳

دوسرا پرکرن پنچ مہا بھوت لویک

پہلا پرچھید۔ پنچ مہا بھوتوں کا بیان ۶۶

دوسرا پرچھید۔ نادریاں اور ان کے بھوگ ۶۸

تیسرا پرچھید سجاتی وجاتی سوگت بھید ۷۴

چوتھا پرچھید ست است کا نرنے ۷۹

پانچواں پرچھید۔ پایا نہ ست ہے نہ است ہے ۸۷

چھٹا پرچھید۔ ست آتما کا نرنے ۹۴

ساتواں پرچھید۔ پون تتو کا وچار ۹۶

آٹھواں پرچھید۔ اگنی تتو کا وچار ۹۸

نواں پرچھید۔ جل اور پرتھوی تتو وغیرہ کا وچار ۹۹

دسواں پرچھید۔ برہمانڈ وچار ۱۰۰

گیارھواں پرچھید وشیش وچار ۱۰۱

تیسرا پرکرن پنچ کوش لویک

پہلا پرچھید پنچ کوش ۱۰۴

دوسرا پرچھید مزید وچار ۱۰۷

تیسرا پرچھید گیان اگیان گیات اور گیات کا وچار ۱۱۰

چوتھا پرچھید۔ برہم بودھ ۱۱۲

پانچواں پرچھید۔ آتما برہم ہے ۱۱۵

چوتھا پرکرن دویت لویک

پہلا پرچھید دویت جگت ۱۲۰

دوسرا پرچھید۔ ایشور اور جیو کی ۱۲۲

تیسرا پرچھید۔ برہم گیان ۱۲۳

پانچواں پرکرن مہا واکیہ لویک

پہلا پرچھید۔ چار مہا واکیہ ۱۴۲

نوٹ :۔ یہ حصہ اول کی فہرست ہے۔

”ادارہ“

شردھانجلی

پرم سنت پورن دھنی نند و بھائی جی مہاراج

کی

ورش بینیہ تہتی گوروار ۱۱/ مارچ ۱۹۷۶ء کو منائی گئی

پرم سنت نند و بھائی جی مہاراج کی پاک اور پوتر زندگی کے بے شمار کارنامہ عدیم المثال دیال پرم سنت یوگ کے مطالعہ سے واضح ہوگا۔ آپ کی ذاتِ بابرکات سے ہزاروں کا بھلا ہوا۔ کے در فیض سے کوئی نامراد نہ لوٹا۔ آج بھی کسی کو آپ کے درشن کی تمنا ہو تو آپ کے زندہ جاوید تالیفات جو ماہنامہ دیال میں شایع ہوئے ہیں آپکا درشن کر سکتا ہے۔ آپ کے بے شمار تحریرات جن میں شبد اور ہیں سینکڑوں پریمیوں کے پاس آج بھی محفوظ ہیں۔ حضور والاشان نے ہزاروں نظمیں اردو زبان میں ہیں۔ نظام آباد میں نند و بھائی جی مہاراج کی بینیہ تہتی گوروار ۱۱/ مارچ ۱۹۷۶ء کو سجن بہتر شیو منگل سنگھ جی نے منائی ہے۔ سارے رشتہ دار اور جگہ جگہ سے ست سنگی سجن آئے اور ست سنگ یک ہوئے اور پریتی بھوجن اور دان دان ہوا۔ ست سنگ کے ہر ایک کیندر پر یہ بینیہ ائی گئی ست سنگ ہوا اور دان کیا گیا

آیا تھا پیغام حق سنانے کو — طریق معرفت دحق کا گر بتلانے کو

دنیا ... ت کا اور نہ دوزخ کا — یہ آیا تھا راز حقیقت فقط جتلانے کو

بس ... ہے الہام اور وحی یہاں — دیا کرم سے توحید کا رخ بنانے کو

شبھ چنتک

آنند راؤ

مالی امداد

حسب ذیل بھگتوں نے دیال کی مالی امداد فرمائی ہے

۱- پرم سنت پرم دیال حضور پورن دھنی فقیر چند جی مہاراج ہنت آگوپر ۲۰۰ روپے

۲- کیشو داس داب رائے کلکتہ ۳۰۰ روپے۔ ۳ شری لکشمن راؤ بنجوتی حیدرآباد ۵۰ روپے —

۴- بھوپندر داس راجمندری آندھرا پردیش ۳۵ روپے۔

ادارہ دیال

رادھاسوامی دیال کی دیا رادھاسوامی سہائے

منگلاچرن پرم روپ ست گورو کے چرنوں کی بندنا

۱

رُوپ ارُوپ سُروپ انُوپ۔ کتھے کوئی جہما کیا تیری
آنند گھن ست چِت۔ اگوچر۔ بدھی لہے گتی کی میری

۲

سِندھ اپار جہما اتی نرمل۔ اَمل کمل سے پار گورو
پار اَپار کی گم نہیں تجھ میں۔ اپرمپار سے وار گورو

۳

مایا کو تینا چرت پونیتا۔ دیا بِک وِرج جہان ہے تو
سرو سروپی سروبیاپی منگل نمے۔ نج گیان ہے تو

۴

سربادھارا۔ رہت وِکارا سب کا سب سے نیارا ہے
رادھاسوامی چرن شرن بلہاری۔ تیرا ہی مجھ کو سہارا ہے

دیباچہ

ویدانت وید کے انت کو کہتے ہیں۔ جہاں تمام ظاہری علوم وفنون کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور صرف ذات حقیقت ۔ نج رُوپ اور گیان کا وچار ہوتا ہے۔ وہی ویدانت ہے۔ کہنے کو تو ویدانت کے تین گرنتھ مستند مانے گئے ہیں۔ اُپ نشد ۔ برہمہ سُوتر۔ اور گیتا مگر ظاہری نظر سے یہ بھی ویدوں کے انترگت ہیں۔ اور اس لئے ہم یہاں پر وید کی جو انتم اور آخری تعلیم ہے اُسی کو ویدانت کہتے ہیں۔ اور ویدانت کو وید کے ماتحت تسلیم کرتے ہیں۔

ویدانت فلسفہ کی رُوح ۔ علم حکمت کا جوہر۔ اور جہاں تک کہ من بانی کے وچار کا سمبندھ ہے سب کا عطر اور خلاصہ ہے۔ جو لوگ ویدانت کو اصلی اور سچے معنی میں نہیں سمجھتے وہ ممکن نہیں ہے کہ کسی طرح روحانیت کے دقیق اور یا لاینحل عقدوں کی گرہ کشائی کر سکیں۔ بغیر اس کے وچار کے دلی اطمینان اور روحانی تشفی کا امکان نہیں ہوتا۔ اور تمام سمجھا بوجھا پڑھا لکھا اکارت جاتا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ جب سے مذہبی خیالات کے ارتقائی اصول نے نشو و نما پاکر اپنے دلکش اور دلچسپ ظہور کا تماشا دکھایا ہے۔ تب سے ویدانت

محیط کل ہو رہا ہے۔ اور کوئی طریق ہو۔ ایک بھی تو ایسا نہیں ہے۔ جو اس کے زیر اثر آیا ہو۔ مگر ہاں۔ بات کہنے میں اور بات سمجھنے میں اور بات سمجھانے میں فرق ہُوا کرتا ہے۔ جو محض واچک گیانی اور زبانی جمع خرچ سے ہی تعلق رکھنے والے تھے۔ انہوں نے سِدھانت کو تو سمجھا نہیں۔ ایشور اور خدا بن بیٹھے آپ گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ ویدانت نے کبھی آج تک اہم ایشور آسمیٰ نہیں کہا۔ بلکہ ویدانت کے مہا واکیہ کی صدا اہم برہمہ آسمیٰ ہے۔ جیو اصلیت اور حقیقت کی نظر سے برہمہ ہے۔ اور گو ایشور بھی اس نظر سے برہمہ ہو۔ مگر جیو اور ایشور کے درمیان بیوہارک ستّا کی درشٹی سے بھید ہے۔ اور وہ بھید اس وقت تک برابر بنا رہتا ہے۔ جب تک بیوہار اور بیوہار کے پرپنچ کے سلسلے نظام کائنات میں جلوہ گر ہیں۔ انسان انسان ایک ہیں۔ اور انسانیت کے خیال سے اُن میں یکسانیت ہے۔ مگر فقیر اور راجا کو ایک کس نے بتایا! حیوان، حیوان ایک ہیں۔ شیر اور کتّے میں حیوانیت کے خیال سے یکسانیت ہے۔ مگر کتّے کو سواء استعارہ پسند اور مبالغہ پسند شاعروں کے شیر کس نے کہا ہے!! اصلیت کے نقطۂ نگاہ سے برف پانی بھاپ ایک ہی ہیں۔ مگر پانی سے درخت سینچے جاتے ہیں۔ اور برف کے گرنے سے کھیت کے کھیت جل جاتے

ہیں۔ پہاڑ۔ اور پہاڑ کی معدنی چیزیں لعل۔ زمرد۔ پکھراج ہیرے۔ روڑے۔ کنکر سب مٹی ہی کی صورتیں ہیں مگر ہیرا لاکھوں میں بکتا ہے۔ اور کنکر یا سنگریزہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ آگ آگ سب ایک سی ضرور ہے۔ مگر ایک آگ تو لکڑی کے ذرّوں کے اندر دبی پڑی رہتی ہے۔ دوسری مشتعل آگ اُس لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ ہوا ہوا ایک ہے۔ اس میں شک ہی کیا ہے! مگر صبح کی ہوا کتنی خوشگوار ہوتی ہے۔ اور گرم ہوا کے جھونکے کیسے طبیعت کو ناگوار گذرتے ہیں۔ اسی طرح پہ چیتن کی درشٹی سے جیو اور ایشور ابھید ہیں۔ مگر بیوہار میں تو اُن کے درمیان فرق ہے۔ اور وہ رہے گا اس نظر سے جنھوں نے جو سادھن نہیں کئے۔ یوں ہی ویدانت کے گرنتھ پڑھ کر گیانی ہو گئے ہیں وہ تیت آتمائیں ہیں۔ اور اپنے آپ کو ایشور سمجھتے ہوئے اور دنیا کے ٹھوکر کھاتے ہوئے ہر کس و ناکس کے سامنے دست سوال پیش کرتے رہتے ہیں۔ ویدانت کے ادھیکاری وہ ہیں جو چو سادھن کر چکے ہیں۔ اور گورو مکھ سے مہا واکیہ سُننے پر اُن کے رگ خیال کو حرکت ملتی ہے۔ اور وہ اپنے آتم ورتی سے چیتن کا ساکشاتکار کر لیتے ہیں۔ اور جنھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اُن کو منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی تتو کو نہ سمجھتا ہوا اپنے کو ہندوستان کا بادشاہ مشہور کرے۔ تو وہ

بغاوت کے الزام میں پکڑا جائے گا۔ اور یا تو پھانسی پائے یا جلاوطن کیا جائے۔ اسی طرح جو جیو بغیر سمجھے بوجھے بیوہارک جگت کی ستا کو نظر انداز کرتا ہوا ایشور بننے کا دعویدار ہوتا ہے وہ اس جگت کے مالک کا باغی ہے۔ اور وہ بغیر سزا یاب ہوئے نہیں رہے گا۔

برہم نام ہے ذات کا۔ حقیقت کا اور تتو۔ تتو ہمیشہ ایک ہے۔ اس کے ایک اور محیط ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ مگر پرپنچ میں جدا جدا صورتیں بنی ہوئی ہیں۔ سونا ایک ہے۔ مگر زیور کی صورت میں وہی سونا کسی حسین کے کان کا کنڈل ہو کر لٹکتا ہے۔ اور کسی عورت کی نتھ ہوتا ہے۔ سونا سونا ایک ہے مگر نتھ اور کنڈل ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ بیوہار میں اُن کی شکلیں جدا جدا ہیں۔ یہی حال بیوہارک رچنا کے درجات اور امتیازی حالات کا ہے۔ ویدانت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیوہار کے کاروبار میں مخل ہو کر اس میں گپل چوتھ کرے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب انسانی عقل کو اس درجہ کا نشوونما ہو جائے۔ کہ وہ حقیقت کے جذب کرنے کے قابل بنے تو اُس کو بلند نظر بنا کر ذات کی طرف مائل کیا جائے۔ اور شانتی پد کی طرف پہنچا دیا جائے۔ جیو ذات سے جدا نہیں ہیں۔ شانتی اُن کا اصلی روپ بھی ہے۔ مگر پرپنچ کے بیوہار میں پڑے رہنے اور اسی کے اثرات رات دن قبول کرتے رہنے سے اُس طرف توجہ نہیں

جاتی۔ اور اپنی ہی عدم توجہی سے سب آپ اپنے اگیان کا دُکھ بھوگ رہے ہیں۔ یہ سنسار بھرم ہے۔ کیونکہ یہ دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اور جو عارضی اور چند روزہ ہو اُس سے دل لگانا نافہمی ہے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن اُس کے رشتۂ تعلق کو ٹوٹنا ہی ہے۔ ذات دائمی ہے۔ اور وہ اپنا رُوپ ہے۔ وہی اصلی اور حقیقی شئے ہے۔ اور گیان ہستی اور سرور سب کچھ اُسی میں ہے۔ اِدھر توجہ کر لینے سے پھر جیو کی محتاجگی جاتی رہتی ہے۔ اور اِسی محتاجگی کا دُور ہونا۔ نورتی۔ مُکتی۔ اور کیوالیہ پرم پد ہے۔ جو ہم کو اب بھی ہر وقت پراپت ہے۔ مگر ہم اگیان کے زیر اثر ناحق اُس کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور دُکھ میں گرفتار ہیں۔

محتاجگی بھرم ہے۔ پھر کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کی پیدائش۔ باسنا۔ اور خواہش اور غرض سے ہوتی ہے۔ جیو نے سنسار کی طرف نظر کی۔ اُونچے نیچے مراتب اور مدارج دیکھنے لگا نگاہ اپنی ذاتی اصلیت کی طرف سے تو ہٹتی گئی اور اونچے نیچے بننے کا خیال مسلط ہوتا گیا۔ پھر کیا تھا۔ ریشم کے کیڑے نے اپنے اِرد گرد اپنے ہی اندر سے خیالی رشتے نکالنے شروع کئے۔ اور اُن کا غلاف بنا کر خود اُن کے اندر پھنس پھنسا کر رہ گیا۔ کبھی وہ لوک کو دیکھتا ہے کبھی پرلوک کو۔ کبھی راجہ کے دھن دولت کی ہوس کرتا ہے کبھی ایشور کی

طاقت کو دیکھکر اُس کی خواہش میں اُس ایشور کی پرستش کا دم بھرنے لگتا ہے۔ اس خیالی گورکھ دھندے سے بھرم کی ترقی ہونے لگتی ہے۔ اور چونکہ ان کے ذیل میں ہر جگہ محتاجگی کا سوال رہتا ہے۔ وہ دلوں دن محتاج ہوتا جاتا ہے۔ اور شیر سے لومڑی بن جاتا ہے۔ بادشاہ تک کے نائب کو بھی سچی خوشی نہیں ملتی۔ اور اگر ہم سے پوچھا جائے۔ تو ہم ایشور کے عقیدہ تک بھی دُکھ کا باعث بتائیں گے۔ کیونکہ ہزار فوق البھڑک سازو سامان ہوں۔ مگر ماتحتی میں کبھی کو نہ آج تک سکھ ملا ہے نہ آئندہ کبھی ملے گا۔

پرادھین۔ سپنے۔ سُکھ۔ ناہیں

یہ گوسوامی تلسی داس جی کا کلام موتیوں میں تولنے کے قابل ہے۔ دیوتاؤں کی ماتحتی غلامی ہے۔ مذہب کی ماتحتی جیا بندھن کا کارن ہے۔ لوک لاج اور مایا کی ماتحتی ہمیشہ ہی دُکھدائی رہتی ہے۔ ان میں سُکھ کہاں! ان میں سُکھ کی تلاش کرنا بالکل وہم بیجا اور گمان فاسد ہے۔ سُکھ اگر کہیں ہے تو وہ اپنے ہی اندر ہے باہر سکھ کیسا! اور باوجودیکہ ہم اپنے روزانہ زندگی میں بلاناغہ سوشپتی کی اوستھا میں اپنا عکسی سُکھ بھوگتے ہیں۔ مگر من وچارنے کی طرف رجوع نہیں ہوتا۔ اور نہ اپنے میں سُکھ کی تلاش کرتا ہے۔ بلکہ بھرم میں پڑا ہوا ہر قسم کی محنت اور مشقت کی تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور جنم مرن۔ تبدیل حالت اور چڑھاو

اتار کے ہنڈولے میں پینگ مارتا رہتا ہے۔

جب اِن جھگڑاوں سے اس کے تجربے میں وسعت آجاتی ہے تب وہ اِن کی طرف سے مکدر ہونے لگتا ہے۔ اسی کا نام ویراگ ہے اور اس حالت کے آتے ہی جب اُس کو من اور اندریوں پر قابو کرنے کا خیال ہوتا ہے تب ویدانت کے وِچار کا اَدِھکار شروع ہوتا ہے۔ اور ادِھکار ہونے پر پھر وہ برہم کی جگیاسا یعنی ذات کی تحقیقات کی جانب مایل ہوتا ہے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اور انسان مموکشو نہ بن جائے تب تک ویدانت کا مطالعہ بالکل بے معنی اور لایعنی شغل ہے۔ ادھکاری کے لئے گورو کی زبان سے صرف ایک مہاواکیہ کے شبد کا سُن لینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ گورو کا شبد چونکہ کمائی کیا ہوا ہے وہ اپنی تمام کمائی۔ سوچ وچارا اور لونڑ سنسکاروں کو لئے ہوئے شِشیہ کے انتر میں دھنس جائے گا۔ اور ذات کا درشن کرا دیگا۔ مہاواکیہ تیر بہدف کلام ہے مگر کس کے لئے اور کس کے منہ سے؟ گورو سچّا برہمہ نِشٹھی ہو۔ اور شِشیہ سچا مموکشو ہو۔ ورنہ پتھر میں لاکھ تیر مارا جائے وہ بے مصرف اور بغیر نتیجہ کا ثابت ہوگا۔ بلکہ تیر کے نوک بھی کُند اور ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

جو کچھ ویدانت کی کتابوں میں زیر بحث مضامین آئے ہیں وہ سب کے سب بلا استثنا اسی مہاواکیہ اہم برہمہ آسمی کی وضاحت کی شرحیں ہیں۔ اس کے سوا اور کچھ انکی حیثیت نہیں ہے مگر افسوس

تو یہ ہے کہ ادھکاری بھی ایک طرح کے نہیں ہوتے ۔ شاستر کاروں نے تین طرح کے ادھکاری بتائے ہیں ۔ اُتم ۔ مدھیم ۔ نکنشٹ ۔ یا کنشٹ ۔ اُتم ادھکاری کے واسطے صرف مہاواکیہ کا اشارہ کافی ہے اُس کے من کی ورتی برہماکا ہو کر ذات کو ساکشاتکار کرنے لگ جاتی ہے اور اُس کے اندر پھر کوئی سوال نہیں اُٹھتا ۔ مدھیم ادھیکاری کو صرف کچھ ہی سمجھانا بجھانا پڑتا ہے مگر سب سے نیچے درجہ کا کنشٹ ادھکاری حد درجہ کا کج بحث ۔ کوترکی اور منطقی دلائل سے کام لینے والا ہوتا ہے اور یہ جو ویدانت کی لمبی چوڑی کتابیں لکھی گئی ہیں صرف اسی کی تشفی اور تسلّی دلانے کے لئے ہیں تاکہ کسی طرح تو اس کی نظر اونچی ہو جائے ۔

سُکھ اور آنند اپنا روپ ہے مگر اگیانی کو اس کی سمجھ نہیں ہے اور وہ اوروں سے پوچھتا اور دوسروں میں اس کی تلاش کرتا رہتا ہے ۔ ایک شخص کے ہاتھ میں کنگن پڑا تھا ہاتھ کے جھٹکا لگنے سے وہ ذرا اوپر کھسک گیا ۔ اور یہ اُس کو اپنی جگہ پر نہ دیکھکر گھبرا گیا ۔ گھبراہٹ میں عقل ماری گئی ۔ پریشانی لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگی کبھی وہ یہاں تلاش کرتا ہے کبھی وہاں ۔ کبھی صندوق کھولتا ہے کبھی گھڑوں اور طاقچوں میں ہاتھ ڈالتا ہے ۔ ایک ہمدرد آدمی نے دیکھا ۔ اُس سے کہا تمہارا کنگن ہے تب اُس کی کچھ ڈھارس

بندھی۔ مگر اصلی تسلی نہیں حاصل ہوئی۔ سوال کیا۔ وہ کہاں ہے؟ آدمی نے انگلی کے اشارے سے اُس کے بازو کو دکھایا۔ تب وہ حیران رہ گیا۔ اور کہنے لگا۔ "خوب۔ کنگن تو میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ اور میں نادانی سے ناحق پریشان تھا"۔ یہی حال جیوں کا ہے۔ "لڑکا بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں"

"کنگن ہے" اس علم کا نام پروکش گیان ہے پروکش کہتے ہیں بعید اور دور کو۔ کسی چیز کے یوں گیان ہو جانے کو پروکش کہتے ہیں اور جب کنگن ہاتھ میں نظر آگیا تو اس علم کو اپروکش گیان کہتے ہیں اپروکش نام ہے قریب اور نزدیک کا۔ اسی طرح جب یہ یقین آجاتا ہے کہ برہم ہے' اور اُس کی ہستی اور اقرار کا یقین ہو جاتا ہے تو یہ پروکش ہے اور جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ برہم میں آپ ہی ہوں تب اس کو اپروکش کہا جاتا ہے۔

ویدانت کی کتابوں میں دونوں طرح کے گیان زیر بحث آتی ہیں۔ اور چونکہ ہر ایک مصنف ہر پہلو سے تتّو کے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے بحث طویل ہو جاتی ہے اور خیالات کے تمام شعبوں اور تمام شاخوں کو زیر نظر لانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

اُتم ادھکاری کے لئے صرف اپ نشد کا مطالعہ گورو مکھ دوارا کافی ہے۔ مدھیم ادھکاری کے لئے اُس کے ساتھ گیتا اور ویدانت

شوتر کے سوادھیا کی ضرورت ہے۔ ان ہر دو لامثال اور قیمتی کتابوں میں بہت وسعت کے ساتھ سوچنے اور سمجھنے کا سامان بھرا پڑا ہوا ہے مگر کنٹ اور نکشٹ ادھکاری ان سے متفق نہیں ہوتا۔ وہ کچھ اور بھی چاہتا ہے۔ جس میں فلسفانہ دلائل اور منطقی حجتیں وغیرہ بھی ہوں۔

اس کے اُپکار کی غرض سے لوگوں نے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں مگر چونکہ وہ سنسکرت میں ہیں اور سنسکرت کا علم ہر کس وناکس کو نہیں ہوتا۔ اس لئے ہندی زبان میں ان کے ترجمے اور تفسیریں مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ہندی وچار ساگر کی سمجھ تک لوگوں کو کم آتی ہے۔ تب اُسی کے آدھار پر وچار کلپدرم اردو میں لکھیں ان میں سے آخری کتاب (۵۳۲) صفحوں کی ہے سب سے آخر میں ویدانت نامی گٹکا لکھی جو بالکل نئے اور نرالے ڈھنگ پر کسی شاستر کی تقلید کرائے بغیر اور دقیق اصطلاحات میں الجھائے بغیر اصلیت کا سبق سکھاتی ہے۔ یہ سب کی سب مقبول عام ہیں اور لوگ ان کو مزہ مزہ لے کر پڑھتے ہیں۔

اب کئی دوستوں نے اصرار کیا ہے دوبارہ پنچدشی نامی مشہور سنسکرت کتاب کے مطلب اور نتیجہ خیز تعلیم کو آسان پیرایہ میں اردو کا لباس پہنا دیا جائے۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ کتاب نہایت ہی اچھی ہے۔ اور اپنی شکل وحیثیت کی جدا ہے۔ سوامی نسچل داس جی وادو

پنیتھی سادھو نے اپنا مشہور گرنتھ وچار ساگر اسی کے آدھار پر لکھا ہے
اسی ایک بات سے سمجھ لیجئے۔ کہ وہ کس پایہ کی کتاب ہے ممکن ہے
اردو میں اور صاحبوں کے ترجمے بھی موجود ہوں۔ مگر نہ مجھ کو اُن کے
مطالعہ کا وقت ہے اور نہ مَیں کسی سے خیالات اور طرز اظہار کا ڈھنگ
مستعار لیتا ہوں سنسکرت اور ہندی کی پنجدرشی میرے پاس ہیں۔ اور
مصنفین کے آدھار اور مضمون پر قلم برداشتہ خامہ فرسائی کرتا ہوں
اور اپنے اَنبھو سے اس کی مُراد کو ذہن نشین کرانے کی امید رکھتا ہوں
اُمید ہے کہ یہ کتاب میری دیگر تصانیف اور تالیفات کی طرح ہر دلعزیز
ثابت ہوگی۔ اور اس کی مقبولیت کو دیکھکر میں کوشش کرونگا۔ کہ سنسکرت
کی اور ضخیم کتابیں بھی محض اُردو داں گروہ کی ہمدردی کے خیال سے
اُردو میں لکھکر چھوڑ جاؤں۔ اگر دو چار آدمی کی طبیعت بھی ان کے
مطالعہ سے سُلجھ گئی تو میں سمجھونگا میری محنت رائگاں نہیں گئی۔ یہ
سب کتابیں ویدانت امرت پانی کے سلسلے میں نکلیں گی۔ اور جو لوگ ان
کی اشاعت میں حصہ لیں گے وہ نہ صرف مجھ ہی کو زیر بار احسان فرمائیں گے
بلکہ عام طور پر ادھیکاری آدمیوں پہ اُن کا اُپکار ہوگا۔

۲۴/ جولائی ۱۹۱۷ء شیو۔ دفتر وگیانی لاہور

نوٹ:۔ یہ کتاب ست سنگیوں کے اصرار کے باعث ماہوار رسالہ
دیال میں شایع کی جا رہی ہے۔

شری پنچدشی اُردو

گُورو کو نمسکار ہے جن کے چرن کمل کی دیا سے ست پداور
سار پد سمجھنے کی بُدھی پراپت ہوئی ۔ اور اپنے سروپ
کے لکھنے کا اُدھیکار ہے ۔

پہلا کرن ۔ پرتیکتو بویک

پہلا پرچھید

منگلاچرن

(۱) منگلاچرن شری سوامی شنکرانندجی ویدانت کے آچاریہ
کو نمسکار کر کے پہلے پرکرن کو بیان کرتے ہیں ۔ اور گُورو کے چرن کمل کی بندنا
ہی اس گرنتھ کا منگلاچرن ہے ۔ منگلاچرن کرنے کے دو مقصد
ہیں ۔ اوّل تو گرنتھ کی نرودگھن سماپتی ۔ اور دوسرے دیش دیشانتروں
میں اُس کا آدر کے ساتھ پرچار ۔ یہ گرنتھ کے دو پھل ہیں ۔ ان دونوں

باتوں کو ذہن میں رکھ کر تب گرنتھ کرتا پُستک کو آرنبھ کرتا ہے۔

(۲) سوال :۔ ایشوُر کے نام کا منگلا چرن کرنا چاہئے نہ کہ گوُرو کا ؟

جواب :۔ ۱ و ۲۔ جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ گوُرو سے پراپت ہُوا ہے۔ اور گوُرو کا بچار ہے۔ بچار ہی ایک طرح گوُرو کا روپ ہے۔ کیونکہ وہ اُسی سے پرگٹ ہوا ہے۔ جو جس سے پیدا ہو۔ وہ اُس کا رُوپ ہی ہوتا ہے۔ جیسے پُتر پتا کا رُوپ اور پتا کی ذات ہے۔ گوُرو نام ہے گیان سَروپ کا۔ جب تک اُس گیان سَروپ کے ساتھ سچّی ہمدردی اور سچی بھگتی نہ ہوگی۔ اُس کا بھید نہ ملیگا۔ قاعدہ کی بات ہے۔ جب من کی ورتی کسی چیز مثلاً کُرسی کے ساتھ مل کر تدا تم کار ہوتی ہے۔ تب کُرسی کا گیان ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تک گرنتھ لکھنے والے کی من کی ورتی گوُرو کے چرن کمل کے ساتھ مِل کر اُس سے ایک نہ ہوگی۔ تب تک گوُرو کے گیان کا مِلنا مشکل ہے۔ یہ اعتراض کا پہلا جواب ہے۔ دوسرا جواب یہہ ہے کہ جس کو تم ایشوُر کہتے ہو۔ اُس کے نانا رُوپ ہیں کسی رُوپ سے کسی کا علم ملتا ہے۔ اور کسی سے کسی کا۔ یہ گوُرو کا سروپ بھی ایشور ہی کا رُوپ ہے۔ ایشور اور گوُرو میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اس نظر سے گیان کی پراپتی کے لئے صِرف گوُرو کے چرن کمل کی بندنا ہی کافی۔

ضروری اور یقینی ہے۔ اس وجہ سے اُسی کے منگلا چرن کا گیت
گانا چاہئے۔ یہہ سناتن سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے گُورو ہی کو اشٹ
ماننے کی مریادا ہے۔ گراہ رُوپی سنسار نے نجّ رُوپی جیو کو موہ کے
مجھو ساگر میں پھنسا لیا ہے۔ اس سے صرف وشنو رُوپ گُورو ہی چھوڑانے
کو سمرتھ ہیں دوسرے میں یہ طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بندھن
سے آپ مکت ہیں۔ جو نر بندھ ہے وہی بندھن کو کاٹتا ہے۔ جو آپ
بندھن میں ہے۔ وہ دوسرے کا بندھ کیسے کاٹے گا۔ اور صرف
گُورو ہی کی بندنا سے چار پدارتھ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش۔
ملتے ہیں۔ دوسرے سے ان کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے گُورو
کے چرن کمل کو نمسکار کر کے پہلے انوبندھ کو بیان کرتے ہیں۔

دوسرا پرچھید

انوبندھ برنن

انوبندھ کی تعریف۔ انوبندھ کہتے ہیں ضروری شرطوں
کو۔ انوبندھ نام ہے لازمی سنجم کا۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے۔ مٹی
چاک۔ کمھار۔ اور رسّی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر وہ
نہیں بن سکتا۔ اُسی طرح جب تک جگیاسو یا ویدانت کے شایق

میں انو بندھ کی شرطیں نہ موجود ہوں۔ تب تک ویدانت کا پڑھنا پڑھانا پھل دایک نہیں ہوتا۔ انو بندھ سنسکرت مادہ اَنُو (بعد) اور بندھ (بندھے ہوئے) سے نکلا ہے۔ جو جس چیز سے بندھا ہو وہی اُس کا لکشن سمجھا جاتا ہے۔ اور اُسی لکشن، خصوصیت اور وصف کو دیکھ کر لوگ آدمی کی حالت کو پہچانتے اور اُس کا اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ علامات اور اوصاف ہر شخص اور ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ بہت سی بیماریاں ہیں جن کے چنھ مریض کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ اُن سے بیماری کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اِس سنسار میں ہر قسم کے آدمی میں خاص خاص باتیں ہوتی ہیں اور جب تک اُن کو اچھی طرح نہ سمجھ بُوجھ لیا جائے۔ تب تک اُس کی حالت کا پتہ پانا مُشکل ہے۔ ویدانت کے شایق کے لئے جو ضروری اوصاف ہیں اُن کا نام "انو بندھ" ہے۔ اور یہ اُس کو دوسرے سے تمیز کراتا رہتا ہے۔

انو بندھ کی قسمیں:۔ انو بندھ چار طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) ادھکاری۔ مستحق اہل۔ (۲) وِشے۔ مضمون (۳) پریوجن۔ مقصد اور (۴) سمبندھ۔ نسبت۔

تیسرا پرچھید
ادھکاری کا برنن

ادھکاری کی تشریح ۔ ادھکاری کہتے ہیں ۔ مستحق ۔ اہل ۔ سچے طالب اور خواہشمند کو ۔ جو جس شئے کا ادھکاری ہوتا ہے وہی اسکو پاتا اور پا سکتا ہے ۔ دوسرے لوگ حرصی اور حریص کہلاتے ہیں ۔ مثلاً پیاسا پانی کا بھوکا ان کا ۔ بیمار دوا کا ۔ ودیا رتھی ودیا کا ۔ اور ارتھی ارتھ کا ادھکاری ہے ۔ ساگ بھاجی کا لینے والا ۔ بزاز ۔ اور غلہ فروش کی دوکان پر نہ جائے گا ۔ جواہرات کا خواہشمند صرف جوہری کی دوکان کو اپنے شوق اور کشش کا مرکز بنائے گا ۔ ادھر آدھر بھٹکتا نہ پھرے گا ۔ اسی طرح جس کو ویدانت کا شوق ہے ۔ وہ صرف برہمہ نشٹ ویدانتی کی تلاش کرے گا ۔ دوسرے گوروں کے پاس نہ جائے گا ۔ اور نہ اُن سے سروکار رکھے گا ۔

سوال ۔ یہ سچ ہے ۔ مگر کسی کو بھوک کے دور کرنے کی خواہش تو ہے ۔ مگر بھوک آن ۔ ساگ ۔ پھل سے بھی جاتی رہے گی یہ ضروری تو نہیں ہے ۔ کہ وہ صرف ایک ہی قسم کی غذا کا خیال دل میں قائم کرے ؟ کیا وجہ ہے کہ ویدانت کا ادھکاری یوگی سانکھیہ

وادی یا کو دھ وغیرہ گوروں سے مدد نہ لے؟

جواب۔ یہ سچ ہے۔ مگر نظام قدرت میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جس کے لئے جو غذا مخصوص ہے۔ وہ اُس کے سواء دوسرے کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا۔ مثلاً شیر اور بھیڑیئے گوشت خوار ہیں۔ وہ سواء گوشت کے کبھی اور کچھ نہ کھائیں گے ممکن نہیں ہے۔ کہ اور چوپایوں کی طرح وہ گھاس پات سے اپنی بھوک رفع کریں۔ اسی طرح ویدانت کے ادھکاری اور جگہ بھول کر بھی نہ جائیں گے۔ اور اگر وہ جاتے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اُن کو ویدانت کا ابھی تک ادھکار نہیں ملا۔ ویدانت کے ادھکار میں نو قسم کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ نہ ہوں تب تک کسی کو ویدانت کا ادھکار نہیں ہے۔

چوتھا پرچھید

(۱) ادھکاری کے نو قسم کے اوصاف یا سادھن چتشٹے

اوصاف۔ ادھکاری میں جو نو قسم کے اوصاف کہے گئے ہیں۔ وہ مجموعی طور پر سادھن چتشٹے کہلاتے ہیں۔ اور ان چاروں کی صراحت یوں ہے۔ (۱)۔ دیویک۔ (۲) ویراگ۔ (۳)۔ کھٹ سمپتی (۴) ممکشتا

لوبیک۔ ست اَست کا نِرنے کرنا۔ نِت اور اَنِت کی تمیز رکھنا۔ جڑ اور چیتن کے رُوپ کو بیوہارک درشٹی سے اچھی طرح سمجھنا۔ یہہ سب لوبیک کے لکشن ہیں۔ اور یہہ کرم اور اُپاسنا کے پھل ہیں۔

کرم اور اُپاسنا۔ کسی مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھکر کام کرنا کرم ہے۔ اس کی کمائی سے دھن۔ دولت۔ ستری پُتر۔ اور سنساری عزت حُرمت ملتی ہے۔ ایشور کی بھکتی کا نام اُپاسنا ہے۔ اس سے سُورگ اور اچھی جُونی پراپت ہوتی ہے۔ دیر تک کرم اور اُپاسنا کرتے رہنے سے کرمی اور اُپاسک کی نگاہ اونچی ہو جاتی ہے۔ اور وہ تجربہ کے وسیع ہوجانے سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ ستری دھن دولت سب ناشمان ہیں۔ اور ان کے ساتھ گہرا تعلق رکھنا جرم ماتر ہے۔ یہ آج ہیں کل نہیں ہیں۔ اور جو شخص اِن کی جال میں پھنسا رہے گا۔ وہ آواگون سے کبھی چھٹکارا نہ پائے گا۔ اسی طرح اُپاسنا کا پھل جو سورگ ہے وہ بھی دائمی نہیں ہے۔ جب اُپاسنا کا پھل بھوگ لیا گیا تو پھر نیچے مرتیولوک میں آنا ہوگا۔ اور جنم مرن بنے کا بنا رہیگا۔ یوں سمجھو کہ مزدور نے مزدوری کی اُس کو کچھ پیسے مل گئے۔ اور وہ محنت کرنے کے بعد کھا پی کر سو گیا۔ دوسری صبح پھر اُس کو وہی کام کرنا پڑے گا اسی طرح سورگ کا بھوگ بھی چاہے جُگ جُگانتر اور کلپ کلپانتر کا ہو۔ مگر ناشمان ہے۔ اِن دونوں سے بیراگیہ کے لئے نیچے سُکھ کی اِرچھا

اور دُکھوں کی اتینت نورتی کبھی نہ ہوگی ۔ بویکی کی درشٹی اِس قسم کی ہو جاتی ہے ۔ اِسی طرح وہ سمجھ لیتا ہے ۔کہ یہ جگت اَست اور متغیر ہے ۔ انِت ہے اور جڑ ہے ۔ اسی سمجھ کا نام بویک ہے ۔

ویراگ؎ ویراگ کہتے ہیں یعنی بے تعلقی کو ۔ جب بویک درشٹی سے اچھی طرح سمجھ لیا گیا کہ سنسار کے بھوگ اور سورگ کا بِلاس سب ہی چند روزہ اور ناشمان ہیں تب اُن سے تعلق رکھنا غلطی اور نادانی ہے ۔ اور جب یہ سمجھ پختہ ہو جاتی ہے ۔ اور سان کی طرف نگاہ نہیں جاتی تب اسی بے تعلقی کی حالت کو ویراگ کہتے ہیں ۔ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو کھا کر قئے کر دیتا ہے ۔ اور پھر اُس سے نفرت ہو جاتی ہے ۔ ویسے ہی سنسار کے پدارتھ بھوگ لینے کے بعد جب تجربہ ہو جاتا ہے ۔ اور اُن کو پھر چیت نہیں چاہتا ۔ تو اُسی کا نام ویراگ ہے ۔ بویک پہلا اور ویراگ ادھکاری کا دوسرا لکشن ہے ۔

۱۱۔ کھشٹ سمپتی کھشٹ یا شٹ کہتے ہیں چھ کو اور سمپتی نام ہے دولت کا ۔ چھ قسم کی دولت سمپتی کہلاتی ہے ۔ اُن کے نام یہ ہیں (۱) شم ۔ (۲) دم ۔ (۳) اُپرتی ۔ (۴) تِتکشا (۵) شردھا اور (۶) سمادھان

۱۲۔ کھشٹ سمپتی کی تشریح ۔ شم من کے باسناؤں کے روکنے کو

کہتے ہیں ۔ دل میں سمندر کی طرح خواہشوں کی لہریں رات دن اُٹھا کرتی ہیں ۔ اِن کو روک کر من کو قابو میں رکھنا شم ہے۔

دَم اندریوں کی بے چنچل ورتی پر غالب آنے کو کہتے ہیں آنکھ نظاروں کو ۔ کان راگوں کو ۔ زبان ذائقہ کو ۔ سپرش لامسہ کو ۔ اور ناک خوشبو کو چاہتی ہیں ۔ اور بار بار اِن سب کی وجہ سے یہ چنچل ہوتی رہتی ہیں ۔ ادھکاری اِن کی خواہشوں کو دُور کر کے اندریوں کو بس میں کر لے ۔ اسی کا دم نام ہے۔

اُپ رتی ۔ تمام کرم ۔ یگیہ ہون ۔ اگنی ہوتر وغیرہ کا بمجھ بُوجھ کر تیاگ کر دینا اُپ رتی ہے ۔ اُپرتی ۔ سنسکرت مادہ "اُپ" (اُلٹنا) اور رُتی (خوشی) سے نکلا ہے ۔ دھرم کرم کے راگ اور خوشی کو دل سے نکال دینا اُپرتی ہے ۔ کیونکہ تجربہ کی وسعت سے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا گیا ۔ کہ ان میں سار نہیں ہے ۔ اور نہ ان کے پھل دیر پا ۔ اور پائدار ہوتے ہیں ۔ اب ان سے چیت بھر گیا ۔ من اُپرام ہو گیا ۔ اسی حالت کو اُپرتی کا نام دیا گیا ہے

تتکشا ۔ گرمی سردی ۔ بھوک پیاس ۔ سُکھ دُکھ ۔ دُھوپ چھاؤں ۔ مصروفیت اور بیکاری وغیرہ جتنی دوند یعنی دوہنے کی حالتیں ہیں ۔ اِن سب میں ایک بھاؤ رکھنا اور استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا ۔ تتکشا ہے ۔

شردھا۔ گورو کے بچن اور ویدانت واکیہ میں وشواس رکھنا شردھا ہے۔ یہہ ویدانت کے مطالعہ کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب تک مضبوط شردھا نہ ہو۔ لاکھ تدبیر کی جائے۔ ویدانت پڑھنے کا کچھ پھل نہ ہوگا۔

سمادھان ـــ گورو کے بچن خواہ ویدانت کے مہا واکیہ کو تین کرا ایکاگر چیت ہونا اور من کو اور طرف بھٹکنے نہ دینا سمادھان کہلاتا ہے۔ شم۔ دم۔ اُپرتی۔ تتکشا۔ شردھا۔ اور سمادھان۔ ان چھؤں کا مجموعی نام کھٹ سمپتی ہے۔

چار میں سے تین سادھنوں کا بیان ہو چکا۔ اب چوتھے کی سنو۔

مموکشتا ۱۳ مموکشتا نام ہے مکتی کی سچی خواہش کا۔ اس قسم کے خیال کو دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم کر رکھنا کہ میری مکتی ہو جائے میں جنم مرن میں نہ آؤں۔ اور نہ مجھ کو اب سنسار کے دکھ سکھ سے ذرا بھی تعلق رہے مموکشتا کہلاتا ہے۔

جس میں بویک۔ ویراگ۔ کھٹ سمپتی۔ اور مموکشتا ہو صرف وہی شخص ویدانت کا ادھکاری ہے۔

چار انوبندھوں میں سے پہلے انوبندھ ادھکاری کا بیان ہو چکا۔

پانچواں پرچھید

وِشے کا برنن

۱۴۔ وِشے ۔ وِشئے نام ہے مضمون، مُرادیا آشئے کا۔ یہ صاف طور پہ اعلان کے ساتھ ویدانت بتاتا رہتا ہے کہ اس کا اور اُس کی کتابوں کا مضمون اور آشئے صِرف جیو اور برہمہ کی ایکتا دکھانا۔ ثابت کرنا اور ذہن نشین کرانا ہے۔ اِس، بات کے سوا، اور کسی کی طرف اس کی نگاہ نہیں رہتی۔ اور جو لوگ اِس سے دلچسپی رکھتے۔ اُس وحدت اور توحید کے مسائل کو علمی، عقلی اور انُبھو کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں صِرف اُنھیں کے لئے اس کا پیغام ہے۔ جن کو اور کسی بات کی خواہش اور ضرورت ہو۔ وہ ناحق کیوں اُس کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ وہ اِس کے ادھکاری نہیں ہیں۔ اور نہ اُن کے لئے ویدانت کی تعلیم ہے۔

۱۵۔ سوال :۔ جیو برہمہ کی ایکتا کے سوا ویدانت کا وِشے پرمانند کی پراپتی اور دُکھ کی اتینت نورتی بھی، کہا گیا ہے۔ اس کا جواب کیا ہے؟

جواب :۔ جس کو پرمانند کی پراپتی کہی جاتی ہے۔ وہ بھی جیو اور برہمہ کی ایکتا ہی ہے جب تک جیو اپنے آپ کو برہمہ رُوپ مان کر اُس سے ایک نہ ہوگا۔ مغائیرت۔ ماتحتی اور تفرقہ رہے گا۔ اور جہاں یہ باتیں ہوں گی وہاں سواء دُکھ کے اور کیا ہوگا! کیا کبھی کسی ماتحت تفرقہ انداز۔ اور پرائے کے آسرے رہنے والے کو سُکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔

۱۲۔ **سوال :۔** مان لینا اور ماننا اور بات ہے۔ اور یتھارتھ و اصلیت دوسری بات ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا جیو اور برہمہ ایک ہیں بھی یا نہیں؟ اگر وہ نہیں ہیں۔ تو لاکھ مانا کرو۔ اس ماننے سے ہوتا کیا ہے۔ مٹی سونا نہیں ہے۔ اور نہ سونا مٹی ہے۔ اسی طرح جیو برہمہ نہیں ہے اور نہ برہمہ جیو ہے۔

جواب :۔ جیو اور برہمہ اصلیت میں تو ایک ہیں۔ صِرف بھرم کرکے جُدا جُدا پرتیت ہو رہے ہیں۔ اگر وہ ایک نہ ہوتے تو ویدانت اِس قدر ناحق کیوں تکلیف اٹھاتا۔ سونے کا برتن یا زیور اگر کہے کہ میں سونا نہیں ہوں۔ تو یہ بھرم ہوگا۔ اصلیت میں تو وہ سونا ہی ہیں بھرم میں پڑ کر اپنے کو الگ الگ مان بیٹھے ہیں اور جو دوسرا اعتراض کیا گیا کہ مٹی سونا نہیں ہے یہ غلطی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مٹی سونا ہے۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اس بیوہار ک جگت میں تتو ایک ہے۔ اسی تتو کے دو روپ سونا اور مٹی ہیں۔ علم کیمیا کے جاننے والے جانتے ہیں کہ مٹی کیمیائی اثرات سے سونا بن جاتی ہے۔ اور پھر سونا وقت پر مٹی ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے سونے کو ایک علیحدہ خاص تتو مان رکھا ہے۔ ابھی تک اُن کو اصلیت کی خبر نہیں ہوئی ہے۔ جب خبر ہو جائے گی تتو ویتا بن کر وہ اُس کو سمجھ لیں گے۔

سوال :۔ پرمانند کی پراپتی تو ایشور کی اُپاسنا سے بھی ممکن ہے۔؟

جواب :۔ غلط۔ یہ خیال سولہ آنے غلط ہے۔ پہلے ہی کہدیا گیا ہے۔ کہ "پرادھین سپنے ہُو سُکھ نا ہیں" محتاجگی میں سُکھ کیسا! ایشور کی اُپاسنا سے سُکھ تو ملیگا۔ مگر وہ پرم آنند تو نہیں ہے۔ وہ بھی ناشمان حالت ہے۔ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

دوسرا انوبندھ بھی بیان کر دیا گیا۔

چھٹواں پرچھید

(۳) سمبندھ کا برنن

۱۸ سمبندھ ۔ سمبندھ کہتے ہیں نسبت ۔ بابت اور تعلق کو۔ ویدانت پرتی پادک ہے۔ جیو برہمہ کی ایکتا پرتی پادیہ ہے یہ ان دونوں کے درمیان سمبندھ ہے۔ باپ پیدا کرتا ہے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے کے درمیان پیدا کرنے اور پیدا ہونے کا سمبندھ ہے۔ یہ ان کے درمیان نسبت اور تعلق ہے۔

۱۹۔ سوال :۔ اگر جیو برہمہ کی ایکتا دراصل صحیح ہے۔ تو پھر اُس کے بیان کرنے خواہ اُن کے نسبتی تعلقات قایم کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ جو ہے وہ ہے۔ اِس سے زیادہ گفتگو کرنا فضول ہے۔

جواب :۔ آگ کی چنگاری میں آگ ہے۔ اور لکڑی میں بھی آگ ہے۔ اُن کے درمیان جلائے جانے اور جلنے کا سمبندھ تو پہلے ہی سے ہے۔ لیکن اگر دو بدو مقابلہ کر کے نہ دیکھا جائے گا۔ تو یہ نسبت سمجھ میں کم آئے گی۔ اگر کوئی اِس نسبت کو سمجھ گیا تو اُس سے بے شک کہنا سُننا فضول ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھرم میں پڑا ہے۔ تو پھر اُس کو کیوں نہ بتا دیا جائے۔ اِس میں ہرج ہی کیا ہے؟

۲۰۔ سوال :۔ آپ نے ابھی کہا ہے کہ آگ لکڑی میں بھی موجود ہے۔ یہی کیوں نہیں کہا گیا۔؟

جواب :- آگ لکڑی میں موجود تو ہے۔ مگر وہ جلتی یا جلاتی نہیں۔ یا تو لکڑی کے ذرّوں کو متھا جائے۔ اور جب آگ پرگٹ ہوگی۔ تب سمجھ میں بات آجائے گی۔ اور یا آگ کے مقابل اس کو کر دیا جائے۔ تب سمجھ آجائے گی۔ ویدانت یہی کام کرتا ہے۔
اس سمبندھ کو تیسرا انوبندھ سمجھو۔

ساتواں پرچھید

۴ - پریوجن

پریوجن۔ پریوجن نام ہے۔ مقصد کا۔ بغیر مقصد کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ ویدانت کے پریوجن دو ہیں۔ ایک تمام دکھوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ۔ دوسرا دائمی سکھ کی ہمیشہ کے لئے پراپتی۔ یہ کہنے کے لئے دو تو ہیں۔ مگر بات ایک ہی ہے۔ جب پرم آنند کی پراپتی ہوگی تو دکھ جاتا رہے گا۔ دکھوں کے ابھاو ہی کا نام سکھ ہے۔ یہی ویدانت شاستر کا مقصد ہے۔ ①

ان چار باتوں کو مدنظر رکھ کر اگر ویدانت کی تعلیم دی جائے تب تو یقینی فائدہ ہوگا۔ اور جلد ہوگا۔ اور اگر ان کے ذہن نشین

کئے ہوئے بغیر کوئی شخص کسی کو یوں ہی تعلیم دیتا ہے۔ خواہ کوئی شخص ویدانت شاستر کو محض علمی واقفیت۔ تفریح۔ بحث مباحثہ خواہ عقلی دنگل بازی کے خیال سے پڑھتا ہے تو جو اصلی مقصد ویدانت کا ہے وہ مفقود رہے گا۔ اور وہ ویدانتی کہلاتا ہوا بھی غیر ویدانتی بنا رہے گا۔ اس نظر سے چاروں انوبندھ پہلے ہی سے ذہن نشین کرا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے پڑھانے و چارنے اور من کی وریتوں کے برہمہ کار بنانے بنوانے میں سہولت ہو۔

انو بندھوں کا بیان ختم ہوا۔

آٹھواں پرچھید

پرتیکتتو بویک

۲۲ — پرتیک تتو بویک۔ جس شخص کا دل گورو کے چرن کمل کی بھگتی اور سیوا کرنے سے شدھ ہو گیا ہے۔ اور اس میں راگ دویش وغیرہ نہیں رہا ہے۔ اس کے لئے اب پرتیکتتو بویک کا بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ سکھ پوریک برہمہ گیان کی پراپتی کر سکے۔ پرتیک نام ہے ساکشی چیتن کا۔ جو تمام اندریوں کا پرکاش وان

کرتا رہتا ہے اور جو سب سے الگ تھلگ اور نیارا ہے اور سب کا آدھار ہوتا ہوا اور سب میں پرویشٹ
رہتا ہوا اصل میں جدا ہے۔ اور سب میں رما ہوا پرتیت ہو رہا ہے۔ اور
تتو کہتے ہیں جوہر اصلیت اور سوبھاؤ کو۔ اس آتما کا سوبھاؤ ستچدانند
ہے۔ اسی کے ویویک کا اس پرکرن میں بیان کرنا ہے۔ کیونکہ جب
تک اس کا ویویک نہ کر لیا جائے گا۔ تب تک سنسار کا بھرم نہ دور
ہوگا۔ شمع فانوس کے اندر روشن ہے۔ فانوس کپڑے کا لطیف
استھول خواہ خیالی پردہ ہے۔ شمع کی روشنی اس کے اندر بھی ہے
اور باہر بھی ہے۔ نادان کی نظر شمع پر نہیں ہے وہ فانوس کے
سوت کے ریشے اور دھاگوں پر ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ یہ فانوس
ہی پرکاشوان ہے۔ اسی طرح یہ شریر اور جسم بھی آتما کی وجہ سے
پرکاشوان ہے۔ مگر مورکھ آتما کو نہ جان کر جسم اور جسم کے اندریوں
ہی کو پرکاشن والا مان رہا ہے۔ جسم۔ حواس۔ اور پنچ کوش
وغیرہ سے آتما کو علیحدہ کر دکھانا ہے۔ تاکہ ادویت کی سمجھ آئے۔

۲۳۔ **تین اوستھا ویویک** ۔ یہ جاگرت۔ سوپن۔ سشپتی
تین حالتیں ہیں۔ جو الگ الگ نظر آتی ہیں۔ یہہ تینوں انبھو یعنی
گیان کے آدھار پر ہیں۔ جس انبھو سے ان کا روپ سمجھ میں
آتا ہے۔ وہ ایک ادویت اور ادویتہ ہے۔ مگر یہ جدا جدا ہیں۔
گھٹ (گھڑا) اور پٹ (کپڑا) یہ دونوں مختلف ہیں۔ کیونکہ گھڑے

کا دھرم جل دھارن کرنے کا ہے اور کپڑے کا دھرم سردی اور گرمی سے نجات دلانے کا ہے۔ یہ اِن دونوں کی حیثیت ہے۔ لیکن جس علم سے اُن کا یہ رُوپ سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ایک ہے اُس میں نام کے لئے بھی فرق نہیں ہے۔ اور یہی گیان آتما ہے۔ مثال کے طور پہ اس طرح سمجھو آکاش تو ایک ہے مگر گھٹ آکاش۔ مٹھ آکاش کا بھید جو برتیت ہو رہا ہے وہ بھرم کی وجہ سے ہے گھڑے نے جس قدر آکاش گھیر رکھا ہے وہ گھٹ آکاش ہے۔ اور مٹھ (مکان) نے جو آکاش گھیر رکھا ہے وہ مٹھ آکاش کا نام پاتا ہے یہ دو (ن) اُپادھی کہلاتے ہیں۔ اُپادھی کی وجہ سے گو آکاش میں اختلاف اور [illegible] پنا نظر آجائے۔ اور اُس میں نام رُوپ قائم کر لیا جائے۔ مگر اصل میں آکاش میں کیا بھید ہے۔ وہ تو جیوں کا تیوں ایک ہی ہے۔ اِسی طرح جس گیان یا اتمھو سے اُن کا علم ہوتا ہے وہ گو تمیز کرانے کے لئے دو کہہ لیا جائے۔ مگر حقیقت میں تو ایک ہی ہے اس لئے انبھو میں بذات خاص کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ وہ آکاش کی طرح سب میں محیط کُل ہے۔ اور اُس کے ٹکڑے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہوئے اور نہ ہوں گے یُوں ہی جاگرت سوپن اور سشوپتی کے انبھو کو سمجھ لو۔

۲۴۔ سوال۔ جاگرت میں پدارتھوں کا بھید ہے۔ چیزیں الگ الگ نظر آتی ہیں۔ مگر سوپن میں ان پدارتھوں کا بھید نہیں ہے۔ اور ابھو کی ایکتائی ہے۔ پس جاگرت اور سوپن میں بھید نہیں ہوا۔ دونوں ایک ہی ثابت ہوئے اور دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی نقص نہیں ہوتا!

جواب۔ جاگرت کے پدارتھ بیوہارک درشٹی سے دیر تک رہنے والے نظر آتے ہیں۔ جو آج ہے اس کو کل بھی دیکھتے ہو۔ یہ کیفیت سوپن کی نہیں ہے کیونکہ سوپن کے پدارتھ صرف سنکلپ یعنی خیال میں نظر آتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہی پیدا ہوتے اور خیال ہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سوپن اور جاگرت میں بھید تو ہے۔ ایسے ہی سوپن اور سُشُپتی کا بھید ہے۔ یہ اوستھائیں سب بھید والی ہیں۔ اس لئے ان کو ابھو یا گیان کی طرح ابھید نہیں کہا جا سکتا۔

۲۵۔ سوال۔ سُشُپتی میں تو ابھو بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سُشُپتی سے اُٹھنے کے وقت سب لوگ ایسا ہی کہا کرتے ہیں کہ "ایسی بے خبری کی نیند تھی۔ کہ مجھ کو کسی کا بھی گیان نہیں تھا" یہ ابھو کے نہ ہونے کا یقینی ثبوت ہے۔ اس نظر سے تم کیسے کہتے ہو کہ جاگرت۔ سوپن۔ اور سُشُپتی کا ابھو ابھید ہے۔

اُس میں تو انجھو نہیں ہے۔

جواب۔ اگر انجھو نہ ہوتا۔ تو تُم سُوشُپتی اوستھا کا نام رُوپ کیسے قایم کرتے اور کس طرح اُس کی بے خبری کا پتہ لگاتے جب تم کو خبر ہے تب ہی تو اُس کی حیثیت۔ حالت۔ اور کیفیت کا نام رُوپ بیان کرسکتے ہو۔ یہاں کم از کم تُم کو اِس قدر تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تُم کو بے خبری اور اگیان کا علم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص گنگا کے گہرے پانی میں غوطہ مار کر باہر نکلنے پر کہے کہ "غوطہ لگانے پر مجھ کو سردی تھی اور گرمی سے نجات مل گئی تھی" تو تُم اُس سے یہی نتیجہ اخذ کروگے۔ کہ اُس کو وہاں سردی کا انجھو ضرور ہوا۔ ورنہ وہ انجھو کر اِس طرح کیسے کہتا۔ اِسی طرح جب سُوشُپتی میں جاتے ہو تو جاگرت اور سوپن کے دُکھدائی دوندواوستھا سے نجات ہو جاتی ہے۔ اور تُم خود کہتے ہو کہ سُوشُپتی میں اِن کی خبر تک نہیں تھی۔ پس یہاں اِتنا تو ماننا پڑے گا۔ کہ تُم کو بے خبری کا انجھو ہوا۔ اِسی بے خبری کو اگیان کہتے ہیں۔ اور اِس اگیان کا پتہ سوشُپتی میں ملتا ہے۔ اِسی پتہ کے ملنے کو انجھو کہا جاتا ہے۔ پس یہاں بھی انجھو کا موجود رہنا ثابت ہوگیا۔

۲۶۔ سوال۔ مگر یہ انجھو سوشُپتی میں نہیں ہوا۔ بلکہ سُوشُپتی سے اُٹھنے پر ہوا ہے۔ سُوشُپتی میں محو ہونے پر کسی نے آج

تک بے خبری کی خبر نہیں دی۔ بلکہ اُس سے اُٹھنے پر ہی ایسا کہا جاتا ہے۔ اِس لئے یہ انبھو سمرتی گیان نہیں ہے۔ اور نہ وہ حافظہ کا علم قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس کی یاد دل میں رہے وہ حافظہ کا علم یا سمرتی گیان کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں یادداشت یا ذہن کی بالکل معدومیت ہے۔ پس سُوشُپتی میں تو کم از کم انبھو کا ابھاو تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب۔ یہ تمہارا کہنا غلط ہے۔ سُوشُپتی سے اُٹھ کر بے خبری کا علم نہیں ہوتا بلکہ خود سُوشُپتی میں ہوتا ہے۔ بیرونی جگت کا کوئی علم بغیر گیان اندریوں کی مدد کے نہیں ہوتا۔ جب تک آنکھ کی ورتی کا کسی شئے سے میل نہ ہوگا۔ تب تک وہ کبھی نظر نہ آئے گی۔ یہ مسلّمہ اصول ہے۔ آنکھ جب کھلتی ہے۔ اور نظر کی دھار کسی چیز کو گھیر لیتی ہے۔ تب ہی اُس کو دیکھتی ہے۔ بغیر اُس کے دیکھنا بالکل غیر ممکن ہے۔ اِسی طرح جب اندریوں کا سمبندھ سُوشُپتی کے اگیان کے ساتھ ہوتا ہے۔ تب جا کر اُس کا اِن کو علم ہوتا ہے۔ اور یہ علم جاگنے پر ناش ہو جاتا ہے۔ پس ناش ہوئی چیزوں کا علم کیسے ہوگا! اور اگر ناش ہونے پر بھی کسی چیز کے ساتھ اِندریوں کا سمبندھ مانئے تو مر چکے ہوئے باپ کا بھی پانچ دس برس گذرنے پر آنکھوں

کے ساتھ دیکھنے کا سمبندھ مانا جائے گا۔ اِس لئے یہ کہنا کہ سُوشُپتی کے ناش ہو جانے پر اُس کے اگیان کا انبھو ہونا ہے غلط ہے۔

تُم نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ سُوشُپتی کے اگیان کا گیان سمرتی کا گیان نہیں ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ۔ سمرتی کہتے ہیں سمرن یا یاد کرنے یاد رہنے کو۔ تم کو اگر سُوشُپتی کے اگیان کا گیان نہیں ہوا۔ تو پھر سُوشُپتی کی حالت کی یاد کیسے آئی ؟ جب تک کسی شئے کا علم نہ ہو تب تک اُس کی یاد کیسی اس لئے یہ گیان جو سُوشُپتی کا جاگنے پر ہوتا ہے سمرتی گیان۔ یعنی حافظہ اور یادداشت کا علم ثابت ہو گیا۔

اب یہاں تُم کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ۔ جاگرت۔ سوپن۔ اور سُوشُپتی تو الگ الگ ہیں۔ مگر اُن کے انبھو میں بھید نہیں ہے۔ انبھو گیان ہمیشہ ابھید رہتا ہے۔ جو کل کا علم تھا وہ آج بھی ہے۔ اُس میں ابھید کیسا؟ وہ تو جیوں کا تیوں ہے۔ صرف اپا دھی یعنی اسباب وبھوں کی وجہ سے اس میں اختلافات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ اِسی طرح برسوں کے گیان۔ جگوں کے گیان۔ کلپانتروں کے گیان میں بھی ابھید ہے۔ انبھو تو جیسا ہے۔ ہمیشہ ویسا ہی رہے گا۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے اور نہ ضایع ہوتا ہے۔ وہ نت دایم اور قایم ہے۔

۲۷۔ **سوال** ۔ یہ کہنا درست نہیں ہے ۔ کیونکہ گھڑے
اور کپڑے کا علم ایک ساتھ نہیں ہوتا ۔ جب گھٹ کا علم غائب ہو
جاتا ہے ۔ تب پٹ کا علم ہوتا ہے یہہ ہم تجربہ کرکے دیکھتے ہیں
تمہاری بات کیسے مان لیں ۔ کہ انبھو نِت اور دائم قائم ہے ۔

جواب ۔ ہم یہاں خود تم سے سوال کرتے ہیں ۔ انبھو
کی موت اور پیدائش کا کوئی دیکھنے یا جاننے والا ساکشی (گواہ، شاہد
ناظر، مشاہدہ کنندہ) ہے یا نہیں ۔ اگر یہ کہو کہ ساکشی کوئی بھی نہیں ہے
تو بغیر ساکشی کے اس کی موت اور پیدائش کو ثابت کیسے کرسکو گے!
اور اگر یہہ کہو کہ انبھو کی موت اور پیدائش کا ساکشی ہے تو پھر تم کو یہ
بتانا پڑے گا ۔ کہ وہ ساکشی کون ہے؟ آیا انبھو خود ہی ساکشی ہے یا
انبھو کے سامان گھٹ پٹ وغیرہ ساکشی ہیں؟ اگر یہ کہو کہ انبھو خود ہی
ساکشی ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا ۔ کہ جس انبھو کی موت اور پیدائش
کا علم ہوا ۔ وہ اسی انبھو کو ہوا یا اس سے جدا کوئی اور انبھو
ساکشی ہے؟ اگر کہو کہ وہی انبھو ساکشی ہے جس کو علم ہوتا تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا ۔
جس انبھو کی موت اور پیدائش کا علم ہوا ۔ وہ اسی انبھو کو ہوا
یا اس سے جدا کوئی اور انبھو ساکشی ہے؟ اگر کہو کہ انبھو
ہی ساکشی ہے جس کو علم ہوا تھا ۔ تو تمہارا کہنا غلط ہوگا کیونکہ تم
خود انبھو کی موت اور پیدائش کو مان رہے ہو ۔ جو مر گیا ۔ اس کو اپنے

مرنے کا علم کیسے ہوگا۔ اپنے ناش کا ساکشی آپ کوئی نہیں ہوتا۔ ناش کا ساکشی تو وہ ہوگا۔ جو ناش ہونے کے بعد بھی زندہ رہے۔ اور دوسرا ابھو ہے نہیں پھر وہ ساکشی کیسے ہوا۔ اور گھٹ پٹ وغیرہ تو کسی حالت میں ابھو کی موت اور پیدائش کے ساکشی ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ جڑ ہیں۔ چیتن نہیں ہیں
اِن سب باتوں پر غور کرنے سے اِس نتیجہ پر پہنچنا ہوگا کہ ابھو کی موت اور پیدائش نہیں ہے۔ اور وہ آپ بذات خود سویم پرکاشوان ہے۔ اور اپنے پرکاش کے علاوہ اُس کو اور کسی پرکاش کی خواہش نہیں ہے سورج خود پرکاشوان ہے وہ اپنے پرکاش کے دکھلانے کے لئے چراغ اور فتیل سوز کی روشنی کا محتاج نہیں ہے۔ اِس لئے ابھو آپ نت پرکاش والا اور دائمی ہے۔ وہی نت ہے۔ اور وہی چیتن ہے۔

یہی سچدانند آتما ہے۔ اور آتم رُوپ ہے۔ اور یہی پرمانند سروپ ہے۔ یہ نہ مرتا ہے نہ فنا ہوتا ہے آپ اپنے پریم میں مگن رہتا ہے۔ کیونکہ پریم اور آنند خود اِس کی ذات ہے۔

۲۸۔ سوال مگر ہم میں اَوروں کے لئے تو پریم ہے۔ وہ پریم رُوپ بھاستے ہیں۔

جواب۔ تمہارے اعتراض کا جواب خود تمہارے سوال میں موجود ہے۔ تم میں پریم اور آنند ہے۔ اِس وجہ سے محض تمہارے اپنے پریم کے عکس کی وجہ سے لڑکے بالے پریم سروپ بھاستے ہیں جیسے روشن شمع اپنے نور سے اَوروں کو نورانی کرتی ہے۔ ویسے ہی تم بھی

اپنے پریم سے اَوروں کو پریمی بناتے ۔ مانتے اور دیکھتے ہو۔ اور اگر تم میں پریم نہ ہوتا۔ تو اِن میں کبھی تم کو پریم نہ نظر آتا ۔اِس کا تجربہ تم کو بیوہارک زندگی کے روزانہ کاروبار میں ہوتا ہے ۔ پریم تو صِرف آتما کا نام ہے وہی پرمانند ہے۔ اور ہر طرح پریم کا آشرے ہے۔

نواں پرچھید

پرمانند کا نِرنے

۲۹۔ آتما پرمانند ہے ۔ اِسی مسئلہ کو اور وضاحت کے ساتھ ذہن نشین کرنے پر تُم کو پتہ لگے گا۔ کہ جس برہمہ کو تُم سچّدانند و پرمانند مان رہے ہو۔ وہ خود تمہاری ذات ہے ۔ اُپ نشدوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ اور جیو برہمہ کی ایکتا کو ثابت کیا ہے

۳۰۔ سوال ۔ تم آتما کو پرمانند بتاتے ہو۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ آیا آتما میں پرمانند رُوپ بنا بھاسِتی ہے یا نہیں بھاستی۔ اگر یہ کہو کہ بھاستی ہے تو پھر وشئے بھوگ کے آنند کی خواہش نہ ہونی چاہئے ۔ کیونکہ آتما جب خود پرمانند ہے۔ تو پھر اُس کو اور آنند کی کیا ضرورت ہے ۔ امرت سی خوش ذائقہ اور لذیذ چیز کے کھاتے ہوئے کوئی شخص کُتّوں کا جُھوٹا کھانا کب گوارا کرے گا۔ اور

اگر کہو کہ آتما میں پرمانند رُوپتا نہیں بھاستی۔ اِس وجہ سے وہ نفسانی اور جسمانی بھوگوں کی طرف دوڑتا ہے۔ خواہ یوں کہو۔ کہ کسی کے گھر میں خزانہ دفن ہے مگر نادانی کی وجہ سے کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے۔ یہی حال آتما کا ہے۔ تو پھر آتما میں پریم نہ ہونا چاہیئے۔ پریم ہمیشہ جان لینے پر ہوتا ہے۔ آتما کو اپنے پرمانند رُوپ کا گیان ہے۔ نہیں تو پھر اپنے آتم رُوپ کے ساتھ اُس کو پریم کیسے ہوگا؟ اور اُس حالت میں وہ پرم پریم کیسے کہلائے گا۔ اس لئے آتما پرمانند رُوپ نہیں ہے۔

جواب۔ سُنو۔ بھاسنے میں دو بھید ہیں۔ ایک سامانیہ (معمولی) یعنی سادھارن۔ دوسرا وِشیش یعنی اسادھارن (غیر معمولی) آتما کا پریم سامانیہ رُوپ سے بھاستا ہے وشیش رُوپ سے نہیں بھاستا۔ یہ سبب ہے کہ اُس کو وِشیوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور چونکہ سامانیہ رُوپ میں پرمانند رُوپ بھاستا ہے اس لئے آتما پرم پریم ہے۔ پرمانند روپ پنا بھاستی بھی ہے۔ اور نہیں بھی بھاستی۔ یہہ دو باتیں ہیں۔

۱۳۔ **سوال۔** بھاسنا اور نہ بھاسنا دونوں حالتوں کا ایک ہی وقت میں ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ جیسے کوئی لڑکا مدرسہ میں اور لڑکوں کے ساتھ مِل

قلکر پڑھتا ہے۔ اُس کا باپ سامانیہ ریتی سے اُس کی آواز کو سُنتا ہے۔ اور وشیش رُوپ سے نہیں سُنتا۔ اسی طرح آتما کے پرمانند رُوپ کا بھاسن بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی ہوتا ہے۔ سامانیہ ریتی سے بھاستے ہوئے اور اُپادھیوں اور پرتی بندھوں کے کارن اُس کا بھاسنا نہیں بھی ہوتا۔ پرتی بندھ کہتے ہیں پردہ یا قید بند کو مثلاً تمہارے سامنے کوئی چیز ہے۔ مگر بیچ میں پردہ حایل ہے وہ نظر نہیں آتی۔ اسی پردہ کا نام پرتی بندھ ہے۔ باپ کو لڑکے کے آواز کا سنائی نہ دیتا صرف دوسرے لڑکوں کے پڑھنے کی آواز ہے۔ ورنہ وہ سامانیہ ریتی سے سُنائی دی جاتی۔ اسی طرح آنند کا نہ بھاسنا اودّیا کے پرتی بندھ کی وجہ سے ہے۔ اس اودّیا ہی کی وجہ سے بپریت گیان ہو گیا ہے۔ جس کے سبب سے دُکھ رُوپ وِشیوں میں سُکھ رُوپتا کی پرتیت ہوتی۔ اور آتما میں سُکھ کی پرتیت نہیں ہوتی۔

دسواں پرچھید

اودّیا کے دو رُوپ وغیرہ

۳۲۔ اودّیا کے دو رُوپ۔ برہم کے پرمانند رُوپ کا جو پرتی

بندھ ہے۔ وہ پرکرتی ہے۔ وہ تین گن یعنی ست۔ رج اور تم والی ہے اس کے دو روپ ہیں۔ ایک مایا اور دوسری اودیا۔ جیسے پسے ہوئے گیہوں کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک آٹا اور دوسرا چوکر (بھوسی) آٹا سار ہے۔ اور چوکر اسار ہے۔ سار پردھان پرکرتی کو آٹا سمجھو۔ اور اسار پردھان پرکرتی کو بھوسی تصور کرو۔ ستو پردھان پرکرتی اودیا ہے۔

۳۲۔ ایشور اور جیو۔ مایا میں جو چیتن کا عکس یعنی پرتی بنب ہے وہ ایشور ہو گیا ہے۔ مایا اس کے تحت ہے۔ اور اودیا میں جو چیتن کا بھاس یعنی پرتی نبب ہے۔ وہ جیو کہلاتا ہے۔ جیو الپگیہ ہے۔ اور مایا کے تابع ہے۔ اور یہ مایا اس کا شریر یعنی غلاف ہو جاتی ہے۔ جو تین قسم کی ہے۔ اور پہلا اودیا خود کارن شریر کہلاتی ہے۔ اور اس کے ابھمانی ہونے کی وجہ سے جیو کا نام پراگیہ رکھا گیا ہے۔ جو جس شئے کے ساتھ گہرا سمبندھ کرکے اس کو اپنا روپ مان لے اس کو اس کا ابھمانی کہا جاتا ہے دوسرا سوکشم شریر ہے۔ جو سترہ تتوں کا بنا ہوا ہے۔ سترہ تتو یہ ہیں۔ ایک من ایک بدھی۔ پانچ گیان اندریاں۔ آنکھ کان۔ ناک۔ توچا۔ جہبا۔ پانچ کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں لنگ۔ گدا۔ پانچ پران۔ پران۔ اپان ویان۔ سمان۔ ادان

ان سترہ تتوں کی پیدایش اپنچی کرت ....
مہابھوتوں سے ہوتی ہے۔ سو پانچ بھوت یہ ہیں :۔ اکاش۔ وآیو
تیج۔ جل۔ پرتھوی۔ ان پانچوں کی پیدایش ایشور کے حکم سے
تموگن پردھان پرکرتی سے ہوتی ہے جیوں سکھ دکھ کے انجو
کے واسطے پانچ بھوتوں کے ستوگن انش سے پانچ گیان اندریاں
پیدا ہوتی ہیں۔ آکاش کے ستوگن انش سے کان اندری وایو کے
ستوگن انش سے توچا یعنی لامسہ (چھونے کی اندری' اگنی کے ستو
گن انش سے آنکھ اندری۔ جل کے ستو گن انش سے سنا (زبان
رس لینے والی) اندری اور پرتھوی ستوگن انش سے گھران (ناک
سونگھنے والی) اندری پیدا ہوتی ہے۔ پانچ گیان اندریوں کی اُتپتی
اس طرح پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور پانچ بھوتوں کے ملے ہوئے ستو
گن انش سے انتہ کرن (اندرونی اندریاں) پیدا ہوتی ہیں
جو اندری کہ سنکلپ وکلپ روپ ورتی والی ہے۔ وہی من ہے
اور جو نِشچے (یقین) روپ ورتی والی ہے وہ بدھی ہے ان
دونوں من بدھی کی پیدایش اس طرح ہوئی ہے اور پانچ بھوتوں
کے رجوگن انش سے پانچ کرم اندریاں پیدا ہوئی ہیں۔ آکاش
کے رجوگن انش سے بانی (زبان قوت کلامیہ) وایو کے رجوگن انش
سے ہاتھ اگنی کے رجوگن انش سے پانوں۔ جل کے رجوگن انش سے

لِنگ (آلہ تناسل) اور پرتھوی کے رجوگن انش سے گُدا (مقعد پاخانہ) اِندری پیدا ہوئی ہیں۔ اور پانچ بھوتوں کے مِلے جُلے ہوئے رجوگن انش سے پانچ پران پرگٹ ہوئے ان ہی سترہ تتوں کی مجموعی حیثیت کا نام سوکشم شریر ہے۔ یہ سوکشم شریر دو طرح کا ہے۔ ایک سمشٹی (کلی) اور دوسرا بیشٹی (جزوی) چونکہ جیوؤں کی طرح ایشور بھی شریر والا ہے۔ اس سوکشم شریر کے ابھمان سے ایشور تو ہرنیہ گربھ کہلاتا ہے۔ اور پراگیہ نام جیو تیجس کہا جاتا ہے۔

ایشور سمشٹی شریر کا ابھمان اس کو سرب انگ کرکے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو آتم تدا تم ابھمان رہتا ہے۔ یعنی وہ اس سے اس قدر محیط ہو کر مِلا جُلا رہتا ہے کہ اس کے آتم بھاؤ کو نقصان نہیں پہونچتا۔ مگر یہ بات جیووں میں نہیں ہوتی جیووں کو اپنے بیشٹی شریر کے ساتھ آتم تدا تم ابھمان نہیں رہتا۔ اس سے اس کے آتم بھاؤ میں فرق رہتا ہے۔ یہہ سمشٹی اور بیشٹی کا بھید ہے۔

سترہ تتوں کا سوکشم شریر تو بنا۔ مگر جیوں کو سکھ دکھ روپ جو پھل بھوگ ہے۔ وہ استھول شریر کے بغیر نہیں ہوتا۔ اس واسطے ایشور نے پنچی کرت بھوتوں کا پنچی کرن کیا۔ اور استھول شریر بنایا۔

پنچی کرن کہتے ہیں مِلا جلا کر بنانے کو۔ اِس کی صراحت شاستروں میں اِس طرح کی گئی ہے۔ ایشور نے پہلے پرتھوی کے دو حصے کئے۔ ایک کو علٰحدہ رکھا اور دوسرے کے چار بھاگ کئے۔ پھر جل کے بھی اسی طرح دو بھاگ کرکے

ایک بھاگ کو تو الگ رکھا۔ اور دوسرے کے چار حصے کئے۔ ایسے ہی
تیج۔ وایو اور آکاش کے ساتھ سلوک کیا۔ یعنی سب کے دو دو بھاگ
کر کے ایک ایک حصہ کو تو الگ رکھ لیا۔ اور دوسروں کے چار چار
حصے کر ڈالے۔ اور ان چار چار حصوں کو آپس میں ملا جلا دیا۔ اور
ملنے جلنے سے ان کا پنچی کرن ہو گیا۔

پہلے کے الگ رکھے ہوئے بھوتوں کے حصے سے برہمانڈ اور
اُس کے چودہ لوک بنے۔ ان کے نام ستو۔ اتل[1]، وتل[2]۔ ستول[3]۔ رساتل[4]
تلاتل[5]۔ مہاتل[6] اور پاتال[7]۔ بھو[8]۔ بھوو[9]۔ سوو[10]۔ مہہ[11]۔ جنہ[12]۔ تپہ[13]۔ اور
ستیہ[14]۔ اور جو جو جیو جس لوک کے موافق بنے یا بنائے گئے۔ اور اُن کو
اُسی لوک میں ٹھہرایا۔ اور اُسی کے موافق وہاں وہاں جیوؤں کے بھوگ
کے سامان پیدا کئے۔ یہ سمشٹی اور ویشٹی کی تفصیل ہے اور یہ جو برہمانڈ ایشور
کا استھول شریر ہے۔ اُس کے ابھمان سے یہ ایشور وراٹ کہلایا۔ اور
جیو کو جب اِس استھول شریر کا ابھمان ہوا۔ تو اُس کا نام وشو پڑا۔ اس
وشو نام جیو کی فہرست میں دیوتا، منشیہ۔ پشو۔ پکشی وغیرہ سبھی شامل ہیں
اور چونکہ یہ شریر جیو کے ابھمان سے مقید اور بندھن والے ہو گئے اِس وجہ
سے آتم گیان کی اُنکو خبر نہیں رہی۔ اور باہری بھوگوں میں جو شبد سپرش روپ رس گندھ ہیں اُنھیں میں غرض ہے اُنکا کرنے اور بیوہار
لگے اور اس بیوہار کے کرم سے اُن کی حالتوں میں برابر تبدیلیاں ہونے لگیں۔
اور جنم مرن کے شکار ہوتے گئے۔ کبھی ان کو سکھ ہے اور کبھی دکھ ہے۔

ایک حالت سے نکلتے اور دوسری حالت میں پھنستے ہیں۔ اِن کی کیفیت سمندر میں غوطہ کھانے والوں سے مشابہ ہے۔ کبھی نیچے چلے جاتے ہیں کبھی اونچے سر اُٹھاتے ہیں اور اسی نیچی اونچی جونیوں کو چوراسی لکش کہتے ہیں۔

اَودّیا نے اِس طرح اِن جیوں کو پھنسایا ہے۔ جب یہ دُکھ سے پریشان ہوتے ہیں تو اس سے چھوٹنے کی تدبیر سوچتے ہیں۔ اور کرم کرکے سُکھ پاتے ہیں۔ مگر چونکہ دُکھ سُکھ آپس رچنا میں ساتھ رہتے ہیں۔ سُکھ کے بھوگ لینے کے بعد وہ پھر دُکھ میں آجاتے ہیں۔ جیوؤں میں جو تُم کو اختلافات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ وہ انھیں دُکھ سُکھ کے سلسلہ میں کرم کرنے کے نتیجے ہیں۔ کرم کے دو رُوپ ہیں۔ پاپ اور پُنیہ۔ پاپی کا سوبھاؤ بُرا ہوتا ہے۔ پُنیہ وان کا بھلا ہوتا ہے۔ پُنیہ وان سوشیل دیاونت ہوتا ہے۔ پاپی سخت مزاج اور بدنیت ہوتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔

اَودّیا کے رُوپ پرکرتی اور مایا کا اس طرح بھید بتا دیا گیا۔ پرکرتی سے تو یہ جگت بنا ہے۔ اور مایا قید و بند کی حالت ہے۔ جو اگیان رُوپ ہے۔

گیارھواں پرچھید

پنچ کوش کابیان

۳۴۔گُوروکااُپدیش جب جیو بہت دُکھی ہوتے اور گھبراتے ہیں۔تب گیان دان گورو پرگٹ ہوکراُن کویہ اُپدیش دیتے ہیں۔کہ"اصل میں جن شریروں کا تو اپنی نادانی سے ابھمانی بنا ہوا ہے۔ وہ تیرے رُوپ نہیں ہیں۔ تُو تو پنچ کوشوں سے جو ان شریروں کے انترگت ہیں نیارا ہے۔اوران کے وچار سے بُویک شکتی اور گیان درشٹی کو بڑھاکر اور اصلی رُوپ کو ان سے الگ دکھا کر وہ جیوؤں کو جِتاتے۔ اوران کو اپنا اصلی رُوپ درساتے ہیں۔تب جیو برمانند کو پراپت ہو جاتا ہے۔اور اِودیا کے بندھن سے چھُوٹ جاتا ہے۔

۳۵۔پنچ کوش۔پنچ کوش"پانچ طرح کے ہیں"۔کوش کہتے ہیں صندوق یا غلاف کو۔ان کے نام سُنو۔پہلا انّ مے کوش ہے جو یہ استھول شریر ہے۔اورپنچی کرت پنچ "بھُوتوں" سے بنا ہوا ہے۔سوکشم شریر میں تین کوش ہیں۔"پران مے کوش"۔"منو مے کوش" اور

"وگیان مے کوش"۔ ان میں سے "پران مے کوش" "پانچ پران" اور "پانچ کرم اندریوں" کے مجموعہ سے بنا ہے۔ یہہ پران مے کوش اپنچی کرت پنچ بھوتوں کے رجو گن انش سے پیدا ہوا ہے منو مے کوش پانچ گیان اندریاں اور چھٹے من کی مجموعی حالت ہے۔ جو اپنچی کرت پنچ بھوتوں کے ساتوک انش سے پیدا ہوا ہے۔ اور پانچ گیان اندریاں اور چھٹی بدھی۔ ان کی مجموعی حالت کا نام وگیان مے کوش ہے۔ یہہ وگیان مے کوش بھی پنچ بھوتوں ہی کے ساتوک انش سے پیدا ہوا ہے۔ چار کوش تو ہو گئے۔ اب جو پانچواں کوش ہے اور "آنند مے کوش" کہلاتا ہے۔ اور آنند مانا گیا ہے۔ وہ اور کچھ نہیں ہے۔ صرف ملن ستو پردھان اودیا ہے۔ جو پریہ۔ مود۔ پرمود ورتیوں کے ساتھ ملی ہوئی حالت ہے پریہ کہتے ہیں پیارے کو جیسے کسی چیز کی خواہش کے سلسلہ میں جب وہ ہاتھ آ جاتی ہے تو پیاری لگتی ہے۔ مود اُس چیز کے پراپت ہونے کی خوشی کا نام ہے۔ اور پرمود اُس چیز کو پراپت کرنے پر بھوگنے کے سکھ کو کہتے ہیں۔ یہہ تینوں ورتیاں اودیا کے ساتھ ملی جلی رہتی ہیں۔ اور وہ کارن شریر کہلاتی ہوئی آنند مے کوش کا نام پاتی ہیں۔

۳۶۔ سوال۔ پنچ کوشوں سے ملے ہوئے آتما کو اُن سے

الگ کرنا مشکل ہے۔ جیسے جل اور ہلدی وغیرہ کے رنگ جب آپس میں مل جاتے ہیں تب اُن کو الگ کر دکھانا آسان تو نہیں ہے؟

جواب۔ جل میں نرملی ڈال دو۔ رنگ نیچے بیٹھ جائیگا اور پانی صاف نظر آنے لگیگا۔ اسی طرح جب گورو کا اُپدیش سن کر بویک روپی نرملی من میں پڑ جاتی ہے تو پھر اپنا شدھ برہم رُوپ نظر آ جاتا ہے۔

۲۷۔ سوال۔ بویک کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ بویک تمیز کو کہتے ہیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ شوشپتی تین اوستھائیں ہیں۔ ان کے علیحدہ علیحدہ رُوپ کو سمجھنا بویک ہے۔ "ان جے کوش" کی سمجھ استھول شریر میں جاگرت اوستھا میں ہوتی ہے۔ سوپن میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ سوپن میں یہ بیکار پڑا رہتا ہے۔ جس شخص یا شئے کو تم جاگتے ہوئے دیکھتے ہو اور اُس کے استھول شریر کا علم رکھتے ہو۔ سو جانے پر وہ نظر نہیں آتا مگر آتما سوپن اور جاگرت دونوں ہی میں محیط ہے۔ یہہ دونوں اُسی کے آدھار پر رہتے ہیں۔ اور جیسے مالا کے دانوں میں سوت پُر دیا رہتا ہے۔ ویسے ہی ان دونوں میں آتما کا حال ہے۔ اس وچار کو شاستری انوے وتریک کہتے ہیں۔ ملا جُلا دیکھنا وِتریک اور

الگ الگ دیکھنا انوے ہے۔ اسی عمل کو ہم تقطیع اور تحلیل بھی کہہ سکتے ہیں۔ انوے نام ہے الگ کرنے کا یہ سنسکرت مادہ انو (پیچھے) اور "اِن" (جانے) سے بنا ہے۔ وِتریک نام ہے جُدا کرنے کا۔ یہ سنسکرت مادہ "وی" اور "اتی" (پہلے) اور "رِچ" ملانے سے بنا ہے جیسے سُوت کے دھاگے میں مالا کے دانے پرُوئے ہوئے ہیں ویسے ہی آتما تینوں میں شامل ہے یہ الگ الگ بھاستے ہیں۔ جب جاگرت ہے۔ تب سوپن اور سُشُپتی نہیں۔ اور جب سوپن ہے تب جاگرت اور سُشُپتی نہیں اور اسی طرح جب سُشُپتی ہے تب جاگرت اور سوپن نہیں ہیں۔ یہہ الگ الگ ہیں۔ مگر اِن سب کا آدھار آتما تینوں میں رہتا ہوا تینوں کو وقت وقت پر پرکاش کرتا ہے۔ اس طرح انوے وِتریک کے عمل سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اسی کو بویک کہا جاتا ہے۔

۳۸۔ **سوال**۔ آپ ابھی پنچ کوشوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور ابھی جاگرت سوپن اور سوشُپتی کے تین شریر استھول۔ سوکشم اور کارن کا ذکر چھیڑ دیا۔ کہاں کیا اور کہاں کیا؟ صرف پنچ کوشوں ہی کے سلسلہ میں بویک کو دکھائیے۔

جواب۔ یہہ پنچ کوش اِن شریروں سے الگ نہیں ہیں اس لئے میرے بیان کو اس موقعہ پر غیر ضروری یا خلاف موقع

نہ سمجھنا چاہیئے۔ پراَن مے کوش۔ منو مے کوش۔ اور وگیان مے کوش
انھیں کی مجموعی حالت کا نام سوکشم شریر ہے۔ جو سوپن کی اوستھا میں
اپنا تماشہ دکھاتا ہے۔ آنند مے کوش کارن شریر ہے۔ جو سُشُپتی
سے متعلق ہے۔ اور ان مے کوش استھول شریر ہے۔ جو جاگرت میں
پرتیت ہوتا ہے۔ ناک کو چاہے اِدھر سے پکڑو چاہے اُدھر سے
بات تو ایک ہی ہے جس طرح آتما کا انوئے۔ ویتریک اِن تین
اوستھاؤں میں کیا گیا۔ ویسے ہی اِن پنچ کوشوں کے ساتھ بھی
کیا جا سکتا ہے۔ آتما ان میں پرُدیا ہوا ہے۔ مالا کے دانوں سے
سُوت کا دھاگا ہمیشہ جُدا رہتا ہے۔ کیا تم اس کو نہیں سمجھ
سکتے ہو! صرف یہی ذہن نشین کرانا مقصود تھا۔ اصلی چیز تو آتما
ہے جو سب کا پرکاشک ہے۔ اور یہہ سب مِتھیا ہیں۔ یہ سب
صرف آتما کے آدھار پر کبھی پرتیت ہوتی ہیں۔ اور کبھی نہیں
اِس لئے یہ مِتھیا کہی گئی ہیں رسّی آدھار اور ادھشٹان ہے۔
اُس میں کبھی سانپ یا پانی کی دھار کا بھرم ہوتا ہے کبھی نہیں
ہوتا۔ رسّی ایک رس ہے۔ اِسی طرح اِن پنچ کوش کے بھی انوئے ویتریک
کرنے سے آتما ہی کے ایک رس اور پاک ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے۔
اور اسی نتیجے کو آتما کا برہم رُوپ ہونا سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسے کوئی
شخص مُونج دہر کنڈے کے چھلکوں سے اُس کی تیلی کو الگ کرکے

نکال لے ویسے ہی پنچ کوشوں سے آتما الگ دِکھائی دے جاتا ہے۔ اور وہ اپنی ہی ذات ہے۔ اور اسی وجہ سے جیو برہمہ کی ایکتا ہے

بارھواں پرچھید

مہاواکیہ اور بھاگ تیاگ وغیرہ

۳۹۔ بھاگ تیاگ لکشنا۔ جیو برہمہ کی ایکتا برہمہ نشٹ گورو تت توم اسی (قول اعظم۔ اسم اعظم یا کلام اعظم) وغیرہ مہاواکیوں کو سنا کر بھاگ تیاگ لکشنا کر کے دِکھاتے ہیں۔ بھاگ۔ تیاگ کہتے ہیں کسی حصہ کو لے لینا اور کسی کو چھوڑ دینا جیسے کسی شخص نے کسی شخص کو ماگھ کے مہینہ میں کاشی جی میں دیکھا اور بیساکھ کے مہینہ میں وہی شخص کورکشیتر میں نظر آیا۔ اس کو دیکھ کر اس شخص نے کہا۔ "یہ وہ پرش ہے" یہاں کاشی ماگھ اور کورکشیتر و بیساکھ کا تیاگ کر دیا گیا۔ اور صرف پرش بھاگ کو لے لیا گیا۔ اور اس پرش کی ایکتا ثابت کر دی گئی۔ جب تک استھان اور سمے کا بھید تھا تب تک بھرم تھا۔ ان کے تیاگ کر دینے سے بھرم جاتا رہا۔

۴۰۔ تت توم اسی۔ اسی طرح تت۔ توم۔ اسی تین الفاظ میں

تت پد کا ارتھ ہے نِمت اُپادان کارن برہمہ۔ یہہ برہمہ تموگن پردھان مایا کے ساتھ مِل کر برہمہ جگت روپتا کو پراپت ہو گیا۔ اور پرنتھ ستو روپ مایا کے ساتھ مِل کر جگت کا کرتا ہو گیا۔ برہمہ آپ ہی نِمتّ اور اُپادان کارن ہے مکڑی یا ریشم کا کیڑا اپنے اندر سے جالا یا دھاگا نکال لیتے ہیں اِس لئے وہی اُس کے نِمتّ کارن بھی ہیں۔ یہہ تت پد کا واچیہ ارتھ ہے۔ اور جب کامیہ کرم وغیرہ کرتے ہوئے وہ ناقص مِلن ستو پردھان اَودیا (مایا کا دوسرا رُوپ) کی اُپادھی کو گرہن کرتا ہے۔ تب وہی پربرہمہ جیو کہلاتا ہے۔ یہ توم پد کا واچیہ ارتھ ہے یہ دونوں ہی اُپادھی ہیں۔ وہاں مایا اُپادھی ہے۔ یہاں اَودیا اُپادھی ہے۔ اِن دونوں اُپادھیوں کا تیاگ کر دیا گیا۔ اور باقی جو رہا۔ اسی پد یعنی ہے بِنا وہ نِج رُوپ اور ذات حقیقت اور لکش ہے۔ اور اِسی کو گرہن کرتا ہے۔ اور اُپادھی کے الگ الگ کر کے دیکھ لینے سے جیو اور برہمہ دونوں کی ایکتا ثابت ہوتی ہے۔ "سوہم پُرشیہ" یہ وہی پُرش ہے جو کاشی میں ماگھ کے مہینہ میں اور کورکشیتر میں بیساکھ کے مہینے میں دیکھا گیا تھا۔ دیش اور کال کی اُپادھی کے تیاگ دینے سے صِرف پُرش رہ جاتا ہے۔ اِسی طرح ایشور کی اُپادھی مایا اور جیو کی اُپادھی اَودیا کو جب سمجھ بُوجھ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ تو اکھنڈ سچدانند برہمہ پرتیت ہوتا ہے۔ اور وہ اپنا ہی آپ رُوپ ہے۔

۱۴۔ اعتراض۔ جہاواکیہ کے بھاگ تیاگ سے سچدانند اکھنڈ برہمہ کا خیال صحیح ہو مگر یہ تو بتایئے۔ ایسا بتایا ہوا برہمہ سویکلپ (خیالی۔ واہمی) ہے۔ یا نروِیکلپ (غیر خیالی۔ غیر واہمی) ہے۔ اگر سویکلپ ہے تو کلپنا کی ہوئی شئے مِتھیا ہوتی ہے۔ اور اگر نروِکلپ ہے تو پھر وہ لکش کیسے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جو لکھا جائے گا خواہ لکش میں آوے ویسا برہمہ اس جگت میں کہیں نظر نہیں آتا۔ اور آپ ہزار دلیل اور یکتی سے سمجھایئے۔ مگر وہ بھرم ہی بھرم ہوگا۔ کسی لڑکے کو یہ کہنا کہ تیری ماں بانجھ ہے۔ فضول ہے۔ بانجھ کے لڑکا کبھی ہوتا ہی نہیں الغرض جو کچھ اس بارہ میں کہا جائے گا۔ وہ سب سویکلپ ہی ہوگا۔ نروِیکلپ کبھی نہ ٹھہرے گا۔

جواب۔ خوب! تم نے جو لکش کے سویکلپ[۱] اور نروِکلپ[۲] ہونے کے متعلق سوال کیا ہے۔ تو تم ہی پہلے یہ بتاؤ۔ کہ تمہارا وِکلپ سویکلپ کی بابت ہے۔ یا نروِکلپ کی بابت ہے۔ جو نقص تم یہاں پیش کرتے ہو وہ خود تمہارے سوال میں موجود ہے۔ نرویکلپ کا وِکلپ اور غیر واہمہ کا واہمہ تو ہوتا ہی نہیں۔ کسی غیر دولت مند کو دولت والا کہنا بالکل غلطی اور بھول ہے۔ اسی طرح نروِکلپ کی بابت وِکلپ کرنا بھی ہے اور جو کہو کہ سویکلپ کی نسبت وِکلپ ہے تب ان اونتھا ورتی کا نقص طائل ہوتا جائے گا۔ اور

وکلپ سویکلپ کا سلسلہ کبھی ختم ہی ہونے پر نہ آئے گا۔ جو وکلپ ہے وہ وکلپ ہے۔ جو جہاں بیٹھا ہے وہاں بیٹھا ہے۔ ورنہ سوالات کی وہ بھرمار ہوگی۔ کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ ایک سوال تو یہہ ہے کہ جس کے آدھار پر وکلپ کیا جاتا ہے۔ وہ وکلپ آدھار سے مختلف ہے۔ یا اُس کا رُوپ والا جیسا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ وکلپ کا آدھار وکلپ ہے۔ اور اُسی کے جیسا ہے تو یہاں آتم آشرے دوش (نقص) حایل ہوگیا۔ کیونکہ وکلپ آپ ہی آدھار بنا اور آپ ہی اُس کا آشرے بنا۔ یہ بات دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ آج تک کوئی شخص اپنے ہی کندھے پر آپ چڑھا ہوا نظر نہیں آیا۔ اور جو یہ کہو کہ آدھار۔ والا وکلپ آشرے رہنے والے وکلپ سے مختلف ہے۔ تب یہ بتاؤ کہ یہ آدھار والا وکلپ نروکلپ کی آشرے رہتا ہے یا سویکلپ کے۔ اور اگر آدھار والا وکلپ سویکلپ میں ہے

ہے تو یہ حیثیت اُس کی کس نے قایم کی؟ اِس طرح ایک وکلپ دوسرے کے آدھار پر برابر بنتا جائے گا۔ اور اُس کا سلسلہ لا مقطوع ہوگا۔ اور اِسی کو شاستر میں اِن ادستھا ورتی کا دوش کہتے ہیں۔

۴۲۔ **سویکلپ نِروِکلپ کلپنائیں**:۔ نِروکلپ کی بابت وِکلپ اور سویکلپ کی بابت بھی وِکلپ کئے سوال اٹھانے سے پانچ طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ رُوپ۔ رُوپ والے وِشے میں ہوتا ہے۔ یا ارُوپ والے ہیں۔ دوسرا یہہ کہ کریا۔ کریا والے میں ہوتی ہے یا اکریا میں۔ تیسرا یہہ کہ گائے پنے کی جنسیت (جاتی) گائے میں رہتی ہے یا کہ جو گائے سے مختلف ہے۔ چوتھا یہ کہ گھڑا گھڑے میں رہتا ہے یا کہ غیر گھڑے والے میں۔ پانچواں یہ کہ گلصٹ کا سمبندھ گھٹ والے میں ہے یا کہ غیر گھٹ والے میں۔ اس طرح کے سوالات کے سلسلہ میں ہاتھ تو کچھ آتا نہیں۔ گو مگو کا مضمون ہو جاتا ہے اور "انردچنی ینا" ثابت ہوتا ہے۔ اور خاموشی اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں بن پڑتا۔ گو رُوا ورشتیہ کے اُپدیش کا بھرا بھاو ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی کسی کو کیا کہے اور کیا نہ کہے۔ یہہ تم سمجھ لو کہ تعلیم کے سلسلہ کے جاری کرنے کی نیت سے تتوں کے جاننے والوں نے یہ بدبہہ کی بابت سنپُورن پنا (مکمل) اور سچدانند پنا کا اُصول موضوعہ فرض کر لیا ہے۔ اور اُسی کے آدھار پر یہ سب اُپدیش اور تعلیم چلتی ہے۔ بدبہہ میں وِکلپ کا ابھاو ہے۔ کیونکہ وکلپ سنکلپ من کا خاصہ ہے اور اُس میں وِکلپ کے بھی وکلپ کا ابھاو ہے

اور وہ ادھِشٹھان مانی کے پرے کی تسلیم کی گئی ہے۔ اور اس میں کلش کا بھی ابھاو ہے۔ کیونکہ یہ کلش بھی من اور بانی کے آشرے ہے۔ اس لئے جس طرح اُس برہمہ میں وِکلپ بیوہار نظر آتا ہے۔ ویسے ہی کلش کی بھی کلپنا کر لی گئی ہے۔ اور برہمہ کو اکھنڈ سچدانند مان لیا گیا ہے۔ اور وہ مہاواکیوں کا لکش ہوتا ہے۔ برہمہ وِدیا جو کچھ اس لکش کے بارے میں کہتے ہیں۔ وہ کلپنا ہی کر کے تو کہتے ہیں۔ اِس لئے یہ اعتراض اُٹھانا غلطی میں داخل ہے۔ تم کہتے ہو لکش سویکلپ ہے یا نِروکلپ ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ۔ سویکلپ اور نِروکلپ دونوں ہی کلپنا کی ہوئی باتیں ہیں کلپنا کرنا ماننے کو کہتے ہیں۔

تیرھواں پرچھید

شروَن، منن، ندھیاسن، سمادھی وغیرہ

۴۳۔ شروَن۔ منن۔ ندھیاسن۔ اِس لئے مہاواکیہ کا جو مقصد جیو اور برہمہ کی ایکتا ہے اُس کو شردھا کے ساتھ گُورو کی زبان سے سُنو۔ شروَن اور منن کرو۔ شروَن سُننے اور منن وچار نے کو کہتے ہیں اور وِچار کرکے دیکھو کہ جو باتیں گُورو کہتے ہیں وہ

یتھارتھ اور سچّی ہیں۔ اور جیو برہم دونوں ایک ہیں۔ جب تُم نہرو ن منن میں لگو گے۔ تو یہ شکوک اور شُبہات خود بخود دُور ہو جائیں گے۔ اور چِت کی وُرتی جب پرواہ آکار ہوگی تب اُس کو ندھیاسن کہتے ہیں۔ اور جب پُختہ یقین۔ پختہ تصور اور پختہ خیال کے ساتھ یہ ندھیاسن مضبُوط ہو جائے گا۔ تب سمادھی پراپت ہوگی اور ساکشاتکار ہو جائے گا۔

۴۴۔ **سمادھی و نِدھیاسن کا فرق**۔ نِدھیاس اور سمادھی میں فرق ہے۔ نِدھیاسن سنسکرت مادّہ ''نی'' (پہلے) اور دھے (دھیان) سے نکلا ہے۔ گہرے دھیان کا نام نِدھیاسن ہے۔ تصوّر البسا پختہ ہو جائے کہ اُس میں کسی طرح کی کمزوری نہ رہے۔ یہہ نِدھیاسن ہے۔ اس نِدھیاسن میں دُھیاتا۔ دھیان۔ دُھیے کی ترپٹی رہتی ہے۔ یعنی تینوں حالتیں دھیان کرنے والا۔ دھیان اور جس کا دھیان کیا جاتا ہے موجود رہتی ہیں۔ تِرپٹی نام ہے تثلیث کا۔ دھیان میں اِن کا رہنا ضروری ہے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ میں برہم کا دھیان کرتا ہوں' تو تُم سمجھ لو کہ ابھی تک اُس میں تثلیثی مدارج۔ دھیانی۔ برہم اور دھیان تینوں ہی ہیں۔ جب کامل ابھیاس ہو جائے گا اور یہ تینوں مِلکر ایک ہو رہیں گے۔ اور تثلیثی اِمتیاز کی حالت دُور ہو جائے گی۔ تو اُسی کا نام سمادھی ہے

اور سمادھی کی حالت میں کوئی شخص اتنا بھی تو نہیں کہہ سکتا کہ میں برہمہ ہوں اور نہ پھر وہاں تثلیث اور ترپٹی ہوگی۔ چت جب اپنے چنچل روپ کو چھوڑ کر برہمہ کا دھیان کرتا ہوا اپنے اندر چراغ کی لو کی طرح روشن ہو جائے تو اُسی کو گیانی سمادھی بتاتے ہیں

۴۵۔ سوال آپ کہتے ہو کہ سمادھی میں ترپٹی نہیں ہوتی کیونکہ سب ورتیوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ اور جب ورتیوں کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ تو پھر برہمہ کا ورتی بھی نہیں رہتی۔ پھر کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ سمادھی میں اکھنڈا کار (یعنی کبھی نہ ٹوٹنے والی) ورتی ہوگی۔ آپ ہی کی باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ورتی کسی نہ کسی قسم کی اُس حالت میں بنی ہی رہتی ہے۔

جواب۔ اکھنڈ کار ورتی تو سمادھی میں رہتی ہے۔ ورنہ سمادھی سے اُٹھ کر کیسے کوئی شخص اکھنڈ آنند کو یاد کرتا۔ اور اُس کا انبھو کیسے ہوتا! اس سے ثابت ہے کہ اکھنڈ کار ورتی تو رہتی ہے۔ ہاں ورتی کا ورتی بھاؤ نہیں رہتا۔ جیسے جل میں پڑا ہوا نمک گھل کر جل سے مل جاتا ہے۔ اور الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔ ویسے ہی ورتی بھی پربرہمہ میں ابھید ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے آنسو کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر زبان سے چکھنے پر اُس کے ذائقہ کا علم ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی اکھنڈ برہما کار ورتی اتھول

درشٹی سے پرتیت نہیں ہوتی۔ مگر سُوکشم درشٹی سے جانی جاتی ہے۔ سمادھی میں اکھنڈاکار ورتی کا رہنا مانا گیا ہے۔

۴۶۔ سوال۔ سمادھی میں جو اکھنڈاکار ورتی ہوتی ہے وہ سمادھی کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ یا سمادھی سے اُٹھنے پر بیداری کے وقت ہوتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ سمادھی کے وقت ہوتی ہے تو غیر ممکن ہے۔ کیونکہ اُس وقت کسی قسم کی ورتی اُٹھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور جو کہو وہ جاگرت میں پیدا ہوتی ہے تو وہ سمادھی میں نہیں رہتی۔ ورتی لمحہ لمحہ بدلتی اور ناش ہوتی رہتی ہے اس لئے دونوں باتیں غلط اور جھوٹی معلوم ہوتی ہیں۔

جواب سمادھی میں اکھنڈاکار ورتی رہتی ہے۔ اور وہ پیدا بھی سمادھی ہی کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور وہ اُس کے ابھیاس اور لگاتار محنت کا نتیجہ اور سنسکار ہے۔ جو سمادھی سے پہلے کئے گئے تھے۔ گیتا کے چھٹے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن جی اس سمادھی کا بیان ارجن کو سناتے ہیں۔ اِس لئے جگیاسو کو سمادھی کا ابھیاس کرنا چاہیئے۔

۴۷۔ سوال۔ سمادھی کا کیا پھل ہے؟ بغیر پھل اور نتیجہ کے جانے ہوئے کسی بات کا شوق نہیں ہوتا۔ پھل کے جان لینے سے میں بھی سمادھی کے واسطے محنت کروں گا۔

جواب۔ سمادھی کے دو پھل ہیں۔ ایک تو جنم جنمانتروں کے کئے ہوئے سنچت پاپ اور پنیہ کے کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اودّیا اور اودّیا کے کارن برہمہ کے ساکشاتکار کے سادھن سے مِٹ جاتے ہیں۔ اور انسان پھر نشکام ہو جاتا ہے اور وہ بڑھ جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے برہمہ گیانی اِس نِروکلپ سمادھی کو دھرم میگھ یعنی دھرم کا بادل کہتے ہیں۔ اور جیسے بادل ہزاروں دھار سے برستا ہے ویسے ہی اِس سمادھی والے سے برہمہ کے ساکشاتکار کا دھرم ہزاروں رُوپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ ایک لمحہ کی نِروکلپ سمادھی کئی اشو میدھ یگیہ کرنے سے بھی بڑھ کر ہے۔

چودھواں پرچھید

سمادھی کا پرم پریوجن

۴۸۔ پرتی بندھ کا ناش۔ نِروِکلپ سمادھی کے ابھیاس سے گیان کے پرتی بندھ (پردے) اہنکار اور ممتا (خودی) کے سنسکاروں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اہنکار کے مِٹ جانے سے

پُنیہ پاپ کے کرموں کا مجموعہ بھی خود بخود ناش ہو جاتا ہے۔ درخت کی جڑ کاٹ دو۔ اور درخت کے دُور ہوتے ہی اُس کا سایہ بھی غائب ہو جائے گا۔ اِسی طرح نِروِکلپ سمادھی میں اہنکار کے دُور ہو جانے سے اہنکار کے آدھار پر جو پنیہ پاپ کے سخت کرم ہوتے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ واسنا۔ اہنکار۔ ممتا۔ اور سکام پُنیہ پاپ کے کرم سب ہی جاتے رہتے ہیں۔ یہی پانچ باتیں برہم کے ساکشاتکار کی راہ میں روکاوٹیں (پرتی بندھ) ہیں۔

۴۹۔ مہاواکیہ کی غرض۔ برہم ابھید ہے۔ مگر پانچوں پرتی بندھ کی وجہ سے دبا رہتا ہے۔ اور جب سمادھی کرنے پر یہہ پرتی بندھ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تو مہاواکیہ کے سُنتے ہی اُس کا اپروکش گیان ہو جاتا ہے۔ اور جیو برہم کی ایکتا اس طرح پرتیت ہوتی ہے۔ جیسے ہاتھ میں لئے ہوئے آنولہ کی پھانکیں پھانکیں نظر آتی ہوئی تمام آنولہ کی صُورت یکبارگی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ یہہ سمادھی کا پھل ہے۔ اور اِس وجہ سے جگیاسو کے لئے سمادھی کے ابھیاس کی ضرورت ہے۔

۵۰۔ پروکش اور اپروکش گیان۔ پروکش اور اپروکش گیان کے پھل الگ الگ ہیں۔ پروکش ظاہری گیان کو اور اپروکش باطنی گیان کو بولتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا۔ کہ "برہم ہے"

اس طرح برہمہ کے ہونے کا یقین پروکش گیان ہے۔ مگر جب کسی وقت "تت توم اسی" یا "اہم برہمہ آسمی" وغیرہ مہا واکیہ سننے سے یہہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ ہم اور برہمہ ابھید ہیں۔ تب اسی گیان کو اپروکش کہتے ہیں۔

پروکش گیان سے بشرطیکہ وہ سچا ہو۔ آیندہ کے لئے پاپ نہیں ہوتے۔ اور زندگی پاک بن جاتی ہے۔ اخلاقی حالت درست ہو جاتی ہے۔ چت میں معصومیت آجاتی ہے۔ مگر یہ ابھی تک پورن گیان نہیں ہوا۔ پورن گیان اکھنڈ ورتی سمادھی والے جگیاسو کو گورو مکھ سے مہا واکیہ سُننے پر ہوتا ہے۔ تب برہمہ کے ساتھ جیو کا ابھید بھاو ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے۔ اور جیسے دوپہر کے سورج کی روشنی سے اندھکار جاتا رہتا ہے۔ ویسے ہی اگیان اور اودیا کا بھرم قطعی طور پر جاتا رہتاہے یہہ دو قسم کے پھل ہیں۔ جو وچار کرنے پر پروکش اور اپروکش گیان کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس وچار سے یہ جاننا چاہئے کہ میں پنچ کوش وغیرہ سے آزاد ہوں۔ یہ میرے ہی آشرے پر ہیں۔ میں ان کا آدھار ہوں۔ اور یہ رُوپ نہیں ہیں۔ اس پرتیک نتو وچار کو بار بار کرنا چاہئے۔

ختم ہوا پنچدشی کا پہلا پرکرن پرتیکشو وچار

نوٹ:- اس پرکرن میں ۶۵ شلوک ہیں جن کو ۵۰ پیراگرافوں اور چودہ پرچھیدوں میں تقسیم کرکے بیان کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مطلب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے اصل کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا گیا ہے

دوسرا پرکرن پنچ مہابھوت بویک

پہلا پرچھید

پنچ مہابھوتوں کا بیان

۱۔ تمہید۔ جگت کا کارن ایک ادوتیہ برہمہ ہے۔ مگر وہ من اور بانی کے پرے ہے۔ ان کی مدد سے اُس کا جاننا مشکل ہے۔ اس لئے برہمہ گیان حاصل کرنے کرانے کی غرض سے پنچ بھوتوں کے بویک کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو اُس برہمہ کے کارج ہیں۔ کارج پر غور کرنے سے کارن کا پتہ ملے گا۔

۲۔ بھوت اور اُن کے گن۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی جل۔ پرتھوی۔ یہ پانچ مہابھوت ہیں۔ اور شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ ان کے گن ہیں۔ یہ تمام پانچ بھوت ایک ایک تو اپنا خاص گن رکھتے ہیں۔ اور باقی گن جو اُن میں پرنیت ہوتے ہیں۔ وہ اور چاروں کے ہیں۔ ان کی صراحت

اِس طرح پہ ہے۔ آکاش سب سے پہلا بھُوت (عنصر) ہے۔
اس میں صرف ایک اپنا گُن شبد رہتا ہے۔ اور اُسی میں گونجتا رہتا
ہے۔ ہوا میں دو گُن ہیں۔ شبد اور سپرش۔ (چھُونا) شبد تو آکاش
کا گُن ہے۔ اور سپرش وایو کا اپنا خاص گُن ہے۔ اگنی میں تین
گُن ہیں۔ شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ ان میں سے شبد آکاش کا
اور سپرش وایو کا ہے۔ اور اگنی کا اپنا خاص گُن رُوپ ہے
جل میں چار گُن ہیں۔ شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ اور رس۔ ان میں سے
شبد آکاش کا سپرش وایو کا۔ اور رُوپ اگنی کا گُن ہے۔ جل
کا اپنا خاص رُوپ رس (ذائقہ) ہے۔ اسی طرح پرتھوی میں
پانچ گن ہیں۔ شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ ان میں
سے شبد آکاش کا سپرش وایو کا۔ رُوپ اگنی کا۔ رس جل کا ہے
اور پرتھوی کا اپنا خاص گُن گندھ ہے۔

۳۔ **گنوں کی صراحت**۔ شبد دُھنی۔ پرتی دُھنی
یعنی آواز اور صدائے بازگشت کی صورت کا ہے۔ سپرش چھونے
کو کہتے ہیں۔ یہ گرمی اور سردی کی شکل کا ہے۔ مگر فرق یہہ
ہے۔ کہ یہ گرمی اور سردی جل واگنی کی ملاوٹ سے ہے۔ وایو
کی نہیں ہے۔ وایو میں تو صرف سپرش ہی ہے۔ اور وایو میں سے
جو آواز "سی سی" نکلا کرتی ہے وہ آکاش کی ہے۔ رُوپ صورت

یا شکل کو کہتے ہیں یہہ اگنی سے مخصوص ہے۔ اور اس کا خاصہ گرمی ہے۔ اس سے جو "بھک بھک" آواز نکلتی ہے۔ وہ آکاش کے شبد کی ہے۔ اور سپرش وایو کا ہے۔ جل میں گرمی، سردی، شبد اور سپرش ہے۔ سردی تو اس کا۔ گرمی اگنی کا۔ اور شبد چلچل جو پانی سے برآمد ہوتا ہے آکاش کا۔ اور سپرش وایو کا خاصہ ہے۔ پرتھوی میں کڑکڑا شبد آکاش کا کٹھور پنا سپرش وایو کا۔ سیاہ سفید اور سرخ روپ اگنی کا۔ کھٹا میٹھا رس جل کا۔ اور درگندھ سوگندھ اس کا اپنا گُن ہے۔

دوسرا پرچھید

اِندریاں اور اُن کے بھوگ

۴۔ پانچ گیان اندریاں۔ جیسے گُن ہیں یا بھوگ ہیں ویسے ہی اُن کے گرہن کرنے کی خاص خاص اِندریاں بھی ہیں۔ کان اندری آکاش سے پیدا ہوتی اور آکاش کے گُن شبد کو گرہن کرتی ہے۔ اور شبد کے گرہن کرنے ہی سے اسکی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ یہہ شبد چاہے باہر ہو خواہ اندر ہو۔ کان

ہی سے سنا جاتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ شبد باہر ہی ہیں انتر میں بھی شبد ہیں جن کو ابھیاس کرنے والے یوگی اپنے اندر سنتے ہیں۔ اور اُن کو اناہت شبد مانتے ہیں۔ اور تو چا (چرم اندری) سپرش کو گرہن کرتی ہے۔ وہ اس شریر میں ہر جگہ ویاپک ہے۔ اندر بھی اور باہر بھی۔ باہر تو سپرش ہوتا ہی رہتا ہے۔ انتر میں ٹھنڈا پانی پیتے وقت کبھی چھاتی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ تب اُس کا گیان ہو جاتا ہے۔ یہ اندری پرتیکش نہیں ہے۔ سردی گرمی۔ اور سختی نرمی وغیرہ کی شکل میں اِس کا قیاس کیا جاتا ہے۔ آگ سے آنکھ اِندری پیدا ہوتی ہے۔ جو روپ کو گرہن کرتی ہے۔ اور زیادہ تر تو باہر صرف کبھی کبھی انتر میں پلکوں کے بھینچ لینے سے اندھکار یا پرکاش کے رُوپ کا گیان حاصل کرتی ہے۔ یہہ بھی پرتیکش نہیں ہے۔ رُوپ کے دوارا اس کا اُنومان کیا جاتا ہے۔ جل سے جبھیا اندری پیدا ہوتی ہے۔ جو رس یعنی لذّت و ذایقہ کو گرہن کرتی ہے۔ باہر کے ذایقہ کا علم تو اس کو ہوتا ہی ہے۔ کبھی کبھی ڈکار لینے کے وقت اِس کو انتر کے رس کا سواد بھی ملتا ہے۔ یہہ بھی پرتیکش نہیں ہے۔ صِرف ذایقہ کے گیان حاصل کرنے کے ذریعہ اس کا انومان ہوتا ہے۔ اور پرتھوی سے گھران اِندریہ پیدا ہوتی ہے۔ جو ناک کے آگے کی طرف کے حصّہ میں رہتی ہے۔ یہہ گندھ

کو گرہن کرتی ہے۔ یہہ بھی پرتیکش نہیں ہے۔ صرف گندھ کرنے کے سبب سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ اس ریتی سے پانچ گیان اندریوں سے پنچ بھوت کے پانچ گن۔ شبد سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ جانے جاتے ہیں۔

۵۔ پانچ کرم اندریاں۔ پنچ بھوتوں کا علم صرف گیان اندریوں کے لیے ہی جدا جدا نہیں ہیں۔ بلکہ کرم اندریوں کے لئے بھی اُن کی یہی حیثیت ہے۔ بانی (نطق) ہاتھ پاؤں۔ لنگ۔ گدا۔ یہ پانچ کرم اندریاں ہیں یہہ بھی پرتیکش نہیں۔ صرف انومان سے ان کا علم ہوتا ہے۔ ہاں ان کے کام بے شک پرتیکش نظر آتے ہیں۔ بانی سے شبد بولا جاتا ہے۔ ہاتھ سے کچھ لیا اور دیا جاتا ہے پاؤں سے چلا جاتا ہے۔ لنگ سے سنزی کا سکھ بھوگا جاتا ہے۔ اور گدا سے مل کا تیاگ کیا جاتا ہے۔ یہہ ان پانچ اندریوں کے پرتیکش کام ہیں۔ جس قدر جگ کا بیوہار ہے۔ خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو انھیں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ اس فہرست میں دھرم کرم وغیرہ سب طرح کے کام شامل ہیں۔ اور انھیں کاموں سے کھیتی باڑی بنج بیوہار۔ جنگ و جدل۔ سنان دھیان ہوم یگیہ سب ہوکر ان کی ہستی کو پرتیکش کرتے رہتے ہیں۔ یہہ پانچوں کرم اندریاں منہ وغیرہ۔ استھانوں میں رہتی ہیں۔

نوٹ :۔ باہری جو عضو تم دیکھتے ہو۔ وہ اِن کے رہنے کے استھان ہیں۔ اِندریوں کا اصلی رُوپ اِن کے اندر رہتا ہے۔

۶۔ **من اندری**۔ اور من جو انتہ کرن یعنی بالکُل اندرونی اِندری کہلاتا ہے۔ اِن سب کا حرکت دینے والا ہے۔ اور یہہ ہردے استھان میں رہتا ہے۔ یہہ اندرونی اِندری ہے۔ اور باقی دس بیرونی اِندریاں ہیں اِس کے بغیر گیان اور کرم اِندریاں سب بیکام ہوتی ہیں۔ من نہ ہوتا تو کسی سے کُچھ بھی نہیں بن سکتا۔

۷۔ **من کی خصوصیّت**۔ گیان اِندریوں میں بُرے بھلے کی تمیز نہیں ہے۔ آنکھ صِرف دیکھتی۔ ناک صرف سُونگھتی۔ اور زبان صِرف ذائقہ لیتی ہے۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ یہ کام تو اِن سے انجام پاتے ہیں۔ مگر اُن میں اس قدر جاننے کی طاقت نہیں ہے۔ کہ یہہ رُوپ بڑا ہے یا بھلا۔ یہ شبد اچھا ہے یا کیسا وغیرہ وغیرہ اِسی طرح اِس تمیز کا تعلق آتما سے بھی نہیں ہے۔ آتما تو صرف اِندریوں کے گُنّ کا پرکاش کرتا ہے۔ بُرے بھلے کی تمیز صرف من کے تابع ہے۔ اور یہ من ترِ گناتمک یعنی ستّ۔ رَج۔ تم کے طلوعی کی وجہ سے مختلف قسم کی حالتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

۸۔ **من کی خصوصیت کی تشریح اور اہنکار**۔ جب من میں ستوگُن پرگٹ ہوتا ہے۔ تب ویراگ۔ چھما۔ اُدارتا۔ مِتری

دَیا۔ گمبھیرتا۔ ایشو ربھجن وغیرہ اوصاف آتے ہیں۔ اور جب اُس میں رجوگن کا خاصہ بڑھ جاتا ہے۔ تو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ تین دنبھ۔ اَبھِلاشا وغیرہ دوش پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور جب تموگن کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب آلسیہ۔ بھرم۔ سُستی۔ نیند وغیرہ کا غلبہ ہوتا ہے۔ ستوگن سے پُنیہ۔ رجوگن سے پاپ۔ اور تموگن سے موڑھتا آتی ہے جو نہ پاپ ہے نہ پُنیہ ہے۔ ہاں زندگی بے شک نشپھل برباد جاتی ہے۔ ستریہ من۔ گیان اندریوں کا ابھمان کرنے والا اہنکار ہے۔ اور اسی کو کرتا کہتے ہیں۔ کرتا نام ہے کرنے والے کا۔

۹۔ پنچ بھوتوں کا پسارا۔ جگت کا یہ کارج جو پرتیت ہوتا ہے وہ آکاش وغیرہ پنچ بھوتوں ہی کا ہے۔ بغیر ان کے کچھ نہیں ہوتا۔ جو چیز پانچ بھوتوں والی پرتیت ہوتی ہے وہ پرتھوی ہے۔ جس میں چار گن ہیں وہ جل ہے۔ جس میں تین ہیں وہ اگنی ہے اور جس میں دو گن ہیں وہ وایو ہے۔ اور ایک گن والا آکاش ہے۔ الغرض جو کچھ جگت میں نظر آتا ہے وہ انھیں پانچ بھوتوں کا پسارا ہے اور جو نظر نہیں آتے مثلاً آنکھ وغیرہ وہ ستوگن سے بھوتوں کا کارج سمجھے گئے جاتے ہیں۔ جو جس چیز کو گرہن کرے وہ اُسی سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً آنکھ رُوپ کو گرہن کرتی ہے یہہ رُوپ کا گن اگنی میں ہے۔ اس لئے آنکھ اندری بھی اگنی

سے بنی ہوئی ہے۔ اور اُسی کا کارج ہے وعلیٰ ہذالقیاس۔ اسی ٹیکتی سے شبد کا گرہن کرنے والا شبد گُن رکھنے والے آکاش سے بنا ہوا آکاش کا کارج ہے وعلیٰ ہذالقیاس۔ اسی یُکتی سے من جو پانچ بھوتوں اور پانچ بھوتوں سے بنی ہوئی چیزوں کو گرہن کرتا ہے پانچ بھوتوں ہی سے بنا ہوا۔ اُنھیں کا کارج ہے۔ جو ایک بھوت سے بنا ہوا ہے وہ ایک ہی بھوت کو گرہن کرسکتا ہے۔ جیسے آنکھ سوا رُوپ دیکھنے اور جِبھیا سوا رس لینے کے دوسرا کام نہیں کرسکتی۔ مگر من پانچوں کو بھوگتا ہے۔ اور اُن کے بھوگوں کو گرہن کرتا ہے۔ اس لئے وہ اِن پانچوں ہی سے بنا ہوا جانا جاتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ۔ جو اندریوں اور من سے بھوگا اور گرہن کیا جاتا ہے وہ سب کا سب پانچ بھوتوں کا پسارا ہے

تیسرا پرچھید

سجاتی۔ وِجاتی۔ سوگت بھید

۱۰۔ برہمہ بھید سے رہت ہے۔ اس جگت سے پہلے ست رُوپ برہمہ ہی تھا۔ جو سجاتی (ہمجنس) وِجاتی (غیر

جنسی) اور سوگت (اعضاء) بھید سے رہت ہے ۔ اور نام رُوپ پیدا ہونے کے پہلے تھا۔

۱۱۔ سوال ۔ سجاتی ۔ وِجاتی ۔ اور سوگت بھید کیا ہیں۔ اور وہ برہمہ میں کیسے نہیں ہیں؟

جواب ۔ سجاتی ہمجنیت کی تمیز کا نام ہے ۔ مثلاً ایک قسم کے تمام درخت آپس میں سجاتی ہیں ۔ جو ایک جاتی کے ہوں وہ سجاتی کہلاتے ہیں ۔ اور اِسی طرح جن میں ہمجنیت ہم قومیت ۔ ہمرنگی وغیرہ اوصاف کی یکسانیت ہو وہ سب سجاتی ہیں ۔ وِجاتی غیر جنیت کی تمیز ہے ۔ جیسے درخت اور پتھر دو مختلف جاتی یا قسم کی چیزیں ہیں ۔ پتھروں کی تمام قسمیں آپس میں سجاتی اور درخت وغیرہ کے مقابلہ میں وِجاتی (یعنی غیر قسم ۔ غیر قوم اور غیر جنس والے) ہیں سوگت بھید اعضاء حصے ۔ اور بھاگ کا نام ہے جیسے درخت میں تنہ ۔ شاخ ۔ پھل پھول پتے وغیرہ ہیں آدمی میں ہاتھ ۔ پاؤں ۔ سر ۔ دھڑ ۔ انگلی یہ سب اُس کے عضو ہیں ۔ اور سنسار کی سب چیزیں حصوں والی ہوں ۔ سب گھٹ سجاتی ۔ اور گھٹ پٹ کے بھید سے وِجاتی ہیں ۔ اور یہ سب اونچے نیچے اور درمیانی حیثیت رکھنے کی وجہ سے سوگت بھید والے ہی ہیں ۔ برہمہ میں یہ بھید اِس وجہ سے نہیں ہیں ۔ کہ نہ

اُس کی ابتداء ہے نہ انتہا ہے۔ وہ ساکار یعنی علامت والا بھی نہیں ہے۔ اور محیط کُل ہے۔ اُس کے سواء اور کچھ نہیں ہے۔ اِس لئے اُس میں سجاتی وجاتی اور سوگت بھید نہیں ہیں۔

۱۲۔ سوال۔ ست برہم کے رُوپ اور نام تو بھید ہیں اس لئے وہ سوگت بھید والا ہو گیا۔

جواب۔ نام رُوپ تو برہم کے آدھار پر پرگٹ ہوتے ہیں اُتپتی سے پہلے یہہ کہاں تھے! جب اُتپتی ہوئی تب ہی نام رُوپ پرگٹ ہوا۔ پس نام اور رُوپ کو برہم کا انگ اور عضو بتانا غلطی ہے۔

۱۳۔ سوال۔ اگر سوگت بھید برہم میں نہیں ہے۔ تو نہ ہو۔ مگر سجاتی بھید تو ہوگا۔

جواب۔ جب ایک طرح کی دو چیزیں ہوں۔ تو اُن کو سجاتی کہا جاتا ہے۔ اور سجاتی چیزیں دو تین چار پانچ اور بے شمار ہوتی ہیں۔ برہم تو ایک ہے اُس جیسا دوسرا کون ہے۔ اِس لئے اُس میں سجاتی بھید کہاں سے آیا؟

۱۴۔ سوال۔ آپ برہم کو ستچدانند (ست۔ چت۔ آنند) کہتے ہو پس برہم میں ستا۔ چت پنا اور آنند پنا تو ثابت ہوا۔ ست پنا کی مختلف صورتیں ہیں گھٹ کی ستا پٹ کی ستا وغیرہ وغیرہ

چِت گیان کو کہتے ہیں۔ گیان کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ جیسے گھٹ کا گیان اور پٹ کا گیان وغیرہ اسی طرح آنند کی بھی قِسمیں ہیں مثلاً پھول سونگھنے کا آنند۔ کپڑا پہننے کا آنند وغیرہ وغیرہ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ سَتا چیتنتا۔ اور آنند کا بھید تو موجود ہے۔ اور جب برہم میں یہ بھید ہیں تو سجاتی بھید تو ضرور ثابت ہوتا ہے۔

۱۵۔ سوال سچدانند ایک ہے۔ اُس میں بھید نہیں ہے یہ جو نام رُوپ کا بھید تم کو پرتیت ہو رہا ہے یہ صِرف اُپادھی کی وجہ سے ہے۔ اگر اپادھی نہ ہو تو یہ بھید کبھی نہ پرتیت ہو۔ وچار میں پہلے اُپادھی کہاں پیدا ہوئی تھی یہہ تو بعد کو نام رُوپ کے شکل میں خیالی طور پر آئی۔ آکاش تو جیسا ہے ویسا ہی ہے۔ گھٹ مٹھ سے اس کا نقصان کیا ہوتا ہے۔ گھٹ کا آکاش۔ مٹھ کا آکاش منگھ منڈل کا آکاش۔ کہنے کے لئے بھِنّ بھِنّ ہیں۔ مگر یہ صرف کہنے ہی کے لئے ہیں۔ اصل میں تو آکاش محیط کل ہی ہے۔ اِسی طرح ست تو ایک ہی ہے۔ اُس میں بھید کیا! آنند ایک ہے صِرف نام رُوپ کی اُپادھی سے تم آنند کی قسمیں قائم کرتے ہو۔ اِسی طرح چیتن ایک ہی ہے۔ نام رُوپ کے سلسلہ میں برہم۔ ایشور۔ اور جیو کے بھید چیتن خیالی طور پر تم بتایا کرتے ہو۔

گھٹ کی ستّا اور پٹ کی ستّا ابھید ہے۔ اُپادھی کو تیاگ دو۔ پھر ستّا کے سوا کیا رہ جاتا ہے بھُول کا آنند ابھید ہے آنند تو آنند ہے۔ تم نے بھُول اور بستر کی اُپادھیوں کو دل دیا۔ دل کے دینے سے آنند مختلف صورت میں بھاسنے لگا۔ اس لئے یہ سچّدانند ابھید ہی ہے۔

اسی طرح برہم میں سجاتی اور وجاتی بھید کہاں؟ جب برہم ایک ہے۔ تو دوسرا یا غیر جنس اُس کا کیسے ہوگا! اگر کہو کے رت کے ساتھ است ہے تو اس است کی تو ہستی ہی نہیں ہے۔ وہ اُس کا ہمجنس اور غیر جنس کیسے مانا جا سکتا ہے۔ اگیانی اپنے چنچل من سے وچار کرتا ہے کہ برہم سے است پیدا ہوا اور است تینوں کال میں نہیں ہے است کا نام ہی نفی ہے پس برہم سے اُس کی نسبت کیا ہے!

۱۶۔ سوال۔ وگیانی میں چنچلتا کے کارن است کی بھاونا کیسے آئی؟

جواب۔ جیسے کوئی شخص سمندر میں غوطہ لگا کر گھبرا جائے ویسے ہی سمادھی میں جا کر اگیانی یوگی کو گھبراہٹ ہو گئی۔ اور اس نے اُس سے اُٹھ کر است کے بھاو کو ناحق مان لیا۔ اُسکو نروکلپ سمادھی کی پراپتی نہیں ہوئی۔ سویکلپ کے وکلپ

سے ایسا ہی کہہ اُٹھا۔ لڑکوں کو سُون سان جگہ میں خوف ہوتا ہی ہے۔ مگر یہ غلطی اور بھرم ہے۔ سُون جگہ میں تو خوف کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ وہاں جب دوسرا ہو تب کسی کا ڈر کیا جائے۔ وہاں نہ چور ہے نہ شیر چیتے ہیں پس اس فرضی ڈر کو نادانی مانو گے کہ نہیں؟ نِروکلپ سمادھی میں نظر ناظر منظور تینوں ہی کی معدومیت رہتی ہے وہاں تو اہنکار تک نہیں ہوتا۔ مگر اگیانی یوگی کو چونکہ اُس حالت کا ساکشاتکار نہیں ہوا۔

اِس وجہ سے است پد قائم کرکے اُسی کی کلپنا میں لگ گیا۔ اور دھوکا کھا گیا۔ بھگوان سوامی شنکراچاریہ کا یہی مت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بودھوں نے شرتی کا سہارا نہیں لیا۔ سُن پد میں جاکر اپنے ڈھکے ہوئے اگیان کے بس میں آکر شُونیہ شُونیہ چلّا اُٹھے حالانکہ شُونیہ است اور ابھاو کو کہتے ہیں۔

اور یہ ابھاو تینوں کال میں نہیں ہے۔ اُنھوں نے نہ ست کا ساکشاتکار کیا اور نہ شرتی کے سار کو سمجھا۔ شرتی انجن ہے چونکہ یہ آنکھوں میں نہیں لگایا گیا۔ موتیا بند کے مریض کی طرح اُن کو یتھارتھ وستو نظر نہ آسکی۔ اور جگت کے ست کارن کا بھید نہیں مِلا۔ اور اگر ایسا کہا جائے کہ جگت اُتپتی سے پہلے

است روپ تھا تو ہم یہ سوال کریں گے۔ کہ است کو ستا سے سمبندھ ہے یا یہہ است خود ست رُوپ ہے۔ یہہ دونوں سوال نظر انداز کئے جانے کے قابل ہیں۔ سُورج میں اندھیرا اور اُجالا دونوں نہیں رہ سکتے۔ اندھیرا اور اُجالا دونوں باہم دیگر مخالف ہیں۔ اِس لئے نہ ست است ہوسکتا ہے۔ اور نہ است ست ہوسکتا ہے۔ ست ہی سے ست کی اُتپتی ہوتی ہے

۱۷۔ سوال۔ جیسے است کا ستّا سمبندھ نہیں ہوتا ویسے ہی نِروِکلپ برہمہ میں بھی آکاش وغیرہ پرپنچ کا سمبندھ نہیں ہے۔

جواب یہ سچ ہے۔ یہہ پرپنچ مایا کی کلپنا سے برہمہ میں پرتیت ہوئے ہیں ادھشٹان یا آدھار سے کلپنا کی ہوئی شئے کا سمبندھ نہیں ہے۔ یہہ است رُوپ آکاش وغیرہ اس ست برہمہ کے آدھار پر ست رُوپ ہوکر بھاستے ہیں۔ اِس طرح سمجھو کہ ست روپ میں است رُوپ کے رُوپ نام کلپت ہیں۔ ست ہی جگت کا آدھار ہے۔

چوتھا پرچھید

ست است کا نِرنئے

۱۸۔ سوال۔ جیسے ست کا ستّا سمبندھ نہیں بنتا ویسے

ہی نرو کلپ برہم میں پرپنچ کا سمبندھ نہیں بنتا۔

جواب۔ مایا نے ست رُوپ برہم میں آکاش وغیرہ کے نام رُوپ پرپنچ کی صرف کلپنا کر رکھی ہے۔ اصل میں تو ست رُوپ برہم میں اور اُن میں سمبندھ نہیں ہے۔ کلپت پدارتھوں کا ادھشٹان اور آدھار میں سمبندھ نہیں ہوتا۔ سیپی میں چاندی کے رُوپ کی صرف کلپنا ہی ہے۔ اصل میں تو سیپ اور چاندی میں سمبندھ نہیں ہے۔ سیپ یہاں ادھشٹان ہے۔ اور چاندی کلپنا ہے۔ ایسے ہی برہم ادھشٹان ہے اور پرپنچ کلپنا ہے۔

۱۹۔ **سوال**۔ جس طرح آکاش وغیرہ کا نام رُوپ پرپنچ برہم میں کلپت ہیں۔ اور برہم ادھشٹان کی ستّا کے سہارے ست پرتیت ہوتے ہیں ویسے ہی ست رُوپ برہم میں است کے نام روپ بھی کلپت ہیں۔ اس لئے ادھشٹان رُوپ برہم کی ستا کے سہارے کلپت است بھی ست رُوپ ہو کر پرتیت ہو رہا ہے

جواب۔ است کو ستتا روپ ادھشٹان میں ہی کلپت مان لینے سے ہمارا سدھانت سدھ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کلپت است جگت کا کارن نہیں بنتا۔ جس ست میں است کے نام رُوپ کلپت ہیں وہ ست ہی ہے۔ اور وہی جگت کا کارن ہے۔

۲۰۔ **سوال**۔ جیسے است کے نام رُوپ کلپت ہیں۔ ویسے ہی ست کے بھی نام رُوپ کلپت ہیں۔ کیونکہ تم نام رُوپ کو کلپنا ہی مان رہے ہو

جواب۔ ست کے نام رُوپ کلپت ہیں۔ ایسا کہنا نہیں بنتا۔ اگر ایسا کہتے ہو۔ تو پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ ست کے نام رُوپ ست میں کلپت ہیں یا اپنے میں کلپت ہیں یا پہلے ہی جو کہو کہ ست کے نام رُوپ ست میں کلپت ہیں تو یہ کہنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اپنے نام رُوپ اپنے میں کلپت نہیں ہوتے۔ اور نام رُوپ کی اَوروں ہی میں کلپنا کی جاتی ہے۔ جیسے چاندی کے نام رُوپ سیپی میں کلپت کئے جاتے ہیں۔ اور چاندی کے نام رُوپ چاندی میں کلپت نہیں ہوتے۔ اسی طرح ست کے نام رُوپ ست میں کلپت نہیں ہوتے۔ اور ست کے نام رُوپ کو است میں کلپت ماننا بھی نہیں بنتا۔ کیونکہ است آپ ہی اپنی کوئی ہستی اور حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا اِدھشٹان است کیسے ہوگا۔ بانجھ کا لڑکا کسی کی کلپنا کا اِدھشٹان نہیں بنتا۔ جس کی اصلیت ہی کچھ نہیں ہے۔ وہ کسی کا اِدھشٹان کیسے بنے گا۔ اور جگت بھی ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا اِدھشٹان نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جگت ست سے پیدا ہوا اور یہ جگت ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا اِدھشٹان نہیں ہے

کیونکہ یہ جگت ست سے پیدا ہوا ہے اور یہ جگت ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹان نہیں ہے پھر ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹان نہیں مانا جا سکتا ہے۔

۲۱۔ سوال۔ ست کے نام رُوپ کی کلپنا کا ادھشٹان کوئی بھی نہ سہی۔ مگر ست نام رُوپ کو کلپت کیوں نہ مانا جائے۔

جواب۔ ادھشٹان کے بغیر کسی کی کلپنا نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے ست نام رُوپ کلپت نہیں ہیں۔

۲۲۔ سوال۔ است اس جگت کی پیدائش سے پہلے تھا۔ ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح ایسا کہنا بھی کہ جگت کی پیدائش سے پہلے تھا۔ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ست اور ہے۔ تو آپ کی باتوں میں اجتماع ضدین کا نقص ہوگا۔ اور دو طرح کی ستائیں ماننی پڑیں گی۔

جواب۔ ست اور ہے۔ ایسا کہنے سے اجتماع ضدین کا نقص نہیں ہوتا۔ اور نہ لامنقطع سلسلہ کے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ لوگ عام طور پر کہتے ہیں "ہم کرم کرتے ہیں"۔ ایسا کہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ جو کرم ہے وہی کرتا ہے۔ ان دونوں میں بھید نہیں ہے۔ جو جس شئے کو دھارن کر سکتا ہے۔ وہ اُس کو دھارن کرتا ہے۔ اس میں نہ کوئی اجتماع ضدین ہے اور نہ سُہز یگتی کا بھید ہے۔ اسی طرح جگت سے پہلے ست ہی تھا۔ اس کے سوا اور کیا تھا۔

۲۳۔ سوال۔ پُورب کال یعنی پہلے ادوتیہ برہمہ کا ابھاؤ تھا اس لئے ایسا کہنا کہ جگت سے پہلے ست تھا غیر موزوں اور خلاف واقعہ معلوم ہوتا ہے۔

جواب۔ ست رُوپ برہمہ کے لئے پہلے اور پیچھے کا لفظ استعمال ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جس شیشیہ کے خیال میں کال (وقت) کی وہمی باسنا بھری ہوئی ہے۔ وہی اس طرح کے سوال کرتا ہے۔ کہ جگت کی پیدائش سے پہلے کیا تھا! اُسی کو یہہ جواب دیا جاتا ہے کہ جگت سے پہلے ست تھا۔ حالانکہ اس میں اور اُس میں کوئی بھید نہیں ہے۔

۲۴۔ سوال۔ جگت کی پیدائش سے پہلے ست ہُوا کرے۔ مگر اُس ست کا ادوتیہ پنا نہیں بنتا۔ کیونکہ جگت کی پیدائش سے جگت کا اعتبا مختلف ہے۔ یہاں صاف دو باتیں ہیں۔

جواب۔ ویدوں کی باتیں سُننے والے کے سمجھانے ہی کے لئے کہی جاتی ہے۔ اور جگیاسُو کو خواہ مخواہ دویت باسنا کے بھاؤ کو در ڑھ نہیں کرنا چاہئے۔ جب گفتگو ہوگی تب تو عمداً مصلحتاً اور ضرورتاً دویت ہی میں ہوگی۔ اصل میں دویت یعنی دو پنا نہیں ہے۔ وسشٹ جی نے شری رامچندر کو یوگ وسشٹ میں ایسا ہی سمجھایا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔" اے رام! جگت کی اُتپتی سے پہلے ست رُوپ برہمہ ہی تھا۔ اور وہ برہمہ من اور باقی کے آشرے نہیں ہے کیونکہ اُس کا نام ہے نہ رُوپ ہے۔ جو کانوں سے سُنا جائے وہ نام ہے۔ جو آنکھوں سے دیکھا جائے وہ رُوپ ہے مگر برہمہ نرا کار ہے۔ آنکھ کان کو اس کا گیان نہیں ہوتا۔ اور نہ من ہی اُس کو منن کرکے جان سکتا ہے۔ کیونکہ وہ

من کے پرے ہے۔ نہ وہ تم ہے نہ تیج ہے نہ شونیہ ہے۔ وہ نشچل اور ویاپک ہے۔ اور اسی کو ذہن نشین کر کے اس میں اَوم پنا یعنی یہ پنے کا اشارہ سمجھا جاتا ہے۔

۲۵۔ سوال۔ آپ کہتے ہیں کہ جگت کی پیدائش سے پہلے ست تھا۔ ست کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس جگت کی پیدائش سے پہلے آکاش ہی تھا۔ آکاش کو است کیسے کہتے ہو۔ جو پیدا ہو کر مرے وہ است ہے۔ یہہ پرتھوی بے شک اُتپتی اور ناش والی ہے۔ جس میں اجزاء اعضا اور حرکت ہوتی ہے وہ سب ناش والے ہوتے ہیں۔ مگر آکاش نراکا ہے۔ اور اس میں کریا (فعل اور حرکت) نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کو اُتپتی اور ناش والا نہیں کہہ سکتے۔

جواب۔ جب تمہاری بدھی آکاش کو جگت سے علیحدہ سمجھ رہی ہے تو اسی طرح آکاش سے علیحدہ جو ست پدارتھ ہے۔ اس کو تمہاری عقل کیوں نہیں قبول کرتی۔!

جواب الجواب۔ آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے میری بدھی کو اس کا یقین آتا ہے۔ آکاش سے الگ کوئی اور چیز ست نظر نہیں آتی۔ اس وجہ سے اس کا نشچے بھی نہیں آتا۔

جواب الجواب کا جواب۔ آکاش جگت سے الگ دیکھا
جاتا ہے۔ یہ بالکل جھوٹا خیال ہے۔ کیونکہ جہاں جہاں اور جب
جب آکاش دیکھا جاتا ہے تہاں تہاں اور تب تب وہ
پرکاش خواہ اندھکار کے ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔ بغیر
پرکاش یا اندھکار کے آکاش ہوتا ہی نہیں۔ اسی طرح تمہارا
یہ کہنا بھی کہ آکاش نراکار ہے غلط ہے۔ جس کو تم ابھی دیکھا
ہوا پرتیت کر رہے ہو وہ نراکار کیسے ہو سکتا ہے۔

۲۶۔ سوال۔ جیسے آکاش جگت سے الگ پرتیت ہوتا
ہے۔ ویسا ست اس جگت سے جدا نہیں نظر آتا۔

جواب نروکلپ سمادھی صرف شدھ ست ہی کا بھان
جوگیوں کو ہوا کرتا ہے۔

۲۷۔ سوال۔ نروکلپ سمادھی میں تو صرف شونیہ کا بھان
ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کسی کا انبھو نہیں ہوتا۔

جواب۔ یہ تم نے کیسے جانا کہ نروکلپ سمادھی میں
شونیہ کا بھان ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں شونیہ کا انبھو ہوگا۔
وہاں نروکلپ سمادھی نہیں ہوگی۔ کیونکہ نروکلپ سمادھی
میں تمام ورتیوں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ شونیہ کا انبھو تو
شونیا کار ورتی ہی سے ہوگا۔ اور جب شونیا کار ورتی رہ گئی

تو پھر وہ نِروِکلپ سمادھی کیسے ہوئی!

۲۸۔ **سوال**۔ آپ کا یہ کہنا بھی کہ سمادھی میں ست کا انبھو ہوگا غلط ہوگا کیونکہ سمادھی میں ستیا کا روتی بھی نہیں رہتی۔ ابھی آپ سمادھی کی نسبت کہہ چکے ہیں کہ اِس میں کوئی بھی ورتی نہیں رہتی۔

جواب۔ سمادھی میں ست خود بھاستا ہے۔ سیتیا اکار ورتی نہیں رہتی۔ وِرتی کے بغیر ہی وہ بھاستا ہے۔ کیونکہ وہ سوبھاو ہی سے سُوپرکاش ہے۔ جو چیز دوسرے سے پرکاش کئے جانے کی محتاج ہے۔ اُس کو بھاسنے کے لئے ورتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر سمادھی میں آتما نہ پرکاشے تو پھر یہ کیسے معلوم ہوگا۔ کہ یہاں من کا ابھاؤ ہے۔ سمادھی میں من کے ابھاو کا گیان بغیر ست رُوپ آتما کے بھاس کے کیسے معلوم ہوگا! جیسے سمادھی میں من اور من کی وِرتیوں کے ابھاؤ ہونے پر بھی آتما پرکاشتا ہے ویسے ہی اُتپتی سے پہلے آتما ست رُوپ تھا اور مایا کے پرپنچ کے دور ہو جانے پر بھی رہے گا۔

پانچواں پرچھید

مایا نہ ست ہے نہ است ہے

۲۹ ملیا مایا کیا ہے ؟ پرماتما سے مُختلف تتا کے بغیر رہتی ہوئی مایا ہے۔ اور آکاش وغیرہ کے کارج کے ذریعہ اُس کا علم ہوتا ہے۔ جسم میں چھالا (= آبلہ) پڑگیا۔ اُس سے آگ سے جلنے کا انومان ہوا۔ پہلے انومان نہیں تھا۔ بالکل اسی طرح آکاش وغیرہ کے اُتپتی کے پہلے کسی کو بھی اِس مایا کا علم نہیں تھا۔ یہ مایا پرماتما کی شکتی ہے۔ اور یہ ست رُوپ نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی است رُوپ بھی نہیں کہی جاسکتی۔ کیونکہ اگر یہ ست ہو تو پھر ست کی شکتی نہ ٹھہرے گی۔ جیسے آگ آگ کی شکتی نہیں ہوتی۔ اور اگر اِس کو است کہا جائے۔ تو پھر یہ گدھے یا خرگوش کے سینگ کی طرح ہوگی۔ اور آکاش وغیرہ کا کارن نہ بنے گی۔ اور اگر اِس کو شونیہ مانا جائے تو غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ شونیتا خود مایا کا کارج ہے۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے مایا کو انروچنی (ناقابلِ بیان) اور ست

است سے وِلکش ماننا پڑتا ہے۔ اور اس مایا کے متعلق ویدوں کا بچن ہے کہ جیسے گھٹ وغیرہ پدارتھ وغیرہ پردوں کی وجہ سے ڈھک جاتے ہیں نظر نہیں آتے اِسی طرح اِس مایا شکتی نے پرماتما کو ڈھک رکھا ہے۔

۳۰۔ سوال۔ اگر مایا ست نہیں ہے۔ تو آکاش وغیرہ پرپنچ کا کارن کیسے ہے؟

جواب۔ مایا خود اپنی ستّا (ہستی) نہیں رکھتی۔ ست روپ پرماتما کی ستّا کو پاکر وہ آکاش وغیرہ پرپنچ کو پیدا کرتی ہے

۳۱۔ سوال۔ ادوتیہ پرماتما کا جگت کی اُتپتّی سے پہلے ہوتا اور پھر ساتھ ہی مایا شکتی کو ماننا دو باتیں ہوتی ہیں۔ یہ دویت ہے۔

جواب۔ شکتی کی وجہ سے دویت پنا نہیں آتی جیسے شوُنیہ کی وجہ سے دویت پنا نہیں ہوتی۔ تم اِس لوک میں دیکھتے ہو۔ پُرش اپنی شکتی کے ساتھ دو نہیں کہلاتا۔ پُرش اور پُرش کی ہستی دو تو نہیں ہیں۔

۳۲۔ سوال۔ شکتی کے سبب سے پُرش زیادہ دِنوں تک جی سکتا ہے۔ اِس لیے پُرش سے پُرش کی شکتی مختلف ہے۔

جواب۔ شکتی نام ہے طاقت کا۔ یہ طاقت زیادہ دِنوں تک جینے کا باعث نہیں ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جس میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ وہ کھیتی باڑی۔ کام کاج۔ لڑائی کشتی زیادہ کر سکتا ہے۔ اور کم شکتی کا آدمی کم کام کرتا ہے۔ اگر شکتی زیادہ دِنوں تک زندہ رکھنے کا باعث ہوتی۔ تو شکتی وان۔ بلوان۔ اور طاقت ور لوگ جلد نہ مرتے مگر دُنیا میں ایسا نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اکثر کمزور زیادہ دِنوں تک جیتے رہتے ہیں۔ شکتی شکتی والے سے جدا نہیں سمجھی جاتی۔ اِس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ شکتی دویت کا کارن نہیں ہے۔ جگت کی اُتپتی سے پہلے شکتی کا کارج جگت تو تھا نہیں۔ اسی وجہ سے جگت کی اُتپتی سے پہلے ادویت ست رُوپ پرماتما سدھ ہوا۔

۳۳۔ سوال ست پرماتما کی شکتی پرماتما کے سب انش میں رہتی ہے یا ایک انش میں؟ اگر سرب انش میں رہتی ہے۔ تو ودیہہ مکتوں کو شُدھ برہمہ کی کبھی پراپتی نہ ہوگی کیونکہ اُس کے سرب انش میں شکتی مایا ٹھہری۔ اور اگر ایک انش یا ایک دیش میں ہے۔ تو پھر برہمہ کو ترا کار کہنا غلطی میں داخل ہے۔

جواب سمپورن برہمہ میں شکتی نہیں رہتی۔ وہ برہمہ کے

ایک دیش میں رہتی ہے۔ جیسے تمام پرتھوی میں گھٹ شکتی نہیں ہے۔ صِرف ایک انش میں ہے۔ وید بھی ایسا ہی کہتا ہے کہ پرماتما کا تین پاد سویم پرکاش اور شدھ ہے۔ اور اُس کے ایک پاد میں سب جگت ہے۔ اور بھگوان سری کرشن نے گیتا کے دسویں ادھیاء میں ارجن کو بھی بتایا ہے۔

"اے ارجن!

یہ سب جگت میرے ایک انش میں ہے۔ اِس وجہ سے ودیہہ مکتوں کو شدھ برہمہ کی پراپتی ہوتی ہے" ویاس رشی بھی برہمہ سوتر میں ایسا ہی کہتے ہیں "برہمہ جگت کا آشرے بھی ہے اور شدھ بھی ہے کیونکہ برہمہ سب جگت کو اپنی ستا سے ست کو رہا ہے۔ اور پھر بھی دس انگل بندھ رہا ہے" اور ساتھ ہی برہمہ کی نِرا کارتا بھی بنی رہتی ہے۔ کیونکہ جس برہمہ کے ایک انش میں جگت کی کلپنا کی جاتی ہے وہ صِرف جگیاسوؤں کے سمجھانے بجھانے کے واسطے ہے۔ تاکہ یہ سمجھ میں آجائے۔ جب جگیاسو پُوچھتا ہے۔ کہ برہمہ کے ایک انش میں مایا ہے یا سرب انش میں"؟ تب اس کے سوال کے جواب میں برہمہ کو نِرانش کلپنا کر کے اُس کو جواب دیا جاتا ہے۔

سوال اور جواب دونوں ہی کلپنا ہیں۔ اس برہمہ میں

مایا شکتی انرِوچنی ہے اور یہی مایا وکاروں کو کلپتی رہتی ہے۔ جیسے دیوار کے آسرے نیلے اور پیلے رنگ ہوتے ہیں اور تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ ویسے ہی اس کے آدھار پہ مایا کا کھیل ہوتا ہے۔ اس مایا کے کلپنا کئے ہوئے وکاروں میں پہلا وکار آکاش ہے۔ جو اوکاش یعنی وسعت اور خلا کا روپ ہے اور اس آکاش میں بھی برہم کی ستا رہتی ہے اس وجہ سے اکاش میں دو روپ ہیں۔ ایک ستا اور دوسرا اوکاش۔ اور اس طرح کے کلپنا سے ستا اور اوکاش دو مختلف روپ پرتیت ہوتے ہیں۔ خواہ یوں سمجھو۔ کہ آکاش شبد کا گن والا ہے۔ اور ستا بھی رکھتا ہے۔ ست میں شبد گن نہیں ہے۔ اس وجہ سے آکاش اور ست دونوں بھِن بھِن یعنی مختلف ہیں۔

۴۳۔ سوال۔ آکاش جب ست سے پیدا ہوا۔ تب آکاش کی ستا مانی جائے اور ستا کا آکاش ہے یہہ پرتیت ہو۔ جیسے کوئی کہے کہ گھڑا مٹی سے پیدا ہوا اس لئے مٹی کا گھڑا کہا جاتا ہے۔ اور گھڑے کی مٹی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کہتا۔

جواب۔ جس مایا شکتی نے ست میں آکاش کی کلپنا کی ہے۔ اسی مایا نے آکاش اور ست کو اپنی کلپنا سے جدا کرکے دکھایا ہے۔ اور دھرم اور دھرم والے کی تمیزی مد قایم کر دی ہے۔ اس وجہ سے آکاش میں ستا پرتیت ہوتی ہے۔ اور ستا

کا آکاش ہے یہہ پرتیت نہیں ہوتا۔ مگر اصل میں تو ستاہی کا آکاش ہے۔ آکاش کی ستا نہیں ہے۔ مگر اگیانی اور نیایک (منطقی) آکاش کی ستا مانتے ہیں۔ یہہ اُن کا بھرم ہے۔

۳۵۔ سوال۔ مایا نے یہہ کیوں اُلٹا پلٹا سمجھا دیا؟

جواب۔ اُلٹ پلٹ کر کے دِکھانا مایا کا سوبھاؤ (ذات) ہے۔ جل کا سوبھاو نیچے کی طرف چلنے ہی کا ہے۔ گیان کا سوبھاو چیز کا اُس کے اصلی رُوپ میں دکھانے کا ہے۔ یہہ سب جانتے ہیں۔ شعبدہ باز مداری کے تماشوں میں آگ سے نہ جلنے والی چیزیں بھی جلتی ہوئی پرتیت ہوتی ہیں۔ اسی طرح مایا آدمیوں کو اور کا اور دِکھاتی رہتی ہے۔ اِس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ صِرف وِچار کرنے سے است چیز کا است پنا سمجھ میں آتا ہے۔ جِگیاسُو وید کی شرتیوں کا وِچار کرتا ہے۔ وِچار سے پہلے جو ست رُوپ تھا۔ وہی آکاش کی صورت میں است رُوپ کو پراپت ہُوا۔ تم بھی اس آکاش کا وِچار کرو۔ وِچار کیا ہے؟ آکاش کو اور ست کو جُدا جُدا سمجھنا وِچار ہے۔ جیسے دُودھ اور جل الگ الگ چیزیں ہیں۔ لگاتار وِچار سے آخر میں یہ سمجھ میں آوے گا کہ جیسے آکاش کے آدھار پر وایو تیج جل پرتھوی ہے۔ اور

اِن میں سے کوئی بھی آکاش کا آدھار نہیں ہے۔ اسی طرح
ست کے آدھار پر آکاش ہے۔ اور آکاش کے آدھار پر
ست نہیں ہے۔ اِس کے بعد پھر یہہ وِچار کرنا کہ دھرم
کیا ہے اور دھرمی کیا ہے؟ دھرم ست ہے اور آکاش
اُس کا دھرم ہے۔ کیونکہ ست آکاش میں ویاپک ہے۔ اور
آکاش ست میں ویاپک نہیں ہے ستّا سب میں ویاپک
رہتی ہے۔ ستا ہستی کو کہتے ہیں۔ اب تم جتنے پدارتھ دیکھوگے
ست سب میں پرتیت ہوگا۔ اور سب اُس کے آدھار
پر رہیں گے۔ کونسی چیز ہے جو ہستی نہیں رکھتی۔ سب میں
ہستی اور ستّا اور ہے پنا ہے اور وہ محیط کُل ہے۔
یہاں تک کربن۔ پربت پہاڑ۔ تتو سب ہی تو ست کی
ستّیا کر بھاسنے لگتے ہیں۔

۳۶۔ سوال۔ آکاش کا رُوپ پولا (خلاء) ہے
جواب۔ تو پھر کیا ہوا! پولا پن کو تم است کہہ
لو۔ مگر ست سے اُس کو یا آکاش سے کیا بھید
ہے۔

چھٹواں پرچھید

ست اور آکاش

۳۷۔ سوال۔ اگر آکاش است ہے تو اُس کو بھاسنا نہیں چاہئے۔

جواب۔ یہ کیوں؟ بھاسنے سے ہوتا کیا ہے؟ سپنے کا ہاتھی بھاستا ہے۔ وہ بھاسا کرے۔ مگر وہ چونکہ است ہے اس لئے مِتھیا ہے۔ اسی طرح است بھی بھاستا ہے۔

۳۸۔ سوال اگر آکاش اور ستا میں بھید ہے تو ستا کے بغیر بھی آکاش کی پرتیت ہوگی۔ جیسے گائے اور گھوڑے کا بھید ہے تو گائے کی پرتیت بغیر گھوڑے کے بھی ہوتی ہے۔ اس دلیل سے آکاش کا ستا سے بھید نہیں ہے۔

جواب جیسے طرح گھڑا اور گھڑے سے نیلے رنگ کی پرتیت ایک ساتھ ہوتی ہے گھڑا بغیر روپ کا نہیں ہوتا اور یہ نیلا رنگ گھڑے ہے۔ اور گھڑے کے رہتے ہوئے بھی وہ رنگ ناش ہو جاتا ہے۔ اور گھڑا لال رنگ کا ہو جایا کرتا ہے۔ پھر بھی گھڑے کے رنگ اور روپ کی ایک ساتھ پرتیتی ہوتی ہے۔ ویسے ہی آکاش اور

ست اکٹھے ہیں۔ بھن بھن ہوتے ہوئے بھی ایک ساتھ پرتیت ہوتے ہیں۔ اس میں تعجب کیا ہے۔ جیو اور جیو کے شریر بھی تو ایک ساتھ ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ اور جُدا جُدا بھی ہیں۔

۳۹۔سوال۔ آکاش اور ست کا بھید تو سمجھ میں آگیا مگر چت میں مضبوطی اور خیال میں ابھی تک پختگی نہیں آئی۔

جواب۔ چت کے درڑھ نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ایک سنشے ہے۔اور دوسرا وکشیپ ہے۔ سنشے شک کو کہتے ہیں۔اور وکشیپ من کی چنچلتا کا نام ہے۔ سنشے تو پرمان، دلیل۔اور یکتی سے دُور ہوگا۔اور چت کی چنچلتا کا دوش دھیان سے جاتا رہے گا۔دھیان کرنے سے ست اور آکاش کا بھید درڑھ پرتیت ہونے لگیگا۔چت ندی دھارا کی طرح جس وقت ایک چال پر چلے گا۔اور جب پرمان اور یکتی سے ست اور آکاش کا بھید وچارا جائے گا۔تب آکاش کہیں بھی ست کی طرح نہ بھاسیگا بلکہ مِتھیا اور است ہی پرتیت ہونے لگیگا۔گیانی کو ہمیشہ ست ہی بھاستا ہے۔ست میں کسی طرح کا نقص نہیں ہے۔مگر آکاش میں نقص ہے اور وہ مِتھیا ہے۔جب ست اور آکاش کا بھید خوب ذہن نشین ہو جائے گا۔تب تم اُن لوگوں پر ہنسوگے جو آکاش کو ست مان رہے ہیں۔اور اُن کو ویسے ہی تعجب ہوگا

جیسے اگیانی کو آکاش کے متھیا ماننے والے کی باتوں پر تعجب ہوتا ہے جب تک یہ خوب مضبوطی کے ساتھ ذہن میں نہ بیٹھ جائے تب تک برابر وچار کرتے رہنا چاہیئے۔ جب ست اور آکاش کی حیثیت سمجھ میں آجائے تب اِسی طرح ست اور وایو وغیرہ پر بھی وِچار کرنا چاہیئے۔

ساتواں پرچھید

پُورن تتو کا وِچار

۴۰۔ سوال۔ آکاش کا تو ست کے ساتھ بِویک (تمیز) کرنا کرانا درست ہے۔ چونکہ آکاش کی پیدائش ست سے ہے۔ اور وہ اُس کا کارج ہے اور کارج (معمول) کارن (علت) کی باہمی نسبت ہوتی ہے۔ لیکن ست اور پُورن کی ایسی باہمی نسبت نہیں ہے۔

جواب۔ ست اور پُورن کی ہمیشہ سے باہمی نسبت ہے ست کے ایک دیش میں مایا رہتی ہے۔ مایا کے ایک دیش میں آکاش رہتا ہے آکاش کے ایک دیش میں وایو یا پَون رہتا ہے۔ اِس طرح ست

اور پَوَن کا سمبندھ ہے۔ اور اسی وجہ سے ست اور پَوَن کا بِویک کرنا چاہئیے اور وہ بِویک اس طرح کیا جاتا ہے کہ پَوَن کے چار دھرم ہیں۔ پہلا خشک کرنا۔ دوسرا چلنا۔ تیسرا تیزی۔ چوتھا سپرش۔ ان میں سے تین دھرم تو ست مایا۔ اور آکاش سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور سپرش خود وایُو کا اپنا دھرم ہے۔ پَوَن میں ست پنا پرتیت ہوتی ہے وہ ست کی ہے۔ اور جو اسار رُوپتا نظر آتی ہے وہ مایا کی ہے اور جو شبد ہے وہ آکاش کا ہے۔

۴۱۔ سوال۔ آکاش کے بیان میں آپ نے یہہ کہا تھا۔ کہ ست سب میں ویاپک ہے۔ اور اب آکاش کو بھی دوسرے نفظوں میں پَوَن میں ویاپک بتا رہے ہو۔ یہہ کیسے ممکن ہے۔ ویاپک تو ایک ہی چیز ہوگی۔

جواب۔ سُنو۔ ہم نے یہ بھی تو کہا تھا۔ کہ ست کے ایک انش میں آکاش ہے اور آکاش کے ایک انش میں پَوَن ہے۔

۴۲۔ سوال۔ پَوَن پرگٹ ہے۔ مایا متھیا ہے۔ پھر پَوَن کو ست کیوں نہ مانا جائے؟

جواب۔ پَوَن آکاش کے ایک انش میں ہے۔ اور آکاش مایا کے ایک انش میں ہے۔ مایا متھیا ہے۔ اس لئے پَوَن بھی اس نظر سے متھیا ہی ہے۔

۴۳۔ سوال۔ مایا پرگٹ نظر نہیں آتی۔ پون پرگٹ ہے۔ اور سپرش سے جانا جاتا ہے۔ پھر وہ مایا کا رُوپ کیسے ہوا؟

جواب۔ تم ست اور است کا وِچار کرتے رہے تھے۔ اور اِسی سلسلہ میں گفتگو ہونی چاہئے تھی۔ اِس طرح کے پرگٹ اور پرگٹ باتیں تو مایا کے سمبندھ میں بہت سی ہوں گی۔ اِن پر کیا سوچنا ہے۔ یہاں صرف اتنا ہی ذہن نشین کرنے کرانے کی ضرورت ہے کہ ست وستو سے بھِنّ ہونے کی وجہ سے مایا۔ آکاش۔ اور پَون سب ہی مِتھیا ہیں۔ اور اسی خیال کو پُختہ کرنا چاہئے۔

آٹھواں پرچھید

اگنی تتو کا وِچار

۴۴۔ اب اگنی تتو کا وِچار کرو۔ یہہ اگنی پَون کے دسویں حصّہ میں خواہ ایک، ایک انش میں ہے۔ اور پنچ بھوتوں کی کمی بیشی برہمانڈ کے آورن اور پردہ کے ذیل میں سمجھنی چاہئے۔ ذیل دس حصّے پنچ بھوتوں کی کمی اور زیادتی ہے۔ یوں سمجھو کہ مایا کے دسویں حصّہ میں آکاش اور آکاش کے دسویں

حصّہ میں پون اور پون کے دسویں حصّہ میں اگنی ہے۔

نواں پرچھید

جل اور پرتھوی تتّوں وغیرہ کا وچار

۴۵۔ اسی طرح اگنی کے دسویں حصّہ میں جل اور جل کے دسویں حصّہ میں پرتھوی ہے۔ کہنے کا مطلب یہہ ہے کہ پچھلے تتو اگلے تتّوں کے لحاظ سے دس دس حصّے کم ہیں اور پہلے تتو پچھلے تتّوں سے دس دس حصّہ زیادہ ہیں۔ آگ میں حرارت اور روشنی ہے اور اس میں ست مایا۔ آکاش اور پون کے بھی دھرم ہیں۔ اس کی ستّا ست روپ برہم کی ہے۔ استا مایا کی ہے۔ شبد آکاش کا اور سپرش وایو کا ہے۔ اگنی کا اپنا گن روپ ہے۔

۴۶۔ اسی طرح جل اگنی سے دس حصّہ کم۔ اور اگنی کے ایک حصّہ میں ہے۔ جیسے پون آکاش میں اور اگنی پون میں کلپت ہے ویسے ہی جل اگنی میں کلپت ہے۔ جل کی ستّا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شبد آکاش کا سپرش وایو کا۔ اور روپ اگنی کا ہے جل کا

گن رس ہے۔

۴۷۔ جل میں پرتھوی کلپت ہے۔ اور یہ جل کے دسویں حصّہ میں ہے۔ اس کی ستا برہم کی ۔ استا مایا کی۔ شبد آکاش کا۔ سپرش وایو کا۔ رُوپ اگنی کا۔ رس جل کا ہے۔ اس کا اپنا گن گندھ ہے۔

دسواں پرچھید

برہمانڈ وچار

۴۸۔ جب ستا کا ویک کر لیا گیا۔ تو یہ سب تمام کلپت اوپھائیں منتھیا پرتیت ہونے لگیں۔ اور پنچ بھوتوں کا منتھیا پنا سمجھ میں آ گیا۔ اس کے بعد برہمانڈ کا وچار کرنا چاہیئے۔ برہمانڈ پرتھوی تتو کے دسویں حصّہ یعنی ایک لاکش میں ہے اور پرتھوی کے بیچ میں ہے۔ اسی میں چودہ لوک ہیں۔ اور ان لوکوں میں پرانی بستے ہیں۔ اور جس جس لوک میں پرانی کو اِچھیا ہوتی ہے وہ ویسے دلیسے شریر دھارن کرتا ہے برہمانڈ کے چودہ لوک اور تمام شریروں میں جو ستا پرتیت ہو رہی ہے۔ وہ ست برہم کی ہے اور اس ستا کی درشٹی سے برہمانڈ۔ چودہ لوک۔ اور تمام شریر

متھیا ہیں۔ اور اِن متھیاؤں کے پھانسنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ پنچ بھوت۔ پنچ بھوتوں کے کارج۔ شریر۔ لوک۔ برہمانڈ اور پنچ بھوتوں کا کارن مایا۔ یہہ سب متھیا ہیں۔ اور جب یہ متھیا پنا سمجھ میں آگئی۔ تو پھر ست وستو آپ ہی آپ ادویت سمجھی جانے لگے گی۔ اور جس کی ایسی نظر بن گئی۔ پھر وہ بھرم اور وشے میں نہ پھنسے گا۔

گیارھواں پرچھید

وشیش وچار

۴۹۔ سوال۔ جب پرتھوی وغیرہ سب متھیا ہوگئیں تو گیانی کا بیوہار نہ ہونا چاہیے۔ گیانی متھیا بیوہار کیوں کرنے لگا؟

جواب۔ متھیا درشٹی کے حاصل کر لینے پر بیوہار کا لوپ نہیں ہوتا۔ کیونکہ گیان وان نے اب تک پرتھوی وغیرہ کے سروپ کو تو دُور نہیں کیا۔ اِس کو صرف متھیا جان لیا ہے اور اُن کا متھیا روپ سمجھ میں آگیا ہے جیسے کھانڈ سے بنا ہوا ہاتھی اصل میں تو میٹھا ہی ہے مگر ہاتھی کا بیوہار نہیں جاتا

سے بھِنّ جو پرتھوی وغیرہ دویت ہیں اُن کے کارج تو ویسے ہی ہوتے رہتے ہیں۔ ہاں ست کا رُوپ جان لیا جاتا ہے۔ سانکھیہ نیایک۔ بودھ وغیرہ نے اپنی یُکتیوں سے جو پدارتھوں کے بھید کی کلپنائیں کی ہیں۔ وہ جیسے ہیں ویسے بنے رہیں۔ اُن کے کھنڈن کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ بیوہارک بھید کو تو ہم بھی قبول کرتے ہیں۔ ہم صرف بیوہار کے ستّیہ تا کو غلط اور توہم قرار دیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ جیسے جیسے سانکھیہ وادی وغیرہ مت والوں نے بے خوفی سے ست ادویت کا کھنڈن کیا ہے۔ اِسی طرح ہم بھی بے خوفی سے اُن متوں کے دویت واد کا کھنڈن بے شک کر دیتے ہیں۔ ورنہ ان سے ہمارا بگڑتا کیا ہے۔!

۵۰۔ **سوال**۔ سانکھیہ مت والوں وغیرہ کے دویت سِدھانت کے کھنڈن کرنے سے آخر فائدہ کیا ہے۔؟

جواب۔ فائدہ تو ہے۔ کیونکہ ادویت بُدّھی درڑھ ہو جاتی ہے۔ اور ادویت بُدّھی میں درڑھ ہوا۔ پراِنی جیون مُکت اَوستھا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر اُس کو وِدیہہ مُکتی بھی مِل جاتی ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان شری کرشن نے بھی ارجن کو ایسا ہی اُپدیش دیا ہے۔ "اے ارجن! یہہ جو

برہمہ سنتھی کا بھید تجھ کو بتایا ہے۔ اُس کے حاصل کر لینے سے پُرش شوک اور موہ کو پراپت نہیں ہوتا۔ اِس برہمہ رُوپ میں سنتھتی کی وجہ سے انت کال میں وہ نِروان برہمہ کو پراپت ہو جاتا ہے"۔ انت کال کا مطلب یہ ہے۔ کہ ست رُوپ برہمہ اَدویت ہے۔ دویت مِتھیا رُوپ ہے۔ اِن دونوں کو خوب سمجھ لینا۔ اور برہمہ کو ست جان کر اور دویت جگت کو است مان کر اُس سے نجات پانا چاہئے۔ موجودہ جسم اور پران کی جُدائی انت کال ہے۔ شریر اور پرانوں کی جُدائی ہی کو انت کال کہا جاتا ہے۔ مرتے وقت اگر اِن کو خوب مِتھیا جان لیا جائے تو پھر دوبارہ جنم نہ ہوگا۔ اور گیان پا کر پرانی کرتیہ کرتیہ ہو جائے گا۔ جب ایسا گیان مِل گیا تو پھر پرانی چاہے جیسے شریر کا تیاگ کرے یا نہ کرے اُس کو ہانی اور لابھ کا کھٹکا نہیں رہتا۔ کیونکہ جگت کا بھرم بالکل مٹ جاتا ہے۔ ایسا کبھی نہ خیال کرو کہ پران نکلتے وقت بیہوشی اور غشی میں گیان جاتا رہے گا۔ یہ غلط خیال ہوگا۔ تم جاگرت میں پڑھتے پڑھتے سُوشپتی کی گہری نیند میں چلے جاتے ہو وہ پہلے کا پڑھا ہوا بھول نہیں جاتا۔ اِسی طرح گیانی کبھی اگیانی نہیں ہوتا یہ بات یعنی (وید شاستر کے حوالہ جات) سے جو برہمہ وِدیا پراپت کر لی گئی ہے وہ بغیر پرمان کے ناش نہیں ہوتی لہٰذا

زیادہ کسی کا پربل پرمان نہیں ہے۔ اس وجہ سے ویدانت کے پران سے ستیہ روپ ادویت برہم کا جوگیان ملا ہے وہ پنچ بھوتوں وغیرہ کے متھیا جان لینے سے قائم رہے گا اور پھر دوسرا جنم نہ ہو گا۔

تیسرا پرکرن پنچ کوش بویک

پہلا پرچھید

پنچ کوش

۱۔ پنچ کوش۔ پنچ کوش روپی گپھا میں جو ستچد انند برہم ہے وہ ان کوشوں کے بویک سے جانا جاتا ہے۔

ان کوشوں میں سے پہلا ان مے کوش یہ استھول شریر ہے اس کے اندر جو پرانوں کے پردے ہیں وہ پران مے کوش ہے۔ اور پران مے کوش کے اندر من کا پردہ ہے وہ منو مے کوش۔ اور من کے اندر جو بدھی کا پردہ ہے وہ وگیان مے کوش اور بدھی کے اندر جو پانچواں پردہ پڑا ہے وہ آنند مے کوش کہلاتا ہے۔ ان کے اندر اور ان سب میں رہا ہوا آتما ہے

۲۔ ان مے کوش۔ ان کہتے ہیں اناج کو ہر قسم کی غذا

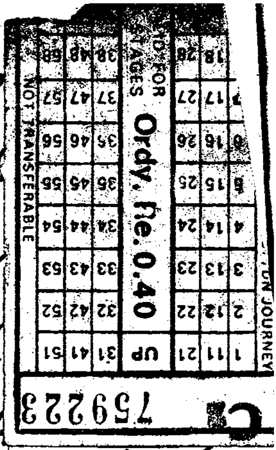

...و اَنّ ہی کہلاتی ہے۔ اِس اَنّ کے کھانے ...خون اور بیرج سے جو اِستھول شریر پیدا ...کوش کہلاتا ہے۔ یہہ شریر پیدا ہونے کے ...کے دودھ سے پرورش پاتا ہے۔ یہ شریر آتما ...پیدا ہونے سے پہلے یہ نہیں تھا۔ اور مرنے کے بعد بھی یہ نہ رہے گا۔ یہ گھٹ پٹ کی طرح کسی اور کا کارج ہے۔ اور اگر کوئی اِسی کو آتما مانے تو اِس شریر کے جو پاپ پُنیہ ہوتے ہیں اُن کے پھل کے بھوگنے سے پہلے مرنا نہیں چاہئے۔ مگر شریر مر جاتا ہے۔ اور آتما کو پُنیہ پاپ کا پھل اور طرح پر بھوگنا پڑتا ہے۔ آتما اِس شریر سے پہلے تھا۔ شریر کا جنم ہوتے دیکھا جاتا ہے اس لئے یہ شریر آتما نہیں ہے۔

۲۔ پران مے کوش۔ اِس شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک جو وایو محیط ہے۔ وہ پران مے کوش یعنی پران کا پردہ کہا جاتا ہے۔ اِس پران میں حرکت تو ہے مگر اِس میں چیتن پنا نہیں ہے۔ آتما ہی چیتن ہے اِس وجہ سے آتما پران سے بھن ہے۔

۳۔ منومے کوش۔ جس کو اِس شریر کے اندر جو گھر بار کے ساتھ اہنکار اور ممتا ہے وہ من ہے اور یہی من منومے کوش کہلاتا ہے۔ اِس من میں سنکلپ وِکلپ اُٹھتے رہتے ہیں جن کے

سبب سے یہہ من لمحہ لمحہ بدلا کرتا ہے۔ کبھی یہ کام والا بنتا ہے اور کبھی کرودھ وکار والا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ آتما ایک رس اور غیر تبدیلی پذیر ہے۔ اس لئے یہ منومے کوش آتما نہیں ہے۔

وگیان مے کوش۔ چیتن کے پرتی بمب (عکس) کے ساتھ جو بدھی ہے۔ اور جو سوشپتی یعنی گہری نیند کی حالت میں اگیان اور بے خبری میں لین (محو) ہو جاتی ہے۔ اور جاگرت اوستھا میں تمام شریر میں ویاپک پرتیت ہوتی ہے۔ وہ وگیان مے کوش ہے۔ یہہ لئے سو بھاو والا ہے۔ آتما کسی میں لئے یا محو نہیں ہوتا۔ اِس وجہ سے وہ بدھی سے گھٹ پٹ کی طرح نیارا ہے۔

۵۔ **سوال** ایک ہی انتہ کرن من اور بدھی کی شکل میں کیسے بدلتا ہے؟

جواب۔ ایک ہی انتہ کرن کرتا روپ ہونے سے وگیان مے کوش اور کرن (اندری) روپ ہونے سے منومے کوش ہے۔ وگیان مے کوش انتر اور منومے کوش باہر ہے۔ ایک ہی آدمی ہے جو رعیت کے کاروبار کے انجام دینے کے خیال سے حاکم ہے۔ مگر راجا کی ماتحتی کے خیال سے نوکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرن دو روپ میں اظہار کیا کرتا ہے۔

۶۔ آنندمے کوش۔ پُنیہ کرم کا پھل آنند ہے۔ اِس آنند کی انُبھو کرنے والی من کی ایک ورتی ہے۔ جو انتر مُکھہ رہتی ہے۔ اور یہی من کی ورتی آتما کے آنند رُوپ پرتی بِمب (عکس) کو گرہن کرتی ہے۔ اور آنند بھوگ کے ختم ہو جانے پر نیند کی شکل میں محو ہو جاتی ہے اسی کا نام آنند مے کوش ہے۔ یہ کبھی ہے اور کبھی نہیں ہے۔ اِس لئے یہ آتما نہیں کہی جاتی ہے۔

دوسرا پرچھید

مزید وِچار

۷۔ سوال اگر اِن آنندمے وغیرہ پنچ کوشوں کو آتم رُوپ نہ مانا جائے گا تو پھر شونیہ وادی کا کہنا ٹھیک ماننا چاہئے۔ کیونکہ اِن کا نشیدھ ہو جاتا ہے۔

جواب۔ یہاں شونیہ واد کا کیا کام ہے۔ کیونکہ سُکھ کار ورتی میں جو عکس یا پرتی بِمب پڑتا ہے وہی تو بِمب رُوپ (اصل) آتما ہے۔ جو ہمیشہ ایک رس رہنے والا ہوتا ہے۔ انتہ کرن میں اُسی کا تو عکس پڑتا ہے۔ اور جیسے شریر وغیرہ نِت (دائمی) نہیں ہیں۔ ویسے ہی یہ پنچ کوش بھی آکاش وغیرہ کی طرح نِت نہیں ہیں۔

۸۔ سوال۔ جاگرت سے لے کر سُشوپتی تک میں پنچ کوشوں میں نت پنا (دائمیت) نہیں پرتیت ہوتی یہ تو سچ ہے مگر ساتھ ہی آپ کی دلیلوں سے آتما پنے کا بھی تو انبھو نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کا کہنا بھی بڑا تم واد ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقریر میں آتما کا کہیں بھی ٹھور ٹھکانا نظر نہیں آتا۔

جواب۔ تمہارا یہ کہنا ظاہرا تو صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہاں اس قدر وچار کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ آخر ان پنچ کوشوں کا علم کس کو ہوتا ہے! علم تو ہوتا ہی ہے اس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اور جب علم ہوتا ہے تو جس کو علم ہوگا اس کو آتما کیوں نہیں مانتے۔

۹۔ سوال۔ پنچ کوشوں کے علاوہ کوئی اور آتما پرتیت نہیں ہوتا۔ اس لئے آتما نہیں ثابت ہوتا ہے۔

جواب۔ آنندمے وغیرہ کوشوں کا ساکشی جو انبھو ہے وہی آتما ہے۔ آتما انبھو کا وِشے (یعنی کسی علم کا ماتحت) نہیں ہے۔

۱۰۔ سوال۔ انبھو روپ آتما کیوں انبھو کا وِشے (یعنی علم کا ماتحت) نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو خود انبھو رُوپ ہوتا ہے وہ انبھو کا وِشے نہیں ہوتا۔ اور جو انبھو کا وِشے ہے وہ انبھو رُوپ نہیں ہے۔ آتما سب کو انبھو کرتا ہے۔ اُس کا انبھو کون کرے!

۱۱۔ سوال۔ آتما انبھو کا وشے نہیں ہے۔ یہہ میں مانتا ہوں مگر اس کے ساتھ میں کچھ اور بھی مانتا ہوں۔ اور وہ یہ نہیں ہے۔ اِس لئے اُس کا انبھو نہیں ہوتا خواہ یوں کہو کہ انبھو کرنے والے کے ابھاو سے آتما کا انبھو نہیں ہوتا۔ پھر کس یُکتی سے آتما کا انبھو ہوتا ہے۔

جواب۔ آتما ہمیشہ کا رہنے والا ہے۔ اس کا انبھو کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے اور آتما سے بھن کوئی انبھو بھی نہیں ہے اسی وجہ سے آتما کا پرتیت نہیں ہوتا ہے۔ مگر اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آتما نہیں ہے۔ اس وجہ سے اُس کی پرتیت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر آتما نہ ہو۔ تو پھر اناتم وستو یعنی غیر آتما والی چیزوں کی سِدّھی کیسے ہوگی! ایسی سب چیزوں کی ہستی آتما پر اور اسی کے سہارے ہے۔ یہ اُس کی ہستی کا ثبوت ہے۔ مثلاً گُڑ بذات خود میٹھا ہے۔ وہ اپنے مِٹھاس کے لئے کسی اور کا محتاج نہیں ہے۔ گُڑ بطور خود بے شک چاول چنے وغیرہ کو میٹھا کر دیتا ہے۔ مگر گُڑ کو یہہ میٹھا نہیں بنا تے ویسے ہی انبھو روپ آتما کو اپنے انبھو کرنے والے کی خواہش نہیں ہے۔ اور اِس جگت میں ایسی کوئی چیز بھی نہیں ہے جو آتما کو انبھو کر سکے اور آفتاب کو انبھو کرتا ہے۔ آتما کے انبھو کرنے والوں کے اُبھاو سے بھی آتما کی انبھو روپتا بنی رہتی ہے۔ اس میں وید کا پرمان ہے۔ "سوپن اوستھا میں آتما اپنے ہی پرکاش سے پرکاش کرتا ہے۔ جاگرت میں تو سورج وغیرہ پرکاش کرنے والے پدارتھ

پرتیت ہوتے ہیں۔ مگر سوپن میں یہ نہیں ہوتے۔ ان کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور آتما تب اپنے نج پرکاش سے پرکاش والا ہوتا ہے۔ پہلا پرکاش آتما کا ہے۔ اور آتما کے پرکاش سے یہ سب سورج چاند پرکاش والے ہوتے ہیں۔ اُن میں اپنا پرکاش نہیں ہے۔ رتھ میں جب گھوڑے جُتتے ہیں تب ہی رتھ چلتا ہے رتھ میں چلنے کی اپنی طاقت نہیں ہے۔ جس سے سب جانا جاتا ہے۔ اُس کو اور کس سے جانا جائے گا یا جاتا جا سکتا ہے یہ وید کا آتما کی بابت پرمان ہے۔ اسی ساکشی روپ آتما کے آدھار پر جیو سنسار کے تمام نظاروں کو جانتا اور دیکھتا ہے پھر اس ساکشی رُوپ آتما کا ساکشات کار جڑ جگت کو کیا ہوگا اور کیسے ہوگا!

تیسرا پرچھید

گیان انبھو اور گیان اگیان کا وچار

۱۲۔ سوال۔ اس آتما کو من سے جانا جا سکتا ہے۔

جواب۔ من صرف عالم ظہور کے جاننے کا اوزار ہے۔ اور گیان سروپ آتما کے جاننے کا سادھن نہیں ہے۔ وید اس طرح

(نظارہ) اور آپ ہی درشٹا (ناظر یا دیکھنے والا) ہوا یہ خلاف واقعہ گفتگو ہے۔ آگ آگ کو پرکاشتی اور آگ آگ کو جلاتی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کہتا "یہہ وید کا پرمان ہے۔ آتما کا جاننے والا کوئی نہیں ہے دوسرا وید کا پرمان یہہ ہے۔" جانی ہوئی اور نہ جانی ہوئی دونوں وستو سے آتما بھن ہے۔ جو وستو جانی جاتی ہے اُن سب کا جاننے والا آتما ہی ہے۔ آتما خود گیان اور بودھ رُوپ ہے۔ پس گیان کی وستو اور اگیان سے ڈھکی ہوئی وستو ان دونوں ہی سے آتما

اس لئے بودھ کے ابھاو کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ اور جس مُوڑھ پرانی
کو ایسے پرتھم پرکاشمان بودھ کا ابھاو نہیں ہوتا وہ چاہے انسان
کی صورت کا ہو۔ مگر مٹّی کا لوتھڑا ہے۔ ایسے جڑا پرانی کو شاستر کا
اُپدیش نہیں ہے۔ اور اگر یُوں کہو۔ کہ بودھ جانا نہیں جاتا۔ تو یہہ
ہنسی کی بات ہو گی۔ کیونکہ بودھ کے بغیر کسی قسم کی گفتگو کا موقع کب
ہوتا ہے۔ مثال سُنو۔ اگر کوئی شخص سبھا میں آکر ایسا سوال کرے
کہ کیا میرے منہ میں زبان ہے یا نہیں" تو سبھا والے سنتے ہی اُس پر قہقہہ ماریں گے جب زبان ہی منہ میں نہیں تو پھر ایسا سوال کیسے
کیا جاتا ہے۔ یہہ نادانی ہے یا نہیں؟ یہہ سوال مُوڑھتا (نادانی)
کا جتانے والا بُدھی متا (دانائی) کا جتانے والا نہیں ہے۔ اُسی
طرح جو یہہ کہو۔ کہ "میں نے بودھ کو نہیں جانا۔ اور مجھ کو بودھ

بھکشن ہے۔ کیونکہ وہ بودھ روپ ہے؛

سوال گیات جانی ہوئی اور اگیات (نہ جانی ہوئی) سے بھکشن کا ابھو نہیں ہوتا۔

جواب گیات اور اگیات سے بھکشن جو بودھ کا ابھو نہ ہو۔ تو گیات اگیات کا بھی ابھو کبھی نہ ہوگا۔ کیونکہ گیات (جانا ہوا) اُس کو کہتے ہیں۔ جو گیان کا وشے (ماتحت) ہو اس وجہ سے گیان کا پرکاش پہلا اور وشے (گیات) کا پرکاش اُس کے بعد ہے۔ پس جو پہلا پرکاش ہے وہی بودھ ہے۔

جتانا چاہئے؟ تو یہ بھی ہنسی اور تمسخر کی بات ہوئی۔ بغیر (سمجھ) کے کوئی بات چیت کیسے کر سکیگا۔

چوتھا پرچھید

برہمہ بودھ

۱۴۔ سوال۔ بودھ پہلا پرکاشمان ہُوا کسے۔ مگر بات تو برہمہ بودھ کی ہے۔ اُس کی نسبت کیا کہوگے؟

جواب۔ جگت میں جس جس بات کا بودھ ہوتا گیا۔ اُن کو تیاگ کر جو سب کا پرکاشک پرم بودھ ہے۔ وہی برہم ہے۔ اِس قسم کی بدّھی کو برہم نشچے کہتے ہیں۔ اِس سے یہ ثابت ہُوا۔ کہ جو بودھ ماتر (گیان محض) کہلاتا ہے۔ وہی برہم ہے۔ اِس بدّھی کا نام برہم گیان ہے۔

۱۵۔ سوال۔ اگر گھٹ پٹ وغیرہ پدارتھوں کا تیاگ کر کے گھٹ پٹ وغیرہ کے پرکاشک اُنھوں کو برہم مانا جائے تو پھر پنج کوش کا بویک فضول ہی ہُوا۔ کیونکہ جگیاسُو کو تو صرف برہم گیان کی ضرورت ہے۔ اب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ گھٹ پٹ وغیرہ کا پرکاش کرنے والا بودھ خود برہم ہے۔ ایسی حالات میں پنج کوش کے بویک کی کیا حاجت ہے۔

۱۶۔ سوال۔ جب تک برہم کی آتم رُوپتا نہ ہو تب تک جنم مرن کی نورتی نہیں ہوتی۔ برہم کی آتم رُوپتا کی پرنیت کے لئے پنج کوش کے بویک کی ضرورت رہتی ہے۔ اِس بویک سے اُن کا اناتم رُوپ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اِس بدّھی کے ورِدّھ ہوجانے سے ساکشی رُوپ بودھ کا گیان ہوتا ہے۔ اور یہی برہم بودھ ہے اور یہی اپنا سروپ اور ذات ہے۔

۱۷۔ سوال جب بویک کر کے اَنّ مے کوش وغیرہ کا تیاگ کر دیا۔ تب شونیہ تا باقی رہی۔ اور تو کچھ بھی نہیں رہا۔

جواب۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ پنچ کوشوں کا بویک
کرنے والا ساکشی آتمارہ گیا۔ یہ آتما شونیہ تو نہیں ہے۔ اگر سوچو
تو تمہاری سمجھ میں آجائے کہ اس شونیہ کا ساکشی آتما ہی ہے۔ اگر ساکشی نہ ہو تو شونیہ کا گیان کیسے ملیگا اور وہ گیان کس کے
سہارے رہے گا! یہ بات لوک اور شاستر سبھی مانتے ہیں۔ اس
پر بحث کرنا بے سود ہے۔ ساکشی آتما تو ہمیشہ ہی رہتا ہے۔ ایسا
کوئی بھی نہیں ہے۔ جو اپنی ہستی سے انکار کرے۔ اپنی ہستی سے
منکر ہونا بھرم ہے۔ اور نہ کوئی اپنی نیستی یا استا کا خیال ہی کر سکتا ہے

۱۸۔ سوال۔ آتما برہمہ انبھو کا وشے (ماتحت) نہیں ہے۔
پھر اُس کا سروپ کیا ہوگا؟ اگر کہو کہ آتما کا سروپ ہے۔ تو وہ انبھو
کا وشے بن گیا۔ اگر اُس کا انبھو نہ ہو تو پھر وہ جانا کیسے گیا؟ اور
اگر آتما کا سروپ نہیں ہے۔ تو پھر اُس کو شونیہ کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ ایسا ویسا کہنا آتما کے متعلق ٹھیک نہیں ہے۔
کیونکہ کہنا سننا اناتم ہی وستو کے لئے ہے۔ جو کہنے سے آزاد ہو
اور کہنے میں نہ آوے وہی آتما ہے۔ کہنا سننا اندریوں سے
سمبندھ رکھتا ہے۔ اندریاں پرتکش (ظاہر) وستو کو گرہن
کرتی ہیں۔ اپنا آتما اپروکش (باطن) ہے اپروکش پروکش نہیں
ہوتا۔ آتما شونیہ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ گیان کا وشے نہیں ہے۔
بلکہ آپ گیان اور اپروکش ہے۔ اور سُو پرکاش ہے۔

پانچواں پرچھید

آتما برہمہ ہے

۱۹۔ سوال۔ ہم نے مانا۔ کہ آتما سُوپرکاش (خود ہی پرکاش سروپ) ہے۔ مگر وہ برہمہ روپ تو نہیں ہے۔ کیونکہ برہمہ کا کوئی لکشن نہیں مانا جاتا۔

جواب۔ برہمہ کا لکشن ست۔ چت۔ آنند وید نے بتایا ہے۔ یہ لکشن آتما میں .... بھی نظر آتا ہے۔ اس واسطے آتما برہمہ روپ ہے۔ آتما ست ہے۔ کیونکہ اُس کا ابھاو کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اور ست ہونے سے آتما جگت کے ابھاد کا ساکشی ہے۔ ستھول۔ سُوکشم۔ کارن۔ شریر روپ جگت کا ابھاد سُوشپتی، بے ہوشی اور سمادھی میں ہوتا ہے۔ یہ سب نہیں رہتے۔ مگر آتما برابر بنا رہتا ہے۔ اُس کا ابھاؤ نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کا ابھاو ہوتا ہے تو پھر اُس کے ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ اُس ابھاؤ کا ساکشی (ناظر) کون ہے؟ اگر کہو ساکشی کوئی بھی نہیں ہے۔ تو پھر ابھاؤ سِدّھ نہیں ہوگا۔ اور اگر یہ کہو کہ بغیر ساکشی کے آتما کا ابھاو ہوتا ہے۔ تو یہ دعویٰ بے دلیل ہوگا۔

یہہ تو بانجھ کے لڑکے۔ خرگوش کے سینگ۔ اور آکاش کا پھول والی بات ہوگئی۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کے ابھاو کا ساکشی آتما ہی ہے تو کوئی شخص اپنی موت کا دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ اس کے سواء اگر یہ کہو کہ کوئی تو ساکشی ہوگا۔ تو پھر پوچھا جائے گا۔ کہ وہ ساکشی آتما ہے یا اناتما؟ اناتما جڑ ہیں وہ ساکشی نہیں ہوسکتے۔ اور آتما کے نسبت تم کو ہر پہلو سے سمجھا دیا گیا ہے ساکشی چیتن ہی ہوا کرتا ہے۔ اور وہی باقی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سب فانی ہیں۔ اس سے آتما ست۔ باقی اور ساکشی ہوا۔ اور یہ بہ ہمہ کا لکشن ہے۔ اس لئے آتما بہ ہمہ ہے۔

۲۰۔ سوال پرنتیت بویک اور برنے کرتے ہوئے سب پدارتھوں کا تیاگ اور لو دھ تو ہوگیا۔ اب باقی (تیش) کیا رہا اس لئے کیسے مانا جائے کہ سب کے پیچھے آتما کا سروپ رہ جاتا ہے؟

جواب۔ سب کے بویک کر کے تیاگنے پر تم کو انبھو ہوا یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں ہوا۔ تو یہ بات غلط ٹھہرے گی۔ اور تمہارا تیاگ کا کتھن بالکل بے معنی ہوگا۔ اور اگر انبھو ہوا تو انبھو کرنے والے باقی رہ گئے۔ اور یہی انبھو تمہارا سروپ ہے۔ اور تم خود سب کے ساکشی ٹھہرے۔ اور ہم اسی کا نام آتما کہتے

ہیں۔ اب اگر بھید ہے تو صرف نام کا ہے۔ اس وستو کی نسبت تو بھید نہیں ہے۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں کہ چیتن ساکشی آتما کا ابھاؤ کبھی نہیں ہوتا۔ آتما نہ ستھول ہے نہ سوکشم ہے۔ بلکہ ان حالتوں کا ساکشی ہے۔ اس کا نشیدھ (تردید) نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس آتما کی بابت وید بھی جو یہ "وہ" کہتا ہے وہ بھی سب تیاگ کے قابل ہے۔ ہاں اگر کسی کا تیاگ نہیں کیا جا سکتا تو وہ آتم روپتا اور اپنی ذات ہے۔ اس سے آتما کا ست ہونا ثابت ہو گیا۔ اور آتما گیان ہے۔ یہ ہم پہلے ہی سے کہتے چلے آتے ہیں۔ آتما آپ انبھو روپ ہے۔ وہ کسی اور کے انبھو کے ماتحت نہیں ہے۔ آتما اننت ہے۔ جس کا کبھی انت (آخر) نہ ہو وہ اننت کہلاتا ہے۔ جس کا کسی انش سے بھی انت (آخر) ہو جائے وہ اننت نہیں ہوتا۔ انت والے تو گھٹ پٹ وغیرہ پدارتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ محدود ہیں۔ برہم ویاپک ہے۔ اس میں دیش کال اور وستو کسی کی نظر سے بھی محدودیت اور بندش نہیں ہے۔ نہ وہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے۔ گھٹ کا پٹ سے انت ہے۔ کیونکہ ایک دیش میں گھٹ اور دوسرے دیش میں پٹ ہے۔ برہم ہر جگہ ہے۔ اس لئے وہ محدودیت اور قید و بند کی حالت سے آزاد ہے۔ وہ سب کے روپ میں اپنی ستا کے ذریعہ قائم ہے

اسی طرح کال یعنی وقت کے لحاظ سے بھی وہ پرے ہے۔ دیش کال اور وستو صرف مایا میں کلپت ہیں۔ برہم ہم میں نہیں ہیں۔

۲۱۔ سوال۔ مایا کے جڑ جگت کے کلپنا میں چاہے برہم کا انت نہ ہو۔ مگر چیتن درشٹی سے تو اُس کا انت ہے۔ جیو اور ایشور چیتن ہیں۔ اُن کی تو مایا نے کلپنا نہیں کی۔ اس لئے جب جیو اور ایشور کا بھید مانا گیا۔ تو برہم کا انت تو ہو گیا۔ جہاں جس دیش میں جیو پنا رہے گا۔ وہاں وہاں ایشور پنا نہ رہے گا وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس لئے چیتن کا انت یعنی اُس کی حد کا خاتمہ تو ہو گیا۔

جواب برہم ستیہ گیان اور اننت ہے۔ اور جو کچھ ہے وہ برہم ہی ہے۔ برہم ہی اُپادھی کی وجہ سے ایشور روپتا اور جیو روپتا کو پراپت ہو گیا ہے۔ یہ اُپادھی مایا کی کلپی ہوئی ہے۔ اور یہ انز دیکھنا مایا ہی کے تماشے سے ایسے پرتیت ہو رہے ہیں۔ اگر مایا کی اُپادھی نہ رہے۔ تو یہ کبھی بھن بھن نہ بھاسیں۔ جل تو ٹھنڈا ہے۔ مگر آگ کے اثر سے وہ گرم پرتیت ہوتا ہے۔ اسی طرح برہم تو ایک رس ویاپک ہے۔ مایا کی اُپادھی سے اُس میں جیو پنا اور ایشور پنا کا بھاس ہو رہا ہے۔

۲۲۔ سوال۔ یہ یہ سنکھیا کئے ہوئے بیوہار جو جگت میں

نظر آتے ہیں مایا کے سبب سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیتن ہی کے دھرم ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ مایا شکتی چیتن کے پرتی بمب (عکس) کے آشرے ہے اسی وجہ سے وہ چیتن کی طرح ہوتی ہوئی بھاستی ہے اسی مایا شکتی کی وجہ سے برہم میں ایشور اور جیو روپ کے امتیازی فرق نظر آرہے ہیں۔ اور پنچ کوشوں کی اپادھی سے برہم ہی جیو روپتا کو پراپت ہوا پرتیت ہو رہا ہے۔

۲۳۔ سوال۔ ایک ہی وقت میں برہم اپنی برہم روپتا کا تیاگ نہ کرتا ہوا کیسے جیو روپتا اور ایشور روپتا کو پراپت ہوا اور ایک ہی وستو میں ایک ہی کال میں دو مخالف بھید کیسے پرگٹ ہو گئے؟

جواب:۔ ایک ہی آدمی ایک ہی وقت میں کسی کا بیٹا کسی کا باپ اور کسی کا بھائی بنا ہوا پرتیت ہوتا ہے۔ اس باپ کی نگاہ میں وہ بیٹا بیٹے کی نگاہ میں باپ اور بھائی کی نگاہ میں بھائی ہے۔ اور دادا کی نظر میں پوتا ہے یہ مخالف دھرم تم ایک ہی وقت میں انسان میں بھی دیکھتے ہو۔ اصل میں یہ سب بھید متھیا اور است ہیں اسی طرح مایا کے پرپنچ میں ایشور اور جیو کا بھید بھی است اور متھیا ہی ہے۔ یہ صرف مایا کی کلپنا سے ہے۔ ورنہ برہم

میں نہ کہیں بھید ہے نہ حد بست ہے۔ جو پرش اِس طرح برہمہ کو جانتا ہے وہ برہمہ رُوپ ہو جاتا ہے اور جنم مرن سے نجات پا جاتا ہے۔

چوتھا پرکرن دویت بویک

پہلا پریچھید

دویت جگت

تمہید۔ ایشور اور جیو کے رچے ہوئے دویت کے بویک کرنے سے اُس کا تیاگ ہوتا ہے۔ اور یہی تیاگ مُکتی کا رُوپ ہے اِس وجہ سے دویت کا بویک نشپھل نہیں ہے۔

۲۔ سوال۔ کوئی کوئی شاستر ایسا کہتے ہیں کہ یہہ دویت جگت جیوؤں کے پُنیہ پاپ سے رچا گیا ہے۔ ایشور نے اُس کو نہیں رچا۔

جواب۔ شرتیوں سے پتہ لگتا ہے کہ یہ جگت ایشور کا رچا ہُوا ہے۔ شوتیا سوتر اُپ نشد کہتی ہے۔ مایا کو جگت کا اُپادان کارن جانو اور اِس مایا کا ادِھشٹان یا مالک جو ایشور ہے وہی

مشہور ہے۔ اور اس جگت کو وہی رچتا ہے' ایترے اُپ نشد کی شُرتی ہے۔" یہ جگت آپتی سے پہلے آتما رُوپ تھا۔ آتما کو اس کے رچنے کی اچھیا ہوئی اور آتما ہی نے اپنے سنکلپ سے اس کو رچا ہے" اچھیا کی کہ میں ایک سے بہت رُوپ والا ہوں۔ اور پرجا رُوپ میں اُتپتن ہوں۔ اس طرح اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ تین تتوں کو رچا۔ اور انڈج۔ جرایج۔ اور اُدبھج۔ تین قسم کے شریر بنائے۔ منڈک اُپ نشد میں کہا گیا ہے کہ " جیسے پرچنڈ اگنی سے مختلف چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ویسے ہی ویاپک آتما سے انیک پرکار کے جڑ اور چیتن پدارتھ پیدا ہوئے" ورہد آرینک اُپ نشد کا حوالہ ہے۔" یہ تمام جگت پیدائش سے پہلے اویا کرت رُوپ تھا۔

اَویاکت برہمہ سے نام روپ کلشن کا پرپنچ پرگٹ ہوا۔ وہی نام روپ وراٹ وغیرہ نظر آتے ہیں۔ وراٹ۔ منو۔ منشیہ۔ گائے گدھے۔ گھوڑے۔ بکری۔ بھیڑ۔ چونٹیاں۔ وغیرہ۔ ستری پرش کلشن والے کے سب دو دو آسی اویاکت برہمہ سے پیدا ہوئے ہیں" اِس طرح شرتیاں ایشور کو جگت کا کارن بتاتی ہیں۔ اور ایشور کا جیو روپ کے شریروں میں داخل ہونے کا قصہ سناتی ہیں۔ جیو رُوپ نرِوکار برہمہ سے بھن ہے۔ کیونکہ جو وِکاری ہے اور

ایشور اور جیو کی سِرشٹیاں

۲۔ سوال۔ اگر ایشور ہی جیو رُوپتا کو پراپت ہوکر

لنگ شریر میں داخل ہوا ہے۔ تو جیو کو دُکھ اور اگیان نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایشور میں نہ دُکھ ہے نہ اگیان ہے۔

جواب۔ ایشور کی مایا شکتی میں جیسے جگت کے پیدا کرنے کی شکتی ہے۔ ویسے ہی اُس میں موہ شکتی بھی ہے۔ جو جیو کو موہ میں پھنسا رکھتی ہے۔ اور وہ اپنے چیتن اور آنند رُوپ کو بھُول کر اسمرتھ اگیانی بن جاتا ہے۔ اور وہ اِنشٹ کو چھوڑ کر اِنشٹ اور ایشورتا کو چھوڑ کر تریشورتا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور دُکھ سُکھ میں مبتلا رہتا ہے۔ شُرتی کہتی ہے۔ "شریر تو ایک جیسا ہے۔ دو پرند اُس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک تو سدا آتم ابھمانی یعنی اپنے رُوپ کو جانتا ہوا ہے وہ ایشور ہے اور دوسرا اپنے رُوپ کو بھُول کر سُکھ کی خواہش میں دکھ کے دور کرنے کی تدبیر سوچتا رہتا ہے۔ یہی جیو ہے۔ ایشور تو ادھشٹان چیتن کا ابھمانی ہے۔ اور جیو دیہہ ابھمانی ہے یہ ان میں فرق ہے"۔ اِس طرح دویت کی رچنا ایشور نے کی ہے۔ یہاں تک تو ایشور کا رچا ہوا جگت ہے اب جیو کے رچے ہوئے دویت کو سمجھ۔ اِس کا بیان ورہد آرنیک اُپنشد کے سپتامن برہمنام گرنتھ میں آیا ہے۔ "اپنے کرموں دوارا وِستار کے ساتھ جیو کرم اور گیان کے سلسلہ میں

سات قسم کے اناج (ان) پیدا کئے۔ ایک تو چاول گیہوں وغیرہ ہیں جو انسان کھاتا ہے۔ دوسرا درش پورنماس روپ ان یگیہ ہے۔ جس سے دیوتا ترپت ہوتے ہیں۔ چوتھا پشوؤں (مویشیوں) کے لئے دودھ وغیرہ ہے۔ ان چاروں اناجوں کے سواء اُس نے من۔ بانی۔ پران۔ تین ان اپنے واسطے رچے۔

۴۔ سوال۔ یہ سب ان تو ایشور نے رچے ہیں۔ جیو ان کا رچنے والا کیسے ہُوا؟

جواب۔ اصل میں تو ان ایشور ہی نے پیدا کیا ہے۔ جیو نے بھوگ کو رچا اور اِس کو کرم اور گیان کی مدد سے پیدا کیا اِس لئے یہ جیو رچے ہوئے کہلائے گئے۔ جیسے ایک عورت تو باپ سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اُس کا پتی ہی اس کو بھوگتا ہے۔ یہ بھوگ پتی کے لئے پتی کی درشٹی سے پتی کا پیدا ہُوا کہا جاتا ہے۔ ساتوں ان اس لئے ایشور اور جیو دونوں ہی کے رچے ہوئے ہیں۔ جیو تو محنت کر کے ان کو پیدا کرتا ہے۔ اور ایشور اپنی مایا کے سنکلپ سے ان کو جیوؤں کے بھوگ کے لئے بناتا ہے۔

۵۔ سوال۔ سب ایشور کے رچے ہوئے پدارتھ نظر آتے ہیں جیو کا تو کوئی بھی نہیں دکھائی دیتا۔

جواب۔ ایشور نے جو منی (لعل جواہر) وغیرہ بنائے وہ جیوؤں کی بھوگ درشٹی سے ہے۔ جیو اپنی بدھی سے اُن کو اپنے لئے کارآمد سمجھ کر بھوگتا ہے۔ ورنہ اُن کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔ بھوگ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ دو طرح کا نہیں ہوتا۔ ہاں ممکن ہے کہ خاص درشٹی سے اُس میں بجید بدھی مان لی جائے۔ جیسے کسی کو لعل پانے سے خوشی اور کسی کو دُکھ اور کسی کو اُداسینتا (بے تعلقی) ہوتی ہے۔ یہ تین طرح کے بھوگ ہیں۔ اور جیوؤں نے اپنی اپنی کلپناؤں سے اُن کو تین طرح کا بنا لیا ہے۔ اِس طرح بنا لیتے ہی کو جیو کا بنانا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لعل کو ایشور ہی کا بنایا ہوا کہو تو اگر وہ سُکھ کا باعث ہوتا۔ تو سب کو سُکھ دیتا۔ دُکھ کا باعث ہوتا تو سب ہی اُس کو پاکر دُکھی ہوتے۔ اور اگر اُس میں اُداسینتا کا خواص ہوتا ہے تو سب پر اُداسی چھا جاتی اس جیو کے کلپنا کو جیو کی رچنا کہا جاتا ہے۔ اور جیسی جیسی جیو کی درشٹی ہے ویسی ویسی وہ دیکھتا ہے اور اُسی طرح کا بنایا کرتا ہے۔ ایشور نے ایک ستری رچی۔ پُرش اُس کو جورو۔ بیٹا اُس کو ماں۔ نند اُس کو بھاوج۔ ساس اُس کو بہو نندوئی اس کو سہریج سمجھتا ہے وہ کسی کی سالی۔ کسی کی ساس۔ کسی

کی دیورانی اور کسی کی جیٹھانی وغیرہ بھی ہے اسی کلپنا کو جیو سرشٹی کہا جاتا ہے۔

۶۔ سوال۔ستری میں ماتا۔ تائی۔ چاچی وغیرہ کا گیان ہی بھن بھن ہے گیانوں کا مقصد جو ستری ہے اس میں تو کوئی بھید نہیں ہے۔آپ کیسے اس میں بھید مانتے ہو۔؟

جواب۔گیان کا بھید گے (یعنی جانی ہوئی شے) کے آدھار پر ہوتا ہے۔گھٹ کا گیان پٹ کے گیان سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ گھٹ اور پٹ میں بھید ہے۔گھٹ کے گیان کا تعلق گھٹ سے ہے۔اور پٹ کے گیان کا تعلق پٹ سے ہے۔مگر گھٹ پٹ کا گیان جب آدمی کو یتھارتھ ہوتا ہے۔ ویسا بھیڑ بکری وغیرہ کو نہیں ہے۔ ایشور کے رچے ہوئے ستری میں استری کے شریر میں بیٹے کو ماتا کا، بھتیجے کو چاچی تائی کا، بھانجے کو موسی کا گیان منشیہ کی درشٹی سے یتھارتھ ہی ہے۔کیونکہ بیوہار میں ان سے کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس ایشور کی رچی ہوئی ستری کے شریر میں پتر کے گیان کا وشے ہوتا ہے۔اور بھانجے کے گیان کا وشے موسی کا

گیان ہے۔ یہ ماتا کا گیان ماں اور بیٹے کا رچا ہُوا ہے وہ بھانجے اور موسی کے گیان سے بھِن ہے۔ مختلف آدمیوں کا وِشے مختلف ہے۔ بھتیجا کسی ستری کو بُوا کہتا ہے۔ یہہ گیان بُوا اور بھتیجے کا رچا ہُوا کہا جائے گا و علیٰ ہٰذا القیاس۔

۷۔ سوال۔ بھرم۔ سوپن۔ منوراجیہ (خیال کے طبقہ میں) اور سمرتی۔ اِن چاروں تھانوں میں من کے رچے ہوئے پدارتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ باہری پدارتھوں کا ایجاد ہے۔ اور جاگرت کی حالت میں جو پدارتھ پرتیت ہوتے ہیں وہ پرمان (اندریوں کے علم) کے ساتھ پرتیت ہوتے ہیں۔ اُن کو آپ من کا رچا ہُوا کیسے کہتے ہیں۔ بیداری میں جو پرتیکش پرمان (ظاہری طور پہ اندریوں کے علم کے موافق) ماتا۔ موسی بُوا وغیرہ کا گیان ہوتا ہے وہ جیو کا رچا ہُوا تو نہ ہُوا۔

جواب۔ پرمان استھان میں (اندریوں کے علم کے استھان میں) جو وِشے کی ستا ہوتی ہے۔ اُس کی نسبت تمہارا یہ خیال صحیح ہے۔

۸۔ سوال۔ جب پرمان استھان میں (اندریوں کے علم کے

۱۲۲۶۰

استھانوں میں) وِشئے کی ستا کو تسلیم کرتے ہو۔ تو پرمان (اِندریوں
کے علم) وِشئے (سامان) کو منکا رچا ہوا کیسے مانتے ہو؟

جواب۔ جب پرمان (اِندریوں کا علم) کا وِشئے
کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہے تب پرمان وِشئے آکار یعنی اُسی
رُوپ کا بن جاتا ہے۔ اِس وجہ سے جب بیٹے کی نگاہ کسی
ماتا کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہے۔ تب ماتا کے آکار کی ہو جاتی
ہے۔ اِس لئے ماتا رُوپ وِشئے کو ماننا چاہیئے۔ یہ ماتا رُوپ
وِشئے پنتر ہی کا رچا ہوا ہے۔ اور ساکشی رُوپ سے بھاستا
ہے۔ آنکھوں کو نہیں بھاستا۔ اگر آنکھوں کو بھاستا تو سب کے
سب ایک ہی ستری کو ماتا پرتیت کرتے۔ کیونکہ خون گوشت
کا بنا ہوا لوتھڑا سب کی آنکھوں کو ایک
[illegible] ماتا کو بھاستا [illegible]

[illegible]

RS

چوتھا پرکرن دویت بویک

روپ کو ادھشٹان سیب میں دیکھتی ہے۔ ویسے ہی ماتا

... سنتری ہے۔ سنتری کو تو ایشور ہی نے رچا ہے۔ مگر سنتری میں

اسی طرح جا ...

نی رُوپ (اِندری کا علم) کی پیدایش ہوتی ہے۔ اِدھشٹان
کا (آدھار) ہے۔ اُس کے سنجوگ سے پرمان پیدا ہو"!
یان گھٹ وغیرہ و شد ۱۔

جیو کی سرشٹی جوان ہوئی جیسی ہے۔ منومےٗ ہے اُس کے من سے اور اُس کے من کے منن سے نکلی ہے۔ وہی دویت سرشٹی جیو کے بندھن کا کارن ہے۔ ایشور کی سرشٹی بندھن کا کارن نہیں ہے۔ (مطلب یہ ہے۔ کہ جیو کو صرف اپنے ہی خیالی رشتوں (تفکرات اور تعلقات سے بندھن ہوتا ہے اور اسی سے دُکھ سُکھ ہوا کرتے ہیں)

۱۲۔ سوال۔ یہہ انوے وِتریک دونوں ایشور ہی کی سرشٹی میں ہیں۔ یہہ دونوں ہی کیوں نہ بندھن کے کارن مانے جائیں؟

جواب۔ حالتِ خواب میں ایشور سرشٹی کا ابھاؤ نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ سارا باہر کا پسارا لوپ ہو جاتا ہے۔ مگر اُس میں جیو کو سُکھ دُکھ ہوتا ہے۔ وہ سُکھ دُکھ جیو کا اپنا ہی رچا ہوا ہے۔ اِس سے ثابت ہے کہ جیو کو جیو دویت ہی کی وجہ سے دُکھ سُکھ ہوتا ہے۔ سمادھی سُوشُپتی اور مُورچھا (غشی وبے ہوشی) میں ایشور دویت قائم رہتا ہے۔ مگر اُن کی وجہ سے جیو کو دُکھ سُکھ نہیں ہوتا کیونکہ وہاں جیو دویت کا بالکل ہی ابھاو ہے۔ اِس لئے انوے وِتریک کی نظر سے جیو ہی کا دویت (دوپنا) سُکھ دُکھ کا کارن ہے۔ مثال سُنو کسی شخص کا لڑکا پردیس گیا ہوا ہے اور وہاں سُکھی ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اُس کے باپ کو جھوٹ موٹ

کہہ دے۔ کہ تیرا پتر دیش میں گیا ہُوا لڑکا مرگیا۔ تو اُس کو مہا دُکھ ہوگا۔ اب سوچو۔ ایشور کے رچے ہوئے پتر کی موت نہیں ہوئی جھوٹے سنکلپ سے جھوٹے لڑکے کے مرنے کی جھوٹی ہی خبر دی گئی۔ اُس کا نتیجہ دُکھ ہوا۔ اِس سے صاف ثابت ہے کہ ایشور کا جگت نہیں بلکہ جیو کا جگت بندھن کا باعث ہے۔

۱۴۳۔ **سوال** ۔ جب آپ نے جیو کے متوسے جگت کو اِس طرح سدّھ کیا۔ تو ایشور کے رچے ہوئے جگت کا نِشیدھ (تردید و بُطلان) ہوگیا۔ یہ وِگیان واد ہے۔ اور اِس سے ایک حالت کے پیدا ہوتے ہی دوسرے کا ابھاو مان لیا گیا۔

جواب ۔ جیو کے من کے رچے ہوئے جگت کے مان لینے سے بھی ایشور کے رچے ہوئے جگت کا ابھاؤ کیسے ہُوا وہ تو اِدھشٹان اور آدھار رُوپ سے برابر قائم ہے۔ اِس وجہ سے اِس کو وِگیان واد کبھی نہ سمجھو۔ سیپ میں چاندی کا بھرم ہُوا سیپ آدھشٹان ہے۔ اور اُسی کے آدھار پر من میں سیپ کا بھرم ہوا ہے۔ ویسے ہی ایشور کے رچے ہوئے شریر ہی کے آدھار پر تو جیو ماتا۔ موسی' دادی نانی کی سرشٹی بناتا ہے۔

۱۴۴۔ **سوال** ۔ جب جیو کے کلپنا سے جیو کے رچے ہوئے جگت کا سلسلہ چل نکلا۔ تو ایک سلسلہ دوسرے کا اِدھشٹان

بنتا گیا۔ اِس سے ایشور کا جگت بے سود اور فضول ہی ہوا۔

جواب۔ بہت خوب اتب فضول ہونے دو۔

۱۵۔ سوال۔ جب ایشور کا جگت بے سود اور فضول ثابت ہوا۔ تو پھر آپ کے اور دِگیان وادی کے مت میں کیا فرق رہ گیا؟

جواب۔ وگیان وادی تو یہ کہتا ہے کہ باہر کوئی پدارتھ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ اندر ہی اندر ہے۔ مگر ہم باہری پدارتھ کا ابھاؤ نہیں مانتے۔ یہ ہمارے اور وگیان وادی کے مت میں بہت بڑا فرق ہے۔

۱۶۔ سوال۔ جب ایشور کا رچا ہوا جگت سکھ دکھ کا کارن نہیں ہوا۔ تو وہ فضول ہی ٹھہرا۔ پھر اُس کے رہنے نہ رہنے اور ماننے نہ ماننے سے فائدہ کیا ہوا۔؟

جواب۔ پرمان (حوالہ سند) وستو کی سِدّھی کے کارن ہوتے ہیں۔ پرمان پَرَیوجن کے کارن نہیں ہوتے۔ سارے شاستر ایسا ہی مانتے ہیں۔

تیسرا پرچھید

برہمہ گیان

۱۷۔ سوال جس وقت تک یوگا بھیاس میں من قایم رہتا

اُس وقت تک جگت کا اُبھاو پرتیت ہوگا۔ اور جب ابھیاس سے اُتھان (اُٹھاؤ) ہوگا۔ تو پھر یہہ جگت جُوں کا توں بنا رہے گا۔ اور جنم مرن کا دکھ دُور نہ ہوگا۔ اِس لئے برہمہ گیان کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ شرتیاں بھی ایسی ہی کہتی ہیں۔ ایک شرتی یُوں کہتی ہے۔ "شوپرکاش پرماتم دیو کے جان لینے سے اِودیا سے لے کر اُس کے تمام کارج کے دُکھوں کی نِورتی ہو جاتی ہے۔ دوسری شرتی یہہ ہے "شیو پرماتما کے جان لینے سے اتینت شانتی پراپت ہوتی ہے۔ تیسری شرتی یہہ ہے "اگر کوئی شخص مرگ چھالے کی طرح آکاش کو لپیٹ کر سمیٹ بھی لے مگر برہمہ کے جاننے کے بغیر دُکھ کی نِورتی کبھی نہ ہوگی۔ یہہ ویدانت کا ڈھنڈورا ہے۔ اور وہ انوے وِتریک کے وِچار سے برہمہ گیان کی پراپتی کراتا ہے۔

۱۸۔ سوال۔ جب تک باہر کے دویت کا دفعیہ نہ ہوگا۔ تب تک ادویت برہمہ کا گیان کیسے مِلیگا۔ اِس لئے پہلے باہر کے دویت کی نِورتی کرنی چاہیئے۔

جواب مطلب تو سروپ۔ ذات۔ اور اصلیت کے سمجھ لینے سے ہے۔ باہر کا دویت دُور ہو خواہ نہ دُور ہو۔ جب یہ ذہن نشین ہوگیا۔ کہ وہ مِتھیا ہے۔ تو اِس کے صِرف اتنے

ہی جان لینے سے ادویت برہمہ کے گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ باہری دویت کا دُور کرنا بے سُود ہے۔ اُس کو لاکھ دُور کرو۔ اس ترکیب سے برہمہ گیان کبھی نہ ملے گا۔

۱۹۔ سوال۔ جیسے رات کی موجودگی میں سُورج کی روشنی مشکل ہے ویسے ہی دویت گیان کے ہوتے ہوئے ادویت برہمہ کا گیان غیر ممکن ہے۔

جواب۔ ایشور کا رچا ہوا دویت جگت کسی حالت میں بھی برہمہ گیان کا برودھی نہیں ہے۔ جب یہ جان لیا گیا کہ یہہ ایشور کا رچا ہوا جگت بھی متھیا ہی ہے تب برہمہ گیان ہو گیا۔ اور ایشور کے رچے ہوئے گورو شاستر وغیرہ دویت برہمہ گیان کے سہایک اور مددگار بن گئے۔ برہمہ گیان کے بغیر جیوں کا کلیان اور اُدھار کبھی نہیں ہوتا۔ ایشور کا دویت جگت بنا رہے۔ یہ شاستری ہے۔ میٹنا تو دویت جگت کو ہے۔ یہ اشاستری ہے۔ شاستری دویت کو پہلے قبول کر کے جیو کے اشاستری دویت کو نکال دو۔ اور پھر تتو کے سار کو لے کر شاستری دویت کا بھی تیاگ کر دو۔ جیسے پاؤں میں چبھے ہوئے اور دوسرے کانٹے کو پورے کانٹے سے نکال دونوں کانٹوں کو پھینک دیا جاتا ہے۔ برہمہ وچار ہی کو شاستری دویت کہتے ہیں۔

۲۰۔ سوال۔ آپ ایسا نہ کہئے کہ برہمہ وچار یا شاستری دویت کو چھوڑ دینا چاہئے۔ شاستروں کا حکم ہے۔ کہ مرتے وقت اور سوتے وقت تک ویدانت کا وچار ہوتا ہے۔

جواب۔ مگر تم نے یہہ نہیں سمجھا۔ کہ یہ بات کس کے لئے کہی گئی ہے۔ جن میں ذرا بھی کام کرودھ وغیرہ موجود ہے۔ اُن کو ہمیشہ ہی وچار کرتے رہنا چاہئے۔ مگر جن کو تتو گیان ہو گیا۔ اُن کے لئے شرتیوں کا حکم ہے کہ وچار کو چھوڑ دیں۔ ایک شرتی کہتی ہے "شاستروں کو پڑھ کر وچار سنجگت بدّھی والا جگیا سو بار بار شاستروں کا ابھیاس کرتا ہوا۔ برہمہ گیان کے پراپت ہونے پر ان شاستروں کو چھوڑ دے۔ جیسے آسودہ آدمی کھانے سے سیر ہو کر پھر کھانے کی طرف نظر نہیں کرتا" دوسری شرتی کا اُپدیش ہے۔ "دھارنا بدّھی والا جگیاسو گرنتھوں کا ابھیاس کر کے تتو گیان ملنے پر اسی طرح گرنتھوں کو چھوڑے جیسے کسان پکے ہوئے دھان کو لے کر پرال کا تیاگ کر دیتا ہے۔" تیسری شرتی کا حکم ہے۔ برہمچریہ وغیرہ سادھنوں سے گذرا ہوا جگیاسو برہمہ پرماتما کو جان کر برہمہ ہونے کی کامنا والی برہمہ کار ورتی کا سادھن کرے اور بہت شبدوں کے اُلجھن میں نہ اُلجھے اور بولے بھی نہیں۔ ورنہ تھک جائے گا۔ دھیان اور شو ادھیائے سے بھی من تھک

جاتا ہے۔ بولنے سے بانی تھکتی ہے۔ بولنے والے کو شانتی نہیں ملتی اور من کے اشانت ہونے سے اندریوں کا دمن نہیں ہوتا۔ اندریوں کے دمن کے بغیر سُکھ کی پراپتی نہیں ہوتی۔" چوتھی شرتی یوں کہتی ہے۔ "ایک آتما کو جانو۔ انیہ باتی کو چھوڑ دو۔ ایک آتما کے گیان ہی سے موکش پراپت ہوتا ہے۔ زور سے بہنے والی ندی کے پُل پر سے گزر جاؤ۔ پُل کو نہ پکڑ رکھو"۔ پانچویں شرتی کا اُپدیش ہے "بانی کو من میں لے کرو۔ من کو بدھی میں۔ بدھی کو سامانیہ اہنکار میں۔ اور سامانیہ اہنکار کو شانت آتما میں لے کرو" اسی طرح ایک دو نہیں۔ بلکہ بہت سی شرتیاں شاستروں کے تیاگ کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ شاستری دویت دو قسم کا ہے۔ ایک تیبر (زبردست اور زوردار) دوسرا مند (کمزور اور بے زور والا) کام کرودھ وغیرہ زبردست شاستری دویت ہیں۔ اور منوراجیہ یعنی من کی کلپنا۔ مند اشاستری دویت ہے۔ اشاستری دویت کو پہلے چھوڑو۔ پھر تتو گیان کو پاکر شاستری دویت کو بھی چھوڑ دو یہی جیون مکت دشا ہے۔

۲۱۔ سوال۔ مطلب تو جنم مرن روپی سنسار کے دُکھوں سے نجات پانا ہے۔ برہم گیان مل جائے۔ جیون مکت دشا ملے۔ خواہ نہ ملے۔ اُس سے واسطہ ہی کیا ہے۔؟

جواب۔ اس لوک کے بھوگ وغیرہ کے چھوٹنے کے خوف سے تم اگر جیون مُکتی کے پراپت کرنے کی خواہش سے کام کرودھ وغیرہ کا تیاگ نہ کروگے تب سورگ اور برہم لوک کے سُکھوں کو سُن کر اُن کی چاہ نہیں مٹے گی۔ اور جنم مرن بنا رہے گا۔ اس لئے جیون مُکت دشا یعنی اسی زندگی میں مُکتی کا پد پراپت کرلو تب مرنے پر ودیہہ مُکتی (یعنی بغیر شریر والی مُکتی) ملے گی۔ بغیر اس کے وہ ہاتھ نہ آئے گی

۲۲۔ سوال۔ مُجھ کو سوَرگ اور برہم لوک کے سُکھوں کی خواہش نہیں ہے کیونکہ وہ ناشمان (فانی) اور اتی شے دوش والے (بہت ناقص) ہیں۔

جواب۔ جب سوَرگ وغیرہ سب دوش والے ہی ہیں تب سُکھوں کے ناش کرنے والے کام کرودھ وغیرہ سب ہی کا تیاگ کرنا ضروری ہے۔ برہم تتو کو جان کر اگر تم جایز اور ناجائز کرموں کو کرتے رہے۔ اور شاستر کے حکم کے موافق اِن پر غالب نہیں آئے تو کسی وقت کتوں کی طرح ناپاک غذا پر گرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس سنسار کا قاعدہ ایسا ہی ہے اس لئے کام کرودھ اور موہ اہنکار کو چھوڑ دو ورنہ ادویت برہم گیانی ہوتے ہی سے تم کو کون سی بزرگی مل گئی۔

۲۳۔ سوال پھر نقصان کیا ہوا؟ کیا کچھ ہمیں آرتما نہیں ہیں؟ جواب تم مورکھ او نادان ہو گئے کی طرح تمہارا یتھشٹا چرن (بھرشٹ آچرن) ہو گیا۔ تو تمہاری لوگ نِندیا کریں گے۔ گیان سے پہلے ہم کو کام کرودھ وغیرہ کا دُکھ تھا۔ پھر لوک کی نِندیا کا دُکھ ہوگا۔ گیان کی مہما پھر کیا ہوئی۔ کوئی مفلس دھن کی اِچھیا سے دھنی کی نوکری کرتے ہوئے اگر اس کے دھن کی چوری کرے۔ اور اُس جُرم میں ناک کان کٹائے۔ تو وہ بدھی کا بھرشٹ سمجھا جائے گا۔ یہی تمہاری بھی دشا ہوگی۔

۲۴۔ سوال برہم گیان کی پراپتی کے بعد پھر مُجھ کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب من کے تمام وِکار اور عیبوں کو چھوڑ کر اپنے رُوپ میں ستھت رہنے کا جتن کرنا چاہیئے۔

۲۵۔ سوال۔ کام کرودھ وغیرہ کیسے چھوٹیں۔

جواب۔ راگ اور دویش (نفرت و رغبت) کے آسرے جو وِشے رہتے ہیں وہ اُن کے تیاگ کر دینے سے چھوٹ جاتے ہیں راگ نام ہے کام کا۔ دویش نام ہے کرودھ کا۔ دونوں کا ناش کر دینا چاہیئے۔ تاکہ پھر دُکھ نہ ہو۔ اور پھر سُکھ کی خواہش کو بھی دُور ہٹانا چاہیئے۔ ورنہ وہ من میں تاپ اور جلن پیدا کرے گی۔ مُکتی نہ ملے گی۔ اور پرم آنند کی پراپتی نہ ہوگی۔

۲۵۔ سوال۔ کام کرودھ چھوڑ دیا۔ منوراجیہ دمن کی نظر سے تو کوئی دوش نہیں ہوتا پھر منوراجیہ کو کیوں چھوڑا جائے؟

جواب منوراجیہ ہی توانرتھ کا مول کارن ہے۔ من کے ترنگ میں بہنے سے پرمارتھ کا ناش ہو جاتا ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان شری کرشن جی اِس طرح ارجن کو سمجھاتے ہیں "منوراجیہ کرنے والا پُرش راگ کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ راگ سے کامنا۔ اور کامنا سے دکھ اُتپن ہوتے ہیں۔ دکھ سے کرودھ آتا ہے۔ اِس وجہ سے منوراجیہ سب انرتھوں کو پیدا کر لیتا ہے" اس منوراجیہ کو نرِوکلپ سمادھی سے دور کیا جاتا ہے۔ اور نرِوکلپ سمادھی سویکلپ سمادھی کے ~~آہستہ~~ آہستہ کرنے سے سِدھ ہوتی ہے۔

۲۶۔ سوال۔ یہ سمادھی اشٹانگ یوگ کے ابھیاس سے ہوتی ہے۔ جو یوگ کا سادھن نہیں کرنا چاہتے وہ منوراجیہ پر کیسے غالب آئیں؟

جواب۔ گیانی کام کرودھ سے بچ کر ایکانت میں بیٹھے۔ اوم پرنو کا دیرگھ اُچارن کرے۔ دیرگھ پرنو کھٹ ماترا دواوش ماترا کے ساتھ کیا جائے۔ اِس سے منوراجیہ جیتا جائیگا اور ورِتیوں کا نرودھ کرنے والا پُرش گونگے کی طرح ستھر چِت والا

ہو جائے گا۔ وششٹ جی نے شری رامچندر جی کو کئی طرح سے یہ دھن سمجھایا ہے۔

"اے رام! یہ جو نظر آنے والا جگت ہے سو کبھی پیدا نہیں ہُوا۔ بانجھ کے لڑکے کی طرح اِس کو جان کر من سے جب اِس جگت کی ستا کا میل دُور ہوگا۔ تب نِر بان کے پرم پد کی پراپتی ہوگی۔ اے رام! میں نے بہت دِنوں تک شاستروں کا وچار کیا ہے۔ اور برہما وغیرہ گوروؤں کی خدمت میں رہ کر شاگردوں کو اُپدیش بھی کیا ہے۔ اس سے یہ یقین ہو گیا کہ باسنا کے تیاگ کرنے کسے بغیر مَون ہنے ہوئے آتم پد کی پراپتی نہیں ہوتی۔"

۲۷۔ سوال۔ چت سے ورتیاں اگر دُور بھی ہو جائیں تو پرار بدھ کرموں کے وکشیپ (چنچلتا) کا ابھاو کیسے ہوگا؟

جواب۔ ابھیاس کے درڑھ کرتے رہنے سے اس کا ابھاؤ ہوگا۔ اور جلد ہی وکشیپ سے نجات مِل جائے گی۔ ایسے برہم گیانی کو برہم دِتیا (برہم کا جاننے والا) نہیں کہتے۔ وہ آپ برہم روپ ہے۔ ویدانت کے جاننے والے منشوروں کے خیال کے موافق شیو جی مہاراج وششٹ جی کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔

"اے برہمن! جو پُرش مجھ برہم کو جانتا ہے۔ اور اپنے آپ کو

کو بھی برہمہ جانتا ہے۔ اِن دونوں بیوہاروں کو چھوڑ کر آدو یہ چیتن ماتر رُوپ ہوکر سِتھت ہوتا ہے۔ وہ برہمہ گیانی نہیں کہلاتا بلکہ خود برہمہ رُوپ ہے" تم بھی جیو دویت اور ایشور دویت کو چھوڑ کر جیون مُکتی کے پد کو پراپت کرو۔ یہی سنسار کے روگ کی دوا ہے۔

نوٹ:۔ ختم ہوا پنچد شی کا چوتھا دویت پرکرن
جس میں ۶۹ شلوک ہیں۔ اور ہم نے تین پرچھید
اور ۲۷ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔

پانچواں پرکرن مہاواکیہ بویک

پہلا پرچھید

چار مہاواکیہ

س ۱۔ پہلا مہاواکیہ۔ ممو کشو کے لئے موکش کے اصلی سادھن جیو برہمہ کی ایکتا کی نظر سے چار مہاواکیوں کا اب بیان کیا جاتا ہے۔ پہلا مہاواکیہ پرگیانم برہمہ ہے۔ یہ رِگ وید کے ایترے اُپ نِشد میں آیا ہے۔ اُس کا مطلب یہ

کہ جس چیتن سے شبد سپرش ۔ روپ ۔ رس ۔ گندھ وغیرہ وشئوں (بھوگ) کو کان ۔ چرم ۔ آنکھ ۔ زبان ۔ اور ناک کے ذریعہ سے جانا جاتا ہے ۔ اور جس چیتن سے انیک پرکار کے شبدوں کا کتھن اور تمام بیوہار گرہن ۔ تیاگ ۔ گمن وغیرہ کا بیوہار کیا جاتا ہے ۔ اور جس چیتن سے انتہ کرن کی ورتیوں سے سنکلپ وکلپ نشچے وغیرہ کا بیاپار ہوتا ہے ۔ اُس چیتن کو برہم ویتا پرگیان کہتے ہیں وہی چیتن برہم کا روپ دھارن کر کے اتپھت ہوا ۔ وہی منشیہ روپ بنا ۔ وہی گھوڑوں وغیرہ میں پرگٹ ہوا وہی پانچ بھوت کارن اور پانچ بھوتوں کا کارج ہے ۔ وہ ایک روپ چیتن ہے اور وہی سب میں ہے ۔ اِس نظر سے وہی چیتن برہم مجھ میں بھی ہے ۔

۲ ۔ دوسرا مہاواکیہ ۔ دوسرا مہاواکیہ " اہم برہما اسمی " یجروید کے ورہدآرنیک اُپنشد کا ہے ۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ جو پرماتما محیط کل ۔ سمکش ۔ دیش ۔ کال اور وستو کی حد بست سے آزاد ہے ۔ وہی پرماتما برہم ۔ برہم ودیا کے ادھکاری شم دم وغیرہ کئے ہوئے سادھن بیمن جگیاسُو کے شریر میں تحقیق (قائم) ہے اور من بدھی وغیرہ کے ساکشی (دیکھنے والے) کے وکار کو نہ پراپت ہو کر پرکاشتا ہے ۔ وہ میں " اہم "

ہوں۔ میں برہم ہوں (اہم برہمآسمی) اِس واکیہ سے جیو برہم کی ایکتا سِدھ ہوتی ہے۔ اور اِسی واکیہ (اہم برہمآسمی) سے ایک ہی ارتھ یعنی وحدت کی مُراد پرگٹ ہوتی ہے۔

۳۔ تیسرا مہاواکیہ تت تِوم آسی ہے یہ سام وید کے چھاندوک اپنشد میں آیا ہے تب وہ توم اسی تت ہے وہ تو ہے یہ اس کا حقیقی ترجمہ ہے مطلب یہ ہے جگت کی اُتپتی سے پہلے آدویتہ برہم تھا۔ اور وہ برہم اب بھی سجاتی (ہمجنس) وِجاتی (غیر ہمجنس) اور سوگت (اجزاوالے) بھید سے آزاد رہ کر قائم ہے اور ایک رس ہے یہ تت "شبد کا ارتھ ہے گورو برہم ودیا کے جگیاسو کو بتلاتے ہیں کہ تیرا سروپ جاگرت سوپن اور سشپتی تینوں اوستھاؤں کا پرکاش کرنے والا ہے مگر ان تینوں سے بالکل جُدا ہے اور یہ برہم جگت کی اُتپتی استھتی اور پرلے سے بلکشن نروکار اور ایک رس ہے تو اپنے سروپ کو برہم سمجھ جو تو ہے وہی وہ ہے اس برہم میں ذرہ بھر بھی نام کے لئے بھی بھید نہیں ہے

۴۔ چوتھا مہاواکیہ چوتھا مہاواکیہ ایم آتما برہم ہے یہ اتھروید کے مانڈوکیہ اپنشد میں آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آتما برہم ہے یہ شبد شوپرکاش ہونے سے پرتیکش ہے اہنکار سے لے کر دیہہ وغیرہ تک یہ سب کا ساکشی ہے اس سے مختلف ادسا کاش وغیرہ سب کا آدھار اور ادھشٹھان ہے جب جگت نہیں رہتا تو یہی باقی رہ جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ ہردے کے اندر جو ساکشی پرکاشمان ہے۔ وہی ساکشی اپروکش (پرتیکش) ہے اور وہ تمام کلپت جگت کا ادھشٹھان ہے۔ اور جگت کے لئے اور اُدھیاس نہ ہونے پر وہی رہ جاتا ہے۔

اس سی راج و

نوٹ۔ پانچواں مہاواکیہ کی ٹیکا شلوکوں اور گاتھاؤں کو چار پیراگرافوں میں کیا ہے۔
نوٹ۔ اس کتاب کی ضخامت زاید ہونے کی وجہ سے اسکو حصہ اول، حصہ دوم میں شائع کیا جاتا ہے
(ادارہ)